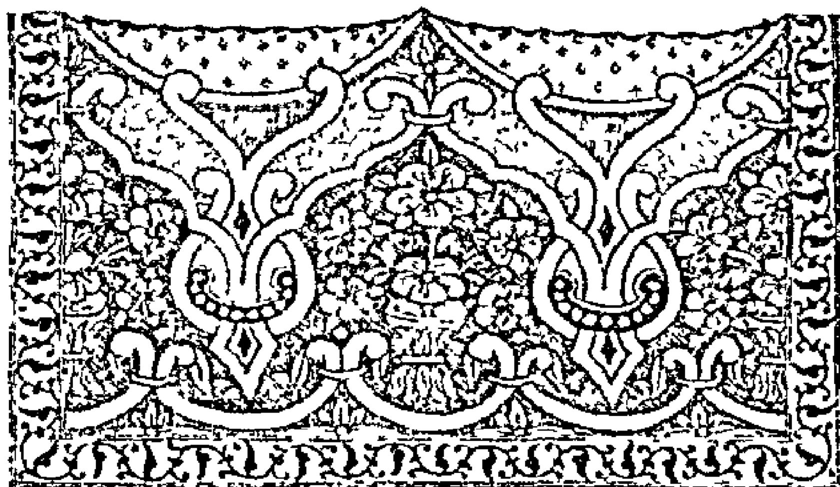
هادي القلب السليم

الى

درجات جنات النعيم

طبع في مطبع مفيد عام الكائن
في بلدة آگره في سنة ١٣٠٦
الهجرية القدسية



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ جاعل الجنان لاہل الایمان نزلاً و میسرہم للصالحات الباقیات الموصلات الیہا فلم یتخذوا سواہا شغلا والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ و صالحی امتہ و متبعی سنتہ الذین ہم احسن الناس عملا واتصرہم املاً **امّا بعد** سنہ [illegible] ہجری مین ایک رسالہ بیان مین احوال جنت کے بلغت عرب لکھا تھا اب سنہ [illegible] ہجری مین خلاصہ اوسکا اردو مین لکھا گیا یہ رسالہ عاصی غمگین کیسے لئے تسلی اور شوقمند آخرت کے لئے تجلی ہے دلون کو طرف اجل مطلوب کے متحرک و ہادی ہے اور نفوس کو طرف ہمسائگی ملک قدوس کے داعی و حادی ہے ایک مقدمہ چار باب ایک خاتمہ پر مشتمل ہے

مقدمہ

اللہ پاک نے اپنی مخلوق کو عبث نہین پیدا کیا ہے بلکہ ایک امر عظیم و مہم فخیم کے لئے بنایا ہے پہلے اوس امر کو آسمان و زمین و پہاڑ پر عرض کیا تھا لیکن وہ ڈر گئے اور اونھون نے

اس بارگران کے اوٹھانے سے انکار کیا مگر انسان نے باوجود اس ضعف و عجز کے اوسکا اوٹھانا منظور کر لیا اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۵

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

لکن پہر اکثر لوگون نے اوس بوجہہ کو اپنی پشت سے گرا دیا اور بوجہ سخت گرانی د بار کے اوسکو اوٹھا نہ سکے دنیا کے ہمنشین مثل چوپایون کے ہو گئے نہ اپنے ایجاد کرنے والے کو پہچانا اور نہ اوسکا کوئی حق اپنے اوپر جانا اور نہ یہ سمجھے کہ ہم اس خاکدان فنا مین کیون بہیجے گئے ہین یہ تو اوس دار القرار کا ایک گزرگاہ ہے پس سبب اور نہ یہ معلوم کیا کہ ہمارا قیام اس مسافر خانہ مین بہت کم ہے اور ہمکو جلد یہان سے طرف آخرت کے جانا ہے حرص نے اونکو اپنا مملوک کر لیا اور داعی عقل اونسے غائب ہو گیا یہ طول امل کے دہوکے مین آ گئے اور اونکے دلون پر سوء عمل کا زنگ جمگیا اب ساری ہمت انکی یہی حاصل کرنا لذات دنیا و شہوات نفوس کا ہے جسطرح ہاتہہ آئے لینا چاہیئے اور جسجگہہ سے ملے چہوڑنا نچاہیئے یہ اسی دنیا کی ظاہر زندگی کو زندگی جانتے ہین اور حیات آخرت سے بالکل غافل ہین اوسکو کچہہ نہین پہچانتے سو جسطرح یہ اللہ کو بہول گئے اوسیطرح اللہ نے بہی اونکو بہلا دیا ہے یہ خدا کے فاسق و نافرمان ہین اور غلبۂ جہل سے خدام شیطان ایسے شخص کی غفلت سے بڑا تعجب آتا ہے کہ جسکے لحظات معدود ہون اور ہر سانس اوسکی ایک بے قیمت چیز ہو جو ہاتہہ سے جاکر پہر قابو مین نہین آتی ہے جب اوسکو موت آئیگی تو ویرانی تن اور فراق لذت سے نہایت درجہ کا قلق اوسکو دامنگیر حال ہوگا اب اگر اتفاقاً کسی کو اس بات کا خطرہ بہی آجاتا ہے کہ وہ کس کام کے لئے بنایا گیا تہا اور اب وہ کس شغل مین گرفتار ہے تو وہ اس

خطرے کو اعتماد عفو پر ٹالدیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ غفور رحیم ہے گویا اوسکو اس امر کی کچھ خبر ہی
نہین ہے کہ اللہ کا عقاب ایک عذاب الیم ہے آن جو لوگ کہ توفیق یافتہ ہین وہ جان چکے
ہین کہ ہم کون ہین اور کس لئے پیدا ہوئے ہین اونہون نے جو سر اوٹھایا تو یہ دیکھا کہ سب
بڑا غبن یہی ہے کہ ایسی چیز کو کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ
کسی دل پر اوسکا خطرہ گزرا اور ابد الآباد تک بلا زوال رہیگی اور کبھی ختم نہو چکے گی عوض ایک
ذراسی زیست کے جو کہ خواب و سراب ہے اور آلودۂ غصہ و اندوہ و تپ و تاب کہ اگر یہان
ذراسا ہنستا ہے تو مدت تک روتا ہے اور اگر ایک دن خوش ہوتا ہے تو مہینون غمگین رہتا ہے
فروخت کر دے اوس نادان کے حال پر نہایت افسوس و حسرت ہے کہ جو صورت حلیم مین
دیوانہ ہو کر خلاف عقلمند مین نظر آتا ہے کیونکہ اوسنے ایک حظ فانی خسیس کو ایک حظ باقی
نفیس پر اختیار کیا ہے اور وہ جنت کہ جسکا عرض برابر ارض و سموات کے ہے اوسکو
عوض مین ایک قید خانہ اصحاب آفات و بلیات کے بیچ ڈالا ہے وہ پاکیزہ گھر جنکے نیچے
نہرین جاری ہین اونکو عوض مین ایک اصطبل خراب کے دیدیا ہے وہ کنواری عورتین جو
ہم عمر اور پیار دلاتی ہین گویا کہ یاقوت و مرجان ہین اونکو عوض مین بُری بُری بد خلق
عورتون کے جو زنا کرتی پھرتی ہین مول لیا ہے وہ حورین دلربا جو موتیون کے خیمون کے
اندر ہونگی اونکے بدل مین ان ناپاک عورتون کو جو گرفتار استقام و اوناس رہتی ہین اختیار
کیا ہے وہ نہرین شراب کی جنکا مزہ پینے والون کو ملے اونکے عوض مین اس شراب نجس کو
جو کہ عقل کھو دے اور دنیا و دین کو بگاڑ دے پسند کیا ہے اور وہ اس لذت کو کہ جو دیدار عزیز
رحیم سے ملتی اوسکے مقابلہ مین ایک نظارۂ فانی کو اختیار کیا ہے اور عوض مین سماع خطاب جنت
کے سماع غنا و الحان کو روا رکھا ہے زبرجد و یاقوت و موتیون کی منبر پر بیٹھنے کے بدل مین

مجالس فسق وفجور کو خرید کیا ہے بالجملہ یہ غبن فاحش جو اس لین دین مین ہوا ہے اسکا ظہور دن قیامت ونشور کے ہوگا ۵

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت	کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

یعنی جبکہ پرہیزگار لوگ طرف رحمت رحمٰن کے بلائے جائین گے اور مجرمین طرف جہنم کے ہانکے جائینگے اور منادی سامنے گواہون کے یون ندا کریگا کہ اے اہل موقف اب تم معلوم کر لو کہ بندون مین کون مکرم ومعزز ہے جو لوگ ان رفقاء سے پیچھے رہگئے وہ اگر اوس اکرام وانعام کا خیال کرین جو کہ اونکے لئے مہیا وذخیرہ کیا گیا ہے تو جان لین کہ انہون نے کیسا عمدہ سرمایہ برباد کردیا اور خود بھی ایک متاع سقط ہوگئے اور قوم ایک ایسی ملک کبیر کی مالک بنگئی جسکو زوال نہین ہے اور ایک ایسے نعیم مقیم مین جارہی جو کہ جوار کبیر متعال ہے وہ بہشت کے چمنون مین گلگشت کررہے ہین اور مسہریون کے اندر تختون پر بیٹھے ہین اور ایسے فرشون پر جنکا استر استبرق ہے تکیہ لگائے ہوئے ہین اور حور عین سے تنعم کررہے ہین ولدان مخلدین اونکے اردگرد پہرتے ہین اور دور ساغر شراب طہور ہورہا ہر طرح کا میوہ اور چڑیون کا گوشت خاطر خواہ میسر ہے حورین موتیونکی طرح کی پاس ہین یہ جزا ہے اونکے اعمال نیک کی چاندی سونے کے برتن آتے جاتے ہین لنفس مشتہی ہے آنکھ متلذذ ہے اور وہ جنت مین مخلد ہین پس جب اس حالت کو وہ خیال کریگا تو اپنی کساد بازاری پر پشیمان ہوگا تعجب ہر کہ طالب جنت کسطرح سورہا ہے اور اوسکا دل حورعین کے مہر دینے پر سماحت نہین کرتا یہ سارے اخبار اوسنے سن لئے ہین پہر کیونکر اوس کو یہانکا عیش پسند آتا ہے اور بدون معانقہ ابکار جنان کے کسطرح وہ خنک چشم ہوگیا ہے

فحی علی جنات عدن فانها	منازلك الاولی وفیها المخیم ۵

ولکنا نسبی العدو فصل تری		نحو حالی ادطاننا ونسلم

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ نے وصف اہل جنت کا دنیا مین یہ کیا ہے کہ وہ خوف وحزن وبکا وشفقت رکہتے ہین اونکو بعد اسکے دخول جنت کا نصیب ہوگا وہان کا نعیم وسرور وفرح لیگا پہر یہ آیت پڑہی انا کنا فی اہلنا مشفقین فمن اللّٰہ علینا ووقانا عذاب السموم اور اہل نار کا یہ وصف کیا ہے کہ وہ دنیا مین مسرور وضاحک ومتفکہ رہتے ہین کما قال تعالی انہ کان فی اہلہ مسرورا الخ پہر اللہ نے فرمایا کہ بعض جنان افضل ہین بعض سے ولمن خاف مقام ربہ جنتان پہر فرمایا ومن دونہما جنتان فاللّٰہ یرزقنا الموت علی الایمان لندخل بفضلہ شیئا من ھذہ الجنان واللّٰہ علی کل شئی قدیر وبالاجابۃ جدیر*

باب اول

اسمین کئی فصلین ہین

فصل اول جنت اسدم موجود ہے

سارے صحابہ وتابعین وتبع تابعین واہل سنت وحدیث وفقہاء اسلام واہل تصوف وزہد وارباب علم ودین کا قدیما وحدیثا یہی اعتقاد ہے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے یہ عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے اور سارے انبیاء ورسل سے از اول تا آخر یہ بات بالضرورۃ معلوم ہے سب پیغمبرون نے اپنی امتون کو یہی خبر دی ہے کہ بہشت فی الحال موجود ہے یہانتک کہ قدریہ ومعتزلہ آئے اونہون نے وجود جنت کا فی الحال انکار کیا اور کہا کہ اللہ تعالی جنت کو دن قیامت کے پیدا کرے گا سو یہ بات برخلاف تصریح قرآن وحدیث کے

اللہ نے کہا ہے عندھا جنۃ الماوی یعنی سدرالمنتہی کے پاس جنت موجود ہے اور حدیث
انس مین آیا ہے کہ شب معراج مین حضرت اندر جنت کے گئے اور وہان موتیون کے گنبد دیکھے
خاک اوسکی مشک تھی رواہ الشیخان اور حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ مردے پر صبح و شام
جگہہ اوسکی جنت و نار سے عرض کیجاتی ہے رواہ الشیخان اور حدیث برا مین آیا ہے کہ ایک
منادی آسمان پر سے ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لئے جنت سے فرش
بچھاؤ اسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کھولدو چنانچہ
پھر اوسکو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے رواہ احمد والحاکم وابن حبان حدیث ابن مالک
مین بیان مین نماز کے آیا ہے کہ مینے جنت و نار کو دیکھا رواہ مسلم کعب بن مالک
کا لفظ رفعا یہ ہے مسلمان کی جان ایک پرندہ ہے جنت کے درخت مین چرتا ہے یہانتک کہ
پھیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے بدن کے دن قیامت کو رواہ فی الموطا والسنن یہ دلیل
صریح ہے اس باب مین کہ روح مومن کی قیامت سے پہلے جنت مین جاتی ہے اسیطرح
وہ حدیث کہ روحین شہیدون کی سبز پرندون کے حوصلے مین ہین جنت کے میوے کھاتی ہین
رواہ اھل السنن وصححہ الترمذی اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جب اللہ نے
جنت و دوزخ کو پیدا کیا تھا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ جاکر وہان کا حال دیکھکر عرض کرین
الحدیث رواہ مسلم واحمد واھل السنن دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ جنت پردے مین
مکروہات کے ہے اور دوزخ پردے مین شہوات کے رواہ الشیخان اور حدیث ابوسعید خدری
مین اختصام جنت و نار کا قصہ آیا ہے رواہ الشیخان اس باب مین بہت احادیث صحیحہ
آئی ہین سب دلیل ہین وجود جنت و نار پر فی الحال وللہ الحمد اللہ نے جنت کا وصف قرآن مین
بہت جگہہ کیا ہے زیادہ تر سورۂ واقعہ ورحمن وھل اتاک حدیث الغاشیہ وسورۂ انسان مین

اورحضرت نے احادیث مین تعریف اہل جنت کی بیان کی ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ جب سورۂ دہر نازل ہوئی اورحضرت نے اوسکو پڑہا ایک کالا آدمی آپکے پاس بیٹھا تھا اوس نے وصف جنت کا سنکر ایک چیخ ماری اوسکا دم نکل گیا حضرت نے فرمایا اخرج نفس اخیکم الشوق الی الجنۃ ذکرہ القرطبی شعرانی کہتے ہین فتاملوا ایھا الاخوان فیما وصف اللہ تعالی لکم فی کتابہ من نعیم الجنان واکثروا من الاعمال الصالحۃ فان لکل مامور شرعی درجۃ فی نعیم الجنۃ لاینال ذلک النعیم الا بفعل ذلک الامر واللہ یتولی ھداکم وھو یتولی الصالحین +

فصل دوم

جس جنت مین آدم علیہ السلام بسائے گئے تھے پہر وہان سے نکالے گئے وہ جنت خلد تھی یا کوئی اور جنت روے زمین پر + اسمین بڑا اختلاف ہے ہر طرف ایک جم غفیر گیا ہے دلائل فریقین کے قرآن وحدیث سے بہت ہین ذکران دلیلون کا تفصیلوار مع کیفیت استدلال کے حافظ ابن القیم نے کتاب حادی الارواح مین لکہا ہے راجح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین توقف کرے اور اللہ کے علم پر چہوڑ دے ایمان اجمالی اسجگہہ کفایت کرتا ہے بعض اولیاء کو یہ کشف ہوا تہا کہ آبادی سے پرے شمال ملک ہند کی طرف ایک زمین وسیع میدان ہے اوسمین ایک ایسی مخلوق نوجوان ہے کہ کبھی بوڑہی نہین ہوتی اور نہ اونکے کپڑے پرانے ہوتے ہین ایک عالم مرد وعورت حسین کا اور ایک باغستان فواکہ وثمار کا ہے اون باغون مین نہرین جاری ہین وہ لوگ ولادت وموت کو نہین جانتے بالجملہ نمونہ ہے جنت موعود کا واللہ اعلم +

فصل ۳

جنت ونار کے لئے دروازے ہین + اللہ نے کہا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور صفت نار مین فرمایا ہے حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا اس سے ثابت ہوا کہ مکان جنت ومکان نار کے دروازے ہین اور فرمایا جنّٰت عدن مفتحۃ لھم الابواب معلوم ہوا کہ یہ دروازے کہلے ہونگے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائینگے انھا علیھم مؤصدۃ رہی گنتی ابواب جنت کی سو حدیث سھل بن سعد مین فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہین اونمین سے ایک ریّان ہے جسمین سوا روزہ دارون کے اور کوئی نجائیگا رواہ الشیخان قرطبی نے کہا وکذلک ینبغی القول فی سائر ابواب الجنۃ الخاصۃ باصحاب الاعمال انتھی دوسرا دروازہ توبہ کا ہے جو شخص تائب ہو کر اللہ کی طرف آتا ہے وہ اوس دروازے سے بہشت مین جائیگا یہ دروازہ مغرب مین ہے اور جب تک بحکم خدا سورج طرف مغرب کے نہین نکلتا ہے تب تک کہلا ہوا ہے وللہ الحمد وقت توبہ کا وہانتک ہے کہ غرغرہ نہین لگا ہے بعد غرغرہ کے کسی کی توبہ قبول نہین ہوتی ہے

توبہ ہا ز الفس باز پسین دست نہ رست	۵	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند	

ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جس نے خرچ کیا ایک جوڑا کسی چیز کا راہ خدا مین وہ بلایا جائے گا سب ابواب جنت سے نمازی نماز کے دروازے سے اور جہادی جہاد کے دروازے سے اور صدقہ دینے والا باب صدقہ سے ابوبکر نے کہا بہلا کوئی ان سب دروازون سے بھی بلایا جائیگا فرمایا مجھے امید ہے کہ تو اونہین مین سے ہو جو کہ سب ابواب سے پکارے جائینگے رواہ الشیخان

بطولہ حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہر کہ تم مین جب کوئی اچھی طرح پورا وضو کرکے یون کہتا ہے
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله تو اوسکے لیئے آٹھون دروازے
جنت کے کہل جاتے ہین وہ جس دروازے سے چاہے بہشت مین جائے رواہ مسلم ترمذی
کی روایت مین اتنا اور آیا ہے اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين ابوداود
وامام احمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر طرف آسمان کی نظر کرے انس نے رفعًا کہا کہ شہادت
تین بار پڑہے عتبہ سلمی رفعًا کہتے ہین جس مسلمان کے تین بچے مرجاتے ہین جو بلوغ کو نہین پہنچے
تہے لیکن وہ بچے ابواب ہشتگانہ جنت سے آگے نکلکر اوسکو لیتے ہین اب وہ جس دروازے سے
چاہے بہشت مین جائے رواہ ابن ماجۃ وعبداللہ بن احمد ایک روایت مسلم مین باب توبہ
وباب کاظمین غیظا وباب راضین اور باب ایمن زیادہ کیا ہے اور حکیم ترمذی نے باب رحمت
فرمایا جس سے آنحضرت داخل ہونگے اس حساب سے گیارہ دروازے ہوتے ہین حافظ ابوبکر
آجری نے باب الضحی زیادہ کیا ہے اور ترمذی مین آیا ہے کہ ایک دروازہ واسطے ساری امت
محمد صلعم کے ہوگا کسی کی خصوصیت نہوگی واللہ اعلم۔

فصل

جنت کے دروازے نہایت وسیع ہین ÷ حدیث طویل شفاعت مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا
ہے کہ فاصلہ درمیان دو مصراع جنت کے اتنا ہے جتنا کہ درمیان مکہ وہجر کے ہے یا درمیان
مکہ و بصری کے متفق علیہ عتبہ بن غزوہ نے کہا ہمنے سنا ہے کہ فاصلہ چالیس سال کا ہے یہ وقفاً و
رفعًا دونون طرح پر وارد ہے رواہ احمد عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ دوسرا لفظ انکا
رفعًا یہ ہے کہ ۷۰ برس کا فاصلہ ہے رواہ ابن ابی داؤد لیکن حدیث ابوسعید خدری

مین چالیس ہی برس آئے ہین مگر راجح حدیث ابو ہریرہ ہے قرطبی کہتے ہین محتمل ہے کہ ابواب
جنت مختلف الاتساع ہون کوئی چہل سالہ راہ اور کوئی بقدر مابین مکہ و ہجر ۔

فصل ۵

صفت مین ابواب جنت کے اور اونکے حلقہ دار ہونے مین ۔ حسن نے کہا ہے جنت کے
دروازے نظر آئینگے قتادہ نے کہا ظاہر اونکا باطن سے اور باطن اونکا ظاہر سے نظر آئیگا یہ ابواب
کلام کرینگے بات سمجہین گے اونسے کہا جائیگا کہ کہل جاؤ بند ہو جاؤ فزاری نے کہا ہے ہر مومن
کے لئے جنت مین چار دروازے ہونگے ایک دروازہ سے اوسکی بیبیان حور عین آئین گی
دوسرا درمیان اوسکے اور اہل نار کے مقفل ہوگا جب چاہیگا کہولکر طرف اہل نار کے دیکہیگا اور
اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر عظیم تر پائیگا تیسرا دروازہ درمیان اوسکے اور دار السلام کے ہوگا اوس
در سے جب چاہیگا پاس اپنے رب کے جائے گا چوتھے دروازے کا ذکر اس روایت مین باقی
رہگیا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے سب سے پہلے باب جنت کا حلقہ مین پکڑونگا اور کچہہ فخر نہین ہے
حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ مین حلقہ در کو پکڑ کر کھڑ کھڑاؤنگا اس سے صاف ثابت ہوا کہ
حلقہ ہاے محسوسہ ہونگے جنکو حرکت دیجائیگی ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے کہ جب مین حلقۂ باب
جنت کو پکڑونگا تو مجہکو اذن دیا جائیگا علی مرتضی کہتے تھے جو شخص ہر دن سو بار لا الہ الا اللہ
الملک الحق المبین کہتا ہے وہ فقر سے امن مین اور وحشت قبر سے مامون اور جالب
تونگری ہوتا ہے اور وہ جنت کا دروازہ ٹھونکیگا جنت کے درجات بعض بالاے بعض ہین ۔
اسیطرح اوسکے ابواب بھی اوپر تلے ہونگے جنت مافوق کا دروازہ جنت ماتحت کے اوپر ہوگا
اسیطرح جو جنت جسقدر عالی ہے اوسکے ابواب بھی جنت سافل سے بلند تر اور موافق وسعت

ہر جنت کے ہونگے تا ید وجہ اختلاف مسافت مصاریع جنت کی یہی ہے کہ بعض ابواب بالا سے بعض ہونگے اور اس امت کے لئے خاص ایک دروازہ ہوگا علاوہ دیگر امتون کے جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے باب میری امت کا جس سے وہ داخل ہونگے اوسکا عرض اتنا ہے کہ سوار تیز رو تین دن تک چلے پھر وہان ایسا ازدحام ہوگا کہ قریب ہے کہ دوش یکدیگر زائل ہوجائین رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جبریل آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر لیگئے اور مجھکو وہ دروازہ دکھلایا جس دروازے سے میری امت داخل جنت ہوگی رواہ احمد

تا دوست سیاہ شنیدن من و تو	ع	تو بستن و در من فتح باب شنوم

فصل

مسافت ایک دروازے کی دوسرے دروازے تک کتنی ہوگی ٭ لقیط بن عامر نے حضرت سے کہا تھا کہ جنت و نار کیا چیز ہے فرمایا تیرے معبود کی قسم ہے کہ دوزخ کے سات دروازے ہین فاصلہ ایک دُر کا دوسرے تک اتنا ہے کہ سوار ستر برس تک چلے اور جنت کے آٹھ دروازے ہین اونکا فاصلہ بھی ایک باب سے دوسرے باب تک ہفتاد سالہ راہ ہے الحدیث بطولہ رواہ الطبرانی اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسافت ما بین دو باب کے ہے نہ ما بین مکہ و بصری کے اسلئے کہ وہ مسافت اسقدر نہین ہے اور اسکا حمل باب معین پر ممکن نہین ہوسکتا ہے ٭

فصل

جنت کس جگہ ہے ٭ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی عندھا جنۃ الماوی اور یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ سدرہ ساتوین آسمان پر ہے

جو کچھہ اللہ کے نزدیک سے اوترتا ہے وہ وہین تک پہنچ کر تھم جاتا ہے اور جو کچھہ زمین سے اوپر
چڑہتا ہے وہ بھی وہین تک جاکر منتہی ہوجاتا ہو وقال تعالیٰ و فی السّماء رزقکم
وماتوعدون مجاہد نے کہا مراد سماء سے اسجگہہ جنت ہے ابن عباس نے کہا خیر و شر دونون
آسمان سے آتی ہین یعنی اسباب جنت و نار کے بقدر ثابت آسمان پر ہین ابن سلام نے کہا
جنت آسمان پر ہے ابن عباس نے کہا آسمان ہفتم پر ہے اللہ قیامت کے دن جہان چاہیگا
رکہیگا اور جہنم زیر زمین ہفتم ہے ابن مسعود نے کہا جنت آسمان چہارم پر ہے اور آگ زیر زمین
ہفتم ابن عباس نے کہا جہنم زیر ہفت بحر ہے ابن عمر نے کہا جنت لپٹی ہوئی قرون آفتاب سے
لٹکتی ہے ہر سال کہولی جاتی ہے مومنون کی روح پرندون کے اندر جنت کا پہل کہاتی ہے
یعنی جو ثمار و فواکہ و نبات ہر سال اثر آفتاب سے پیدا ہوتے ہین یہ نمونہ ہے جنت کا جسطرح کہ
یہان کی آگ نمونہ ہے وہانکی آگ کا ورنہ جنت کا عرض برابر سموات و ارض کے ہے وہ کب
شاخہا ے آفتاب سے معلق ہوسکتی ہے کہ خود آفتاب سے بڑی ہے بالجملہ یہ حدیث دلیل ہے
علو جہت جنت پر اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ہمین جگہہ جنت و دوزخ دونون کی کسی نص صریح
سے معلوم نہین ہوتی ہے اسلئے توقف کرنا اس مسئلہ مین اولی و احوط ہے صحیحین مین آیا ہے
کہ جنت مین سو درجہ ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ درمیان آسمان زمین
کے ہے اس سے معلوم ہوا کہ جنت نہایت عالی و مرتفع ہے لکن یہ ضرور نہین ہے کہ اس سے
زیادہ درجات نہون کیونکہ ہمارے حضرت کا درجہ جنت مین سائر درجات سے فائق ہوگا اور یہ
سو درجے تو احاد امت کے لئے ہونگے جنت قبہ دار چیز ہے جو اعلی قبہ ہے وہ اوسع تر ہے اوسی کو
فردوس کہتے ہین اوسکی چہت عرش ہے صحیح بخاری مین فرمایا ہے کہ جب تم اللہ سے مانگو
تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت ہے اور اعلی بہشت ہے اور اوسکی سقف عرش رحمن ہے

جنت کی زمین ... کی ہے ... اس کی مشک ہے ... جو ...
... جنت میں ہمیشہ رہیگا ... اس ... حدیث ... مسلم ... حضرت ...
... اس کی ... تم ... کو ... اللہ ...
... ذکر ...

فصل

جنت کی کنجی کا بیان ❊ حدیث معاذ بن جبل سے ہے فرمایا آنحضرت نے کنجی لا الہ الا اللہ۔ مشکوٰۃ میں ہے
روایت احمد ... وہب بن منبہ سے کہ کسی نے ان سے کہا کیا نہیں ہے
جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ کہا ہاں لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں پس اگر تو لاوے کنجی دندانوں والی تو
دروازہ جنت کا کھلیگا ورنہ شرح میں کہتے ہیں الاسنان ھی توحید اللہ تعالیٰ واخلاص العمل
واجتناب ... توحید فقط ولا الایمان قول وعمل لا العمل فقط ...
لذلک قواعد الشریعۃ انتہی ... ہے کہ ملک الموت کے وقت موت کے
... لا الہ الا اللہ ...
... اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے ... وجبت له
الجنۃ بدولت کلمۃ الاخلاص شرح میں کہتے ہیں یعنی موحد ... ہے ...
اول ... کہ چاہے اللہ عذاب کرے پھر جنت میں لیجائے اور چاہے بخش کر
داخل جنت کرے لان التوحید بذاتہ یدخل صاحبہ الجنۃ لا بد من ذلک کما
انہ لا یخلد فی النار موحد والحمد للہ انتہی

رفت توفیق ... کلمۂ توحید طلب	کس ... دست ... بیزار ...

امید ہست دم مرگ از لب توفیق	۵	برآید اشہد ان لا الہ الا اللہ

انس کہتے ہین ایک اعرابی نے حضرت سے کہا تہا جنت کی کنجیان کیا ہین فرمایا لا الہ الا اللہ
بزید بن سنجرہ کا لفظ یہ ہے کہ سیوف مفاتیح جنت ہین ابو داؤد طیالسی نے رفعًا روایت
کیا ہے کہ مفتاح نماز وضو ہے اور مفتاح جنت نماز و للہ الحمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا
یہ ہے کیا نہ بتاؤن مین تم کو ایک دروازہ جنت کا کہا ہان فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
رواہ احمد بالجملہ اللہ نے ہر مطلوب کی ایک کنجی رکھی ہے جس سے اوسکا دروازہ کہلتا ہے
نماز کی کنجی طہور ہے حج کی کنجی احرام ہے نیکی کی کنجی صدق ہے جنت کی کنجی توحید ہے علم کی
کنجی حسن سوال وحسن سماع ہے نصر وظفر کی کنجی صبر ہے فزایہ کی کنجی شکر ہے ولایت کی
کنجی محبت ہے رغبت فی الاخرہ کی کنجی زہد فی الدنیا ہے ایمان کی کنجی تفکر ہے دخول علی اللہ
کی کنجی اسلام و سلامت خاطر و اخلاص دل ہے یعنی حب وبغض وفعل وترک فی اللہ حیات
دل کی کنجی تدبر قرآن و تضرع بالاسحار و ترک ذنوب ہے حصول رحمت کی کنجی احسان یعنی
اخلاص کرنا ہے عبادت خالق ہین اور سعی کرنا ہے نفع خلق مین رزق کی کنجی سعی کرنا ہے
ہمراہ استغفار و تقویٰ کے عزت کی کنجی طاعت خدا و رسول ہے استعداد آخرت کی کنجی قصر
امل ہے ہر خیر کی کنجی رغبت کرنا ہے اللہ اور دار آخرت مین اور ہر شر کی کنجی حب دنیا و طول
امل ہے درازی عمر کی کنجی بر و صلہ ہے تاخیر اجل کی کنجی اشتغال ہے علم حدیث مین عدم خرافت
کی کنجی تلاوت قرآن ہے یہ باب عظیم النفع ابواب علم سے ہے ان مفاتیح خیر و شر کی شناخت
اوسی کو ہوتی ہے جو کہ صاحب نصیب و توفیق ہے اللہ تعالیٰ نے ہر خیر و شر کے لئے ایک
کنجی رکھی ہے اور ایک دروازہ مقرر کیا ہے جس سے آمد و رفت اوسجگہہ کی ہوتی ہے مثلاً
شرک و کبر و اعراض دین حق سے اور غفلت اللہ کے ذکر سے اور عدم قیام بحق اوسبحانہ مفتاح

جنم ہے یا خمر مفتاح ہر گناہ ہے یا راگ باجا مفتاح زنا ہے یا نظر بازی مفتاح عشق ہے یا حرب وجراحت مفتاح حرمان ہے یا معاصی مفتاح کفر ہین یا کذب مفتاح نفاق ہے یا بخل وحرص مفتاح بخل ہے یا قطع رحم واخذ مال بغیر حلت مفتاح ہلاک ہے یا اعراض سنت سے مفتاح ہر بدعت وضلال ہے ان امور کی تصدیق وہی شخص کر سکتا ہے جو کہ بصیرت صحیح رکھتا ہے اور خیر وشر کا شناسا ہے بندے کو چاہئے کہ طرف شناخت کرنے ان مفاتیح کے پوری توجہ کرے اور جن چیزون کی یہ کنجیان ہین اونکو جان لے ؛

فصل ۹

توقیع ومنشور جنت جو اہل جنت کو بعد موت وقت دخول جنت کے ملیگا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون معلوم ہوا کہ کتاب ابرار کی کتاب مرقوم ہے نہ موہوم سچ مچ لکھی رکھی ہے یہ نسخہ حضور مین ملائکہ وانبیاء کے لکھا جاتا ہے اس شہادت کا ذکر کتاب نجات مین نہین فرمایا یہ عزت ونام وری کی بات ہے کہ انکی توقیع سامنے مقربین کے ہوتی ہے اور خواص خلق مین اوسکی شہرت دیجاتی ہے جسطرح کہ بادشاہ امراء عظام وخواص اہل مملکت کے لئے توقیع جاری کرتے ہین تا کہ مکتوب الیہ کا نام بلند ہو یہ ایک نوع صادرہ کی ہے طرف سے اللہ وملائکہ کے بندے پر حدیث طویل براء بن عازب مین بذکر قبر فرمایا ہے اللہ عزوجل کہتا ہے لکھو کتاب میرے بندے کی علیین مین اور سجیر ہ اوسکو طرف زمین کے یہ حق مین مومن کے ہوتا ہے اور فاجر سو فرماتا ہے کہ لکھو کتاب اوسکی سجین مین یہ جگہ سب سے نیچے کی زمین ہے پھر اوسکی روح طرف زمین کے پھینکدی جاتی ہے رواہ ابو داؤد یہ پہلی توقیع وقیع اور اول منشور

منشور ہے دوسرا منشور یعنی فرمان واجب الاذعان یہ ہے کہ حدیث سلمان فارسی مین فرمایا
ہے داخل نہوگا کوئی جنت مین مگر بذریعہ اس پروانۂ کرامت نشانہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
هذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالیة قطوفها دانیة رواه
الطبرانی دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن کو ایک پروانہ راہداری کا پلصراط پر دیا جائیگا بسم اللہ
الرحمن الرحیم + هذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلان ادخلوه جنة
عالیة قطوفها دانیة یعنی یہ فرمان ہے طرفسے عزیز حکیم کے بنام فلان بن فلان جیسے کہ بنام
صدیق بن حسن کہ اوسکو جنت بلند مین جسکے پھل قریب ہین داخل کرو پہلے مومن قبضۂ
اصحاب الیمین مین واقع ہوتا ہے پھر وہ منجملہ اہل جنت کے لکھا جاتا ہے دن نفخ روح کے
پھر نام اوسکا دیوان اہل جنت مین مرقوم ہوتا ہے دن موت کے پہر اوسکو یہ منشور لامع النور
دن قیامت کے دیا جائیگا واللہ المستعان ٭

فصل ۱

جنت کا فقط ایک رستہ ہے ایک راہ سے زیادہ نہین ہے اسپر سارے رسولون کا ازاول تا آخر اتفاق ہے
رہے رستے جحیم کے سو وہ بے گنتی ہین لہذا اللہ تعالیٰ اپنی راہ کو بصیغۂ واحد فرماتا ہے اور سُبُل نار
کو بصیغۂ جمع لاتا ہے وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق
بکم عن سبیله اور فرمایا وعلی اللہ قصد السبیل ومنها جائر مراد جائر سے راہ
غوایت ہے اور فرمایا هذا صراط علی مستقیم اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ آپنے
ایک لکیر کہینچی اور فرمایا یہ اللہ کا رستہ ہے اور اوسکے دائین بائین اور لکیرین کہینچین پھر کہا کہ یہ
رستے ہین انمین سے ہر رستہ پر ایک شیطان ہے جو طرف اوسکے بلاتا ہے پھر آیۂ وان هذا

صراط الی الخیر پڑہی اور مراد لفظ سبل السلام سے سبیل واحد و طریق اعظم ہے جس سے کہ اور طرق صغار نکلتے ہین کہ وہ شعب ایمان ہین ایمان اونکا جامع ہوتا ہے جسطرح کہ درخت کا تنہ جامع اغصان و شعب و فروع درخت ہوتا ہے یہ سارے سبل السلام عبارت ہین اجابت داعی الی اللہ سی کہ مسلمان اوسکی خبر کی تصدیق کرے اور اوسکے امر کی طاعت بجالائے سو طریق جنت یہی اجابت داعی الی الجنۃ ہے پس بس جسطرح کہ یہ مضمون حدیث طویل جابر مین نزدیک بخاری کے آیا ہے اوسمین فرمایا ہے کہ داعی محمد ہین جس شخص نے اونکی اطاعت کی وہ اللہ کا مطیع ہوا اور جسنے اونکا عصیان کیا وہ اللہ کا عاصی ٹھیرا محمد صلعم فرق ہین درمیان لوگون کے رواہ الترمذی بلفظ اٰخر وصححہ من حدیث ابن مسعود اہل علم نے کہا ہے سبیل واحد نجات طریقہ اہل سنت و جماعت ہے باقی سبل اہل بدعت ہین جنکی گنتی دوسری حدیث مین بہتر فرقے آئی ہے یا مراد سبل سے بقیہ ادیان و ملل و نحل اہل کفر و شرک و ضلالت ہین اور صراط مستقیم سے مراد طریق اسلام یا دونون مراد ہین +

فصل ۱۱

جنت کے لئے درجات ہین + اللہ تعالی نے فرمایا لایستوی القاعدون من المؤمنین الی قولہ درجات منہ ومغفرۃ ورحمۃ ابن محیریز نے کہا یہ ستر درجے ہین ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ ایک گھوڑا لاغر تیز رو ستر برس تک دوڑے یعنی تب بھی اوسکو قطع نہ کرسکے ضحاک نے زیر کریمہ لھم درجات عند ربھم کہا ہے کہ بعض درجات افضل ہین بعض سے اوپر کے درجے والا یہ جانیگا کہ وہ افضل ہے اور جو اسفل ہے وہ یہ جانیگا کہ کوئی شخص اوس سے افضل تر نہین ہے اور فرمایا ہم درجات عند اللہ حدیث

ابوسعید خدری مین فرمایا ہے جنت والے اہل غرف کو اپنے اوپر یون دیکھینگے جیسے چمکتے تارے کو آسمان کے کنارے شرقی یا غربی مین ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہین یہ اسلئے کہ درمیان اونکے تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ انبیاء کے منازل ہونگے غیر وہان کاہے کو پہنچیگا فرمایا بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان ستارۂ غابر سے تشبیہ دی ہے نہ اوس ستارے سے جو سمت الراس پر ہو یہ اسلئے کہ ڈوبتا تارا دور تر ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جنت کے درجے بعض اعلیٰ تر بعض سے ہونگے گو علیا سفلے کی سمت الراس پر نہو جیسطرح نیچے تر تگے باغستان کہ پہاڑ کی چوٹی سے دامن کوہ تک لگی چلی آئین واللہ اعلم دوسرا لفظ ابوسعید کا رفعا یہ ہے کہ غرفے یعنی جھروکے اون لوگون کے جو باہم دوستدار ہین جنت مین مانند تارے کے ہونگے جو شرق یا غرب مین طالع ہوتا ہے کہین گے یہ کون لوگ ہین کہا جائیگا کہ ہولاء المتحابون فی اللہ عزوجل رواہ احمد یعنی یہ وہ ہین جو آپسمین واسطے اللہ کے محبت رکھتے تھے تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ جنت مین سو درجے ہین اگر سارے جہان کے لوگ ایک درجے مین جمع ہون تو وہ سب کو سمالے چوتھا لفظ یہ ہے کہ قرآن خوان سے کہینگے پڑہ اور چڑہ وہ پڑہیگا اور ہر آیت پر ایک درجہ تک چڑہیگا یہانتک کہ آخر تک پڑہ جائیگا رواہ احمد اس سے ثابت ہوا کہ جنت کے درجے سو عدد سے زیادہ ہین اور حدیث ابوہریرہ مین جو سو درجے فرمائے ہین وہ منجملہ درج کے ہین یا یہ کہ نہایت درجات کے سو درجے تک پہنچتی ہے اور ہر درجہ کے ضمن مین اور بہت سے درج ہین جسطرح کہ حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے جس نے نماز پنجگانہ پڑہی اور رمضان کا روزہ رکھا اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشے اوسنے ہجرت کی ہو یا جہان اوسکی مان نے اوسکو جنا تہا وہان بیٹھا رہا معاذ نے کہا کیا مین باہر نکلکر لوگون کو اسکی خبر نہ کردون فرمایا نہین اونکو چھوڑدے کہ وہ عمل کرین جنت مین سو درجے ہین درمیان دونون درجون کے اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا آسمان

وزمین میں سب سے اعلیٰ درجہ جنت کا فردوس ہے اور اسکے اوپر عرش ہے یہ افضل شئے ہے جنت میں نہریں جنت کی اسی جگہہ سے بہتی ہیں سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس ہی مانگو رواہ الترمذی اے رب میں تجھسے فردوس کا سائل ہوں اگرچہ لائق جہنم کے ہوں یہ جرأت اسلئے ہے کہ نا امیدی تیری رحمت سے کفر ہے +

فصل ۱۲

سب سے اعلیٰ درجہ جنت کا کیا نام ہے + حدیث عمرو بن عاص میں آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جس نے مجھپر ایکبار درود بھیجی اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک منزلت یعنی درجہ ہے جنت میں لائق نہیں ہے مگر ایک بندے کو اللہ کے بندوں میں سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت ہوگی رواہ مسلم ذکر اس وسیلہ کا بہت احادیث میں آیا ہے اس درجہ کو وسیلہ اسلئے کہتے ہیں کہ اقرب درجات جنت ہے طرف عرش رحمن کے یہ جگہہ اللہ تعالیٰ سے بہت قریب تر ہے وسیلہ و وصلہ و قربی و زلفی ایک معنی میں ہیں و لہذا یہ ذات افضل جنت و اشرف و اعظم بہشت ٹھیرا فضیل بن عیاض نے کہا ہے تم جانتے ہو کہ جنت کسلئے ایسی اچھی ہوئی یہ اسلئے ہوئی کہ رب العالمین کا عرش اوسکی چھت ہے ابن عباس نے کہا ہے اونکی سقف مساکن کا نور عرش کا نور ہوگا حسن نے کہا ہے جنت کا نام عدن اسلئے ہوا ہے کہ اوسکے اوپر عرش ہے وہیں سے نہریں جنت کی نکلتی ہیں اور عدن کی حوروں کو سائر حور عین پر فضیلت ہے اور وسیلہ میں قرب الی اللہ بانواع وسائل داخل ہے کلبی نے کہا تم طلب کرو قرب خدا کا اعمال صالحہ سے اللہ نے کشف اس امر کا یوں فرمایا ہے اولٰئک الذین یدعون یبتغون الی

ربھم الوسیلۃ لفظ ایھم اقرب تفسیر ہے وسیلہ کی حضرت صلعم اپنے رب کی عبودیت
مین ساری خلق سے بڑہکر تھے اور سب سے زیادہ اعلم اور خوفناک تر تھے اللہ سے اور عظیم المحبۃ تھے
ساتھ خدا کے اسلئے آپکی منزلت بہی اقرب منازل الی اللہ ٹھیری سو یہ وسیلہ ایک اعلیٰ درجہ ہے جنت
مین وللہ الحمد ✣

فصل ۱۳

بیان مین اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سودا جو کہ جنت ہے اپنے بندون پر عرض کیا اور
اونسے قیمت سامان کی طلب فرمائی ✣ یہ لین دین درمیان مومنین اور رب العالمین کے واقع ہوا ہے
قال تعالیٰ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ
یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل
والقرآن ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز
العظیم اللہ تعالیٰ نے اسجگہہ جنت کو نفس و مال مومنین کی قیمت ٹھیرائی کہ جب وہ اپنی جان و
مال اللہ کے لیئے خرچ کرینگے تو اس قیمت کے مستحق ٹھیرینگے پہر اس عقد کو انواع تاکید سے موکد کیا
ہے جیسے حرف ان اور صیغہ ماضی اور اضافت عقد کی طرف اپنے نفس مقدس کے اور وعدہ تسلیم
ثمن کا اور لانا حرف علی کا واسطے وجوب کے اور خبر دینا محل وعدے سے اور یہ کہ ذکر اس وعدہ کا افضل
کتب مین ہے جیسے توریت و انجیل و فرقان اور حکم کرنا ساتھہ استبشار کے اور تمام ہو جانا اس
عقد کا اسطرح پر کہ اوسمین خیار و فسخ کو کچھہ دخل نہین ہے پہر یہ ذکر کیا کہ اہل عقد وہ ہین جو کہ مکروہات
سے تائب ہین اور واجبات کے عابد اور محبوب و مکروہ پر حامد اور سیاحت کرنے والے یعنی روزہ دار
اور مسافر طلب علم و جہاد مین اور ہمیشہ طاعت پر قائم رہنے والے یا مراد سیاحت ہے دل کی اللہ کے

ذکر محبت مین آور انابت وشوق الی اللہ مین بالجملہ سارے افعال مذکورہ اسپر مترتب ہین اور اس بیع کو فوز عظیم فرمایا ہے سو سلعہ یعنی سودا انفس متاع ٹہیرا اور اللہ تعالی اوسکا مشتری ہوا اور ثمن جنت نعیم ہوئی آور سفیر اس عقد مین خیر خلق اللہ رسول خدا صلعم ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جو ڈرا وہ رات کو چلا آور جو رات کو چلا وہ منزل کو پہنچا سن لو اللہ کا سودا مہنگا ہے سن لو اللہ کا سودا جنت ہے رواہ الترمذی وحسنہ مراد رات کے چلنے سے عبادت کرنا ہے رات مین جیسے تلاوت اور نماز تہجد اور ذکر خدا انس کہتے ہین ایک اعرابی آیا اوسنے کہا اے رسول خدا جنت کی قیمت کیا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ رواہ ابو نعیم اس حدیث کے شواہد بہت ہین صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ رفعًا آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا مجھے وہ کام بتاؤ کہ جب مین وہ کام کرون تو جنت مین جاؤن فرمایا عبادت کر اللہ کی اور شریک نکر ساتھہ اوسکے کسی شے کو آور نماز فرض پڑہ آور زکوۃ فرض ادا کر اور رمضان کا روزہ رکہہ اوسنے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری کہ نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچہہ اور نہ کم کرونگا جب وہ پہر کر چلا تو آپنے فرمایا جسکو یہ بات خوش آئے کہ وہ ایک مرد کو اہل جنت مین سے دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے یہ ادنی درجہ ہے حصول جنت کا جس سے اتنا بہی نہ بنے تو سخت حرمان نصیب بد قسمت ہے جابر کہتے ہین نعمان بن قوقل نے حضرت سے کہا تہا اے رسول خدا جب مین نے نماز فرض پڑہی اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانا تو کیا مین جنت مین جاؤنگا فرمایا ہان رواہ مسلم حدیث عثمان بن عفان مین فرمایا ہے جو شخص مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت مین رواہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ بہشت مین داخل ہوگا رواہ احمد وابو داؤد حدیث ابو ذر مین رفعًا آیا ہے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے اوسنے خبر دی

مجھکو یا بشارت دی کہ جو شخص مریگا تیری امت کا اور وہ شریک نکرتا ہوگا ساتھہ اللہ کے کسی شے کو
تو داخل ہوگا وہ جنت مین ابوذر نے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو یا چوری فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری
رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ گناہ بخشدئے جاتے ہین لیکن شرک نہین بخشا جاتا اگرچہ ہمراہ ایمان کے
پایا جاے اسلئے کہ جس عبادت مین غیر اللہ شریک کر لیا جاتا ہے تو اللہ اوس عمل کو قبول نہین کرتا
بلکہ وہ سارا عمل اوسی شریک کو دیدیتا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے جس نے گواہی دی
اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور عیسیٰ اللہ
کے بندے اور اوسکا کلمہ ہین جو ڈالا طرف مریم کے اور روح ہین طرف سے اللہ کی اور جنت حق
ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کرے گا اللہ اوسکو جنت مین جس دروازے سے چاہیگا منجملہ
ہشت دروازون کے دوسرا لفظ یہ ہے ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من عمل رواہ
الشیخان یہ بشارت غالبا باعتبار نہایت امر کے ہے نہ بدایت امر کے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ بعض
کے لئے اسکو مبتدا ٹھیرائے نہ خبر صحیح مسلم مین آیا ہی کہ حضرت نے ابو ہریرہ کو نعلین مبارک دیکر فرمایا تہا
انکو لیجا جسکو تو پیچہے اس باغچہ کے پائے کہ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور
دل اوسکا اس شہادت پر یقین رکھتا ہے تو مژدہ سنادے تو اوسکو جنت کا حدیث جابر مین فرمایا
ہے داخل نکرے گا تم مین کسی کو عمل اوسکا یعنی جنت مین اور نہ بچائیگا آگ سے اور نہ مجھکو مگر اللہ کی
توحید رواہ ابو نعیم واسنادہ علی شرط مسلم واصلہ فی الصحیح اسجگہہ یہ معلوم
رکھنا چاہیئے کہ جانا جنت مین اللہ کی رحمت سے ہوگا بندے کا عمل دخول بہشت کے لئے مستقل نہین
ہے اگرچہ پیغمبر ہو اللہ نے اثبات دخول کا اعمال سے فرمایا بما کنتم تعملون اور حضرت نے
دخول بالاعمال کی نفی کی لن یدخل احد منکم الجنۃ بعملہ سوان دونون امر مین کچھہ مخالفت
ومنافات نہین ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ سفیان وغیرہ نے کہا ہے سلف کہتے تہے نجات پانا

آگ سے بارہ عنو خدا ہوگا اور دخول جنت کا اللہ کی رحمت سے ہوگا اور تقسیم منازل و درجات کی
بارہ اعمال پر گی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ جنت والے جب جنت میں جائینگے تو بقدر فضل اعمال
اسکے جگہہ پائینگے رواہ الترمذی دوسرے یہ کہ باب نفی دخول بامعاوضہ ہے اور باب اثبات
دخول بانسبت ہے حضرت نے دونوں امر کو جمع کرکے فرمایا سددوا وقاربوا واعلموا
ان احدا منکم لن ینجو بعملہ کہا کیا آپ بھی بسبب عمل کے ناجی ہونگے فرمایا میں بھی نہیں مگر
یہ کہ اللہ مجھکو اپنی رحمت سے چھپالے تو غرضکہ جو شخص اللہ کا شناسا ہے اور شہود خدا کے حق کا
اپنے اوپر رکھتا ہے اور اپنے قصور و گناہ کو دیکھتا ہے اور ان دونوں مشاہدکا دل سے ناظر و بصیر ہے
وہ اس بات کو خوب پہچانتا ہے اور ساتھہ اسکے جزم رکھتا ہے واللہ المستعان ؎

فصل ۱۴

جنت والے طالب جنت ہونگے اور جنت اہل جنت کی طلب کریگی اور سامنے اپنے رب کے تشفیع مانگیگی

قال تعالیٰ حکایۃ عن اولی الالباب ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان
امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا
واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد مراد
وعدے سے دخول جنت ہے جسکا وعدہ زبان رسل پر کیا ہے اور اللہ پر ایمان لانے میں ایمان لانا
اللہ کے امر و نہی و رسل و وعد و وعید و اسماء و صفات و افعال و صدق وعد و خوف وعید اور
قبول امر پر داخل ہے جب یہ سارا مجموعہ ہوتا ہے تب کہیں ایمان باللہ پایا جاتا ہے اور سوال
ایفاء وعدے کا اور درخواست نجات کی عذاب الٰہی سے صحیح ٹھیرتی ہے یہ ایک بڑا دروازہ ہے
ابواب توحید کا اسمیں وہی لوگ داخل ہوتے ہیں جو عالم ہیں اس آیت کی دوسری نظیر یا مثال

ایفاء وعدے کے یہ آیت ہے قل اذلک خیر ام جنۃ الخلد التی وعد المتقون کانت
لھم جزاء و مصیرا لھم فیھا ما یشاؤن خالدین کان علی ربک وعدا
مسئولا یہ سوال اللہ سے اوسکے ایماندار بندے اور فرشتے واسطے مومنین کے کرینگے
سو جنت اللہ سے اپنے لوگ مانگیں گی اور اہل جنت سوال جنت کا اللہ سے کرینگے اور فرشتے
کہین گے اے رب تو ان لوگون کو جنت مین داخل کر اور پیغمبر کہین گے کہ اے رب تو ہمارے
تابعدارون کو بہشت مین لیجا پھر اللہ دن قیامت کے انبیاء کو سامنے اپنے کھڑا کریگا اور وہ اوسکے
اذن سے عباد مومنین کی شفاعت کرینگے اوسوقت اللہ تعالی کی تمام رحمت ظاہر ہوگی اور اوسکا
جود و کرم و عطاء سوال نمایان ہوگا کیونکہ یہ امور لوازم اسماء و صفات خدا ہین یہ اپنے ارباب و متعلقات
کا تقاضا کرینگے معطل ہونا انکا انکے آثار و احکام سے جائز نہین ہے اللہ تعالی جواد ہے سارا جود اوسی
کے لئے ہے وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اوس سے سوال کیا جاوے اور کچھ مانگا جاوے اوسنے
طرف اس سوال و طلب کے رغبت دلائی ہے ولہذا ایسے لوگ پیدا کئے ہین جو اوس سے سائل ہون پھر اونکو
سوال کا الہام کیا ہے اور شئے مسئول بنائی ہے غرضکہ وہ خالق ہے اس سائل اور اوسکے سوال و
مسئول کا اور بہت دوست اللہ کو وہ شخص ہے کہ جو اللہ سے بہت سوال کیا کرتا ہے اور جسقدر بندے
کی طرف سے الحاح سوال مین زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی وہ بندہ اللہ کا محبوب اور مقرب ٹھہرتا ہے
اور اوتنا ہی اللہ اوسکو دیتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے نہین مانگتا اللہ کو اوسپر غصہ
آتا ہے لا الہ الا اللہ ان قواعد فاسدہ یعنی عدم مسئلت کی وجہ سے کسقدر جنایت ایمان پر ہوئی ہے
اور کسقدر یہ ضوابط کاسدہ درمیان دلون کے اور درمیان معرفت رب اور اسماء و صفات کمال و
نعوت جلال رب کے حائل ہوگئے ہین حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے کہ جو مسلمان اللہ سے
تین بار سوال جنت کا کرتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ اوسکو جنت مین داخل کر اور جو شخص تین بار

دوزخ سے پناہ مانگتا ہے آگ کہتی ہے اے اللہ اوسکو آگ سے بچا رواہ ابو نعیم والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذبک من النار عدد
ما خلقت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے نہین سوال
کرتا کوئی بندہ جنت کا ہر دن مین سات بار لکن جنت کہتی ہے اے رب فلان بندہ تیرا مجھکو مانگتا
ہے تو اوسکو مجھ مین داخل کر رواہ الحسن بن سفیان دوسرا لفظ یہ ہے کہ پناہ نہین مانگتا
کوئی بندہ آگ سے سات بار لکن نار کہتی ہے کہ اے رب فلان بندہ تیرا مجھسے پناہ مانگتا ہے تو اسکو
پناہ دے رواہ ابو یعلی واسنادہ علی شرط الصحیحین تیسرا لفظ یہ ہے کہ جسنے کہا اسال
اللہ الجنۃ تو جنت کہتی ہے اللھم ادخلہ الجنۃ رواہ ابو داؤد وحسن بن سفیان
کا لفظ ابوہریرہ سے رفعاً یہ ہے کہ بہت مانگو جنت اللہ سے اور پناہ مانگو نار سے کہ یہ دونون
شفیع ہین بندہ جب کثرت سے سوال جنت کا کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے رب اس تیرے بندے
نے تجھسے مجھکو مانگا ہے تو اوسکو مجھ مین ساکن کر اور دوزخ کہتی ہے ای رب تیرے اس بندے
نے مجھسے پناہ مانگی ہے تو اوسکو پناہ دے ایک جماعت سلف کی عادت یہ تھی کہ وہ سوال جنت
کا نکرتے اور کہتے ہین اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ ہمکو آگ سے پناہ دے نعلہ بن اشیم کہتے اللھم
اجرنی من النار ومثلی یجترئ یسألک الجنۃ عطار سلمی کبھی سوال جنت کا نکرتے
صالح مری نے اونسے کہا حدیث انس مین رفعاً آیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے دیکھو میرے بندے
کے دیوان مین جسنے مجھسے جنت مانگی ہو مین اوسکو جنت دونگا اور جسنے نار سے پناہ
چاہی ہو اوسکو مین پناہ دونگا عطا نے کہا کفانی ان یجیرنی من النار ذکرہ ابو نعیم
یہ سوال جنت کا نکرنا ان بزرگون کا براہ تواضع وخاکساری تھا کہ وہ آپکو لایق جنت کے نسمجھتے
تھے دوزخ سے بچ جانے ہی کو غنیمت کبری جانتے تھے لکن سوال کرنا افضل ہے اسلئے کہ

مطابق ارشاد ہے اور ہم جسطرح کہ دوزخ سے بچنے کے محتاج ہین اس سے زیادہ حاجتمند جنت
ہین حدیث جابر مین بذیل قصہ تطویل نماز معاذ آیا ہے کہ حضرت نے اوس جوان سے جس نے اونکی
شکایت کی تھی فرمایا تو نماز مین کیا کیا کرتا ہے کہا فاتحۃ الکتاب پڑہتا ہون اور اللہ سے سوال جنت
کا اور استعاذہ نار سے کرتا ہون اور مین نہین جانتا کہ تمہارا اور معاذ کا دندنہ کیا ہے یعنی بڑبڑانا
فرمایا انی و معاذ حولھا ندندن رواہ ابوداؤد یعنی ہم دونون بھی یہی سوال
و استعاذہ کرتے ہین حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ اخرجہ ابوداؤد
یعنی اللہ کے نام سے نہ مانگے مگر جنت بالجملہ جنت جسطرح کہ اپنے لوگونکی طالب و جاذب ہے اسیطرح
نار بھی خواہان ہے اور حضرت نے ہمکو حکم کیا ہے کہ ہم ہمیشہ انکا ذکر کیا کرین اور کبھی ان دونونکو
نہ بھولین ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے لا تنسوا العظیمتین قلنا وما العظیمتین قال الجنۃ
والنار رواہ ابو یعلی حدیث کلیب بن حزن مین فرمایا ہے طلب کرو تم جنت کو جہد سے اور
بھاگو نار سے کوشش کر کے جنت کا طالب رات کو نہین سوتا اور نہ آگ سے بھاگنے والا خواب
کرتا ہے جنت آج کے دن محفوف بالمکارہ ہے اور نار محفوف بشہوات سو کہین وہ تمکو آخرت سے
غافل نکردے اس حدیث مین طریقہ سوال جنت اور استعاذہ من النار کا بتا دیا یعنی کہ نری زبان
سے مانگنا اور پناہ چاہنا کچھہ زیادہ فائدہ بخش نہین ہوتا ہے بلکہ تصدیق اس سوال و پناہ کی یہ ہے کہ
مکارہ پر صابر اور شہوات کا تارک ہو اور رات کو عبادت کرے یہ اسلئے کہ رات کی عبادت اخلاص سے
قریب تر ہوتی ہے جسطرح کہ دن کی عبادت مین ڈر ریا کا لگا رہتا ہے *

باب دوم

اسمین کئی فصلین ہین

فصل ۱

جنت کے نام اور انکے معانی کیا ہین ؛ جنت کے نام باعتبار صفات کے چند ہین اور باعتبار
ذات مسمی کے ایک ہین اسوجہ سے مترادف ہین اور چونکہ باعتبار صفات مختلف ہین اسوجہ سے
متباین ہین یہی حال اللہ تعالی کے نامونکا اور اسکی کتاب کے نامونکا اور اسکے رسول کے نامونکا اور یوم الاخر اور
نار کے نامون کا ہے **اوّل** نام جنت ہے یہ اسم عام شامل ہے سارے گھر کو اور ان انواع نعیم
ولذت وبہجت وسرور وقرۃ عین کو جنپر وہ گھر مشتمل ہے اصل معنی لفظ جنت کے چھپانا اور ڈھانپنا
ہے باغ کو جنت اسی لئے کہتے ہین کہ جو کوئی باغ مین جاتا ہے باغ اوسکو اپنے درختون مین چھپا لیتا
ہے تو مستحق اس نام کا وہی موضع ہے جہان بہت سے درخت انواع واقسام کے ہون **دوم**
دار السلام اللہ نے یہ نام جنت کا رکھا ہے فرمایا لھم دار السلام عند ربھم اور فرمایا واللہ
یدعوا الی دار السلام جنت اسی نام کے لایق ہے اسلئے سلامتی کا گھر ہے اور ہر بلا وآفت ومکروہ
سے سالم ہے یہ اللہ کا گھر ہے اللہ کا نام سلام ہے وہانکی تحیت بھی یہی سلام ہوگی فرشتے ہر دروازے
سے آکر سلام علیکم کہینگے اور اوپر سے اللہ سلام کریگا قال تعالی لھم فیھا فاکھۃ ولھم
ما یدعون سلام قولا من رب رحیم اور فرمایا لا یسمعون فیھا لغوا الا سلاما
رہی یہ آیت فسلام لک من اصحاب الیمین سو اکثر مفسرین کے اقوال اسجگہ مقصود آیت
سے بعید ہین معنی آیت کے یہ ہین کہ سلام ہے اے شخص تجھکو دنیا سے جبکہ تو اصحاب یمین مین سے
اب تو وقت رحلت کے دنیا سے اور وقت آنے کے پاس اپنے رب کے مژدہ سلامتی کا لے جسطرح کہ
فرشتہ وقت قبض روح کے روح کو نوید روح وریحان ورب غیر غضبان کی دیتا ہے اور یہ پہلی
بشارت ہے مومن کے لئے آخرت مین **سوم** دار الخلد یہ نام اسلئے ہوا کہ اس گھر کے لوگ کبھی وہان سے

کو ہرج نکرینگے جسطرح کہ فرمایا ہے وما ھم منھا بمخارجین اور فرمایا عطاء غیر مجذوذ اور
فرمایا اکلھا دائم وظلھا اور فرمایا ان ھذا لرزقنا مالہ من نفاد جہمیہ ومعتزلہ کا یہ
قول کہ جنت اور حرکات اہل جنت سب فنا ہو جائینگے باطل ہے چہارم دار المقامہ اللہ نے
اہل جنت سے حکایت کی ہے الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ مقاتل نے کہا دار المقامہ
سے مراد دار الخلود ہے وہ اوسمین ہمیشہ کے لئے مقیم رہینگے اونکو موت نہ آئیگی اور نہ وہان سے
کسی اور جگہہ جائینگے پنجم جنۃ الماوی اللہ نے فرمایا عندھا جنۃ الماوی ابن عباس
نے کہا یہ وہ جنت ہے کہ وہان جبرئیل و ملائکہ آتے ہین مقاتل وکلبی نے کہا وہان ارواح شہدا
کی جگہہ پاتی ہین کعب نے کہا اس جنت مین سبز پرندے چرتے ہین جنمین شہیدونکی روحین ہوتی ہین
عائشہ وزر بن حبیش نے کہا ہے یہ ایک جنت ہے منجملہ جنان کے صحیح یہ ہے کہ یہ ایک نام ہے جنت
کا کما قال تعالی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ
ھی الماوی اور نار کے حقمین کہا ہے فان الجحیم ھی الماوی ششم جنات عدن
یہ نام ہے ایک جنت کا منجملہ جنان کے لکن صحیح یہ ہے کہ یہ نام ہے ساری جنات کا کہ وہ سب
عدن ہین اللہ نے فرمایا جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب اور فرمایا
جنات عدن یدخلونھا یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا اور فرمایا
ومساکن طیبۃ فی جنات عدن مراد عدن سے اقامت وتوطن ہے ہفتم دار الحیوان
اللہ نے فرمایا وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان مفسرین کے نزدیک مراد اس سے جنت ہے
یہ ایک ایسا گھر ہے زندگی کا کہ جہان مرنا نہوگا قالہ الکلبی اہل لغت کہتے ہین حیوان بمعنی
حیات ہے قالہ ابن عبیدۃ وابن قتیبۃ اس جنت مین نہ تنغیص ہے اور نہ نفاد یا یہ ایسا گھر
ہے جسکو فنا وانقطاع وہلاک نہین ہے جسطرح کہ دنیا مین احیا ر کو فنا ہے تو یہ اسی نام کی مستحق

ہے نسبت میوان کے کہ وہ فنا ہوتا ہے اور دیتا ہے بہشت کو فردوس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولٰئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیہا خالدون اور فرمایا ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّالحات کانت لھم جنّات الفردوس نزلاً۔ اطلاق اسم فردوس کا ساری جنت پر یا اعلیٰ وافضل جنات پر ہوتا ہے گویا وہ بہ نسبت اور جنات کے زیادہ تر استحقاق اس نام کا رکھتی ہے اصل مین بمعنی بستان ہے فرادیس باتین کو کہتے ہین کعب نے کہا یہ وہ بستان ہے جسمین انگور ہوین لیث نے کہا یعنی انگور کا باغ ضحاک نے کہا وہ باغ ہے جسمین گھنے درخت ہون آسی کو مبرد نے بھی اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا زبان روم مین بستان کو فردوس کہتے ہین اسی کو زجاج نے بھی اختیار کیا ہے صحیح یہ ہے کہ فردوس وہ باغ ہے کہ جو کچھ سب باغات مین ہوتا ہے یہ اوس سبکا جامع ہو نعیم جنات النعیم اللہ نے فرمایا ہے ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّالحات لھم جنات النعیم یہ نام جامع جمیع جنات ہے متضمن ہے انواع تنعم کو ماکول ومشروب وملبوس وصور حسنہ ورائحہ طیبہ ومنظر بہیج ومساکن واسعہ وغیر ذلک سے جتنی نعیم ظاہر وباطن ہین سب کو شامل ہے دار مقام امین قال تعالیٰ ان المتقین فی مقام امین مقام موضع اقامت کو کہتے ہین اور امین بمعنی امن ہے یعنی وہ ہر برائی ومکروہ وزوال وخراب وانواع نقص سے امن مین ہے اسجگہہ کے لوگ خروج وتنغص وتکدر سے امن مین رہینگے لہذا امین وہ ہے جہان کے لوگ امن مین ہون اوس خوف سے جو اور جگہہ کے لوگون کو ہوتا ہے اللہ نے اس آیت مین اور اس قول مین یدعون فیہا بکل فاکھۃ اٰمنین امن مکان وامن طعام دونون کو جمع کر دیا ہے اب اونکو نہ خوف وانقطاع فاکہہ کا ہوگا اور نہ خوف وہان سے نکلنے کا اور موت سے وہ امن مین ہونگے یازدہم مقعد صدق وقدم صدق قال تعالیٰ

ان المتقین فی جنات وتھر فی مقعد صدق یہ لفظ کلام عرب مین موضوع ہے
واسطے صحت وکمال کے اسی جگہہ سے صدق فی الحدیث صدق فی العمل بولتے ہین صدیق
وہ شخص ہے جسکے قول کی تصدیق اوسکا عمل کرے قدم صدق کی تفسیر یہ ہے کہ مراد اس سے جنت اور
وہ اعمال ہین جنسے جنت ملتی ہے اور وہ سابقہ جو طرف سے اللہ کے اونکے لئے سابق ہو چکا
ہے اور وہ رسول جسکے ہاتھہ پر ہدایت ہوئی اور اوسکے سبب سے جنت کو پہونچے تحقیق یہ
ہے کہ یہ سب حق ہے اور لسان صدق اشارہ ہے طرف مطابقت زبان کے واسطے واقع کے
اور مدخل صدق ومخرج صدق وہ ہے کہ صاحب اوسکا ضامن ہو اللہ پر اور یہ دعا انفع ادعیہ
ہے اسلئے کہ بندہ ہمیشہ کسی نہ کسی امر مین داخل اور کسی نہ کسی امر سے خارج ہوتا ہے سو جب
دخول وخروج اوسکا باللہ وللہ ہوگا تو وہ مدخل صدق مین داخل اور مخرج صدق مین خارج ہوگا

فصل ۲

گنتی جنتونکی کیا ہے ✤ یہ دو نوع ہین دو جنتین سونے کی ہین اور دو چاندی کی جنت
ایک ایسا نام ہے کہ جو کچھہ سارے باغات وگلستان وبوستان مین ہے مساکن وقصور سے
یہ اون سب کو شامل ہے یہ بہت سی جنتین ہین حدیث انس مین رفعاً آیا ہے یا ام حارثہ
انھا جنان وان ابنک اصاب الفردوس الاعلیٰ اخرجہ البخاری یعنی وہ
بہت سی جنتین ہین اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین پہنچا حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے دو جنتین
سونے کی ہین وہانکے برتن اور زیور اور جو کچھہ اونمین ہے سب سونے کے ہین اور دو جنتین
چاندی کی ہین اور اونکا زیور وبرتن اور جو کچھہ اونمین ہے سب چاندی کا ہے اور نہین ہے درمیان
قوم اور دیدار خدا کے مگر چادر کبریائی کی اوسکے منھہ پر جنت عدن مین رواہ الشیخان اللہ نے

فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان اس آیت مین دونون جنتون کا ذکر کیا
ہے پہر فرمایا ومن دونہما جنتان یہ چار جنتین ہوئین ایک گروہ نے کہا مراد لفظ
من دونہما سے قرب اون دونون جنتون کا عرش سے ہے تو یہ دونون اون دونون سے
فایق تہیرین دوسرے گروہ نے کہا مراد لفظ دون سے تحت ہے یہ مطابق لغت عرب کے ہے
صحاح مین لفظ دون کو نقیض فوق کہا ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ دون هذا ای اقرب منہ
لاکن سیاق اسی پر دلیل ہے کہ پہر دو جنت اولی فاضل ہین کئی وجہ سے ایک قولہ ذواتا
افنان فنن کہتے ہین غصن کو یا جمع ہے فن کی بمعنی صنف یعنی اوسمین انواع قسم کے فواکہ
وغیرہ ہین اور اسکا ذکر پچہلی دو جنتون مین نہین کیا دوسرے فرمایا ہے فیہما عینان
تجریان اور پچہلی دو جنتون کے حقمین کہا ہے فیہما عینان نضاختان اس سے مراد
اوبلنا ہے یعنی فوارہ کی طرح اور جاریہ سے مراد ساریہ ہے سو بہنے والا چشمہ بہتر ہوتا ہے
فوارہ سے جو فقط اوبلتا ہے اسلئے کہ اوسمین فوران و جریان دونون امر ہین تیسرے ارشاد کیا ہے
کہ فیہما من کل فاکہۃ زوجان اور پچہلی دونون جنتون کے حقمین کہا ہے فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان اور کچہہ شک نہین کہ اول اکمل ہے ثانی سے ایک گروہ نے کہا زوجان سے
مراد رطب و یابس ہے لکن اسمین نظر ہے دوسرے گروہ نے کہا ایک سے مراد صنف معروف
ہے اور دوسری سے مراد وسی کے ہمشکل صنف غریب ہے تیسرے گروہ نے کہا مراد دو نوع
ہین اس سے زیادہ کچہہ نہین کہا ظاہر یہ ہے کہ مراد شیرین و ترش و سفید و سرخ ہے اسلئے کہ
اختلاف اصناف فواکہ کا خوش آیندہ تر اور لذیذ تر ہوتا ہے آنکہہ و دہن مین واللہ اعلم
چوتہے فرمایا ہے متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق یہ تنبیہہ ہے فضیلت
پر ابرے کی کہ ابرہ استر سے بڑہ کر ہوگا اور جنتین آخرین کے کہا ہے متکئین علی رفرف

خضر و عبقری حسان زرف کی تفسیر مجلس و بساط و فرش ہے بہر حال وصف اولین سے کمتر ہے پانچوین کہا ہے وجنا الجنتین دان یعنی پھل اوسکا قریب وسہل التناول ہوگا جسطرح چاہین بیٹھے لیٹے لیکر تناول کرین اور یہ بات جنتین آخرین کے نہین فرمائی ہے چھٹے فرمایا ہے فیھن قاصرات الطرف یعنی اونکی نظر اپنے شوہرون پر مقصور ہوگی وہ کسی غیر کی طرف نظر نہ کرینگی نیچی نگاہ رکھینگی اور آخرین کے بارے مین کہا ہے حور مقصورات فی الخیام سو جسکی نگاہ اپنے شوہر پر کوتاہ ہے وہ اکمل ہے اوس سے جسکی نظر فقط غیر سے مقصور ہے ساتوین اونکو مشابہ یاقوت و مرجان کے فرمایا ہے صفاء و اشراق لون و حسن مین اور اسکا ذکر آخرین مین نہین کیا آٹھوین فرمایا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اسکا مقتضا یہ ہے کہ اصحاب ان ہر دو جنت اولی کے اہل احسان مطلق ہین انکے احسان کامل کی جزا بھی احسان کامل ہے نوین یہ کہ ان دونون جنتون کو جزاء اوس شخص کی ٹہیرایا ہے جو کہڑے ہونے سے سامنے اپنے رب کے ڈرتا ہے اور خائف دو طرح کے ہوتے ہین ایک مقربین دوسرے اصحاب یمین سو پہلے مقربین کی دونون جنتونکا ذکر کیا ہے پھر ہر دو جنت اصحاب یمین کا دسوین فرمایا و من دونھما سو سیاق دلیل ہے اس بات پر کہ دون نقیض فوق ہے اس سے معلوم ہوا کہ مقربین کی دونون جنتین عالی ہین اور اصحاب یمین کی دونون جنتین کمتر راجح یہ ہے کہ ہر ایک کو دو جنتین ملینگی اور بعض نے کہا ہے کہ مجموع اہل خوف اونمین بھی مشترک ہونگے لکن یہ حدیث ھما شیانان فی ریاض الجنۃ مرجح اول ہے ایک جنت اداے اوامر کی جزا ہوگی اور دوسری اجتناب محارم کی *

فصل ۱۳

اللہ تعالیٰ نے بعض جنتوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوسمین اپنے ہاتھ سے درخت لگائے
تاکہ وہ جنت اور جنتوں سے افضل ٹھیرے اور بعض جنات کو اپنے لئے گھر ٹھیرایا ہے اور ساتھ
قرب عرش کے مخصوص کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے اوسکو لگایا ہے وہ جنت سید جنان ہے اللہ تعا
ہر نوع میں سے اعلیٰ شئے کو اپنے لئے اختیار کرتا ہے جسطرح کہ ملائکہ مین سے جبرئیل کو اور بشر مین سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آسمانون مین سے آسمان علیا کو اور شہرون مین سے مکہ مکرمہ کو اور
مہینون مین سے ماہ محرم کو اور راتون مین سے شب قدر کو اور ایام مین سے روز جمعہ کو اور شب مین
سے وسط شب کو اور اوقات لیل ونہار مین سے اوقات نماز پنجگانہ کو الی غیر ذلک وہ پاک ذات جو چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے حدیث ابو الدردا مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آخر مین تین ساعت باقی
شب کے نزول فرماتا ہے پہلی ساعت کے اندر اوس کتاب مین نظر کرتا ہے جسمین سوا اوسکے غیر نظر
نہین کرتا پھر جسطرح چاہتا ہے محو و اثبات فرماتا ہے دوسری ساعت کے اندر جنت عدن کو ملاحظہ
کرتا ہے یہ جنت اللہ کا مسکن ہے اسمین سوا اللہ کے کوئی ساکن نہین ہوتا مگر انبیاء و شہداء و صدیقین
اسی جنت مین وہ چیز ہے جسکو کسی نے نہین دیکھا اور نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا پھر آخر ساعت
شب مین اوتر کر فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ مجھ سے مغفرت چاہے مین اوسکی مغفرت کرون
ہے کوئی سائل کہ مجھ سے سوال کرے مین اوسکو دون ہے کوئی دعا کرنیوالا جو مجھے پکارے مین اوسکی
دعا قبول کرون یہانتک کہ فجر طالع ہوتی ہے رواہ الطبرانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقرآن
الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا یعنی نماز صبح کے وقت اللہ تعالیٰ و ملائکہ موجود ہوتے مین
حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے اللہ نے فردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوسکو ہر مشرک اور
دایم الخمر پر حرام کیا ہے رواہ الحسن بن سفیان عبد اللہ بن حارث کا لفظ رفعا یہ ہے اللہ نے
تین چیزین اپنے ہاتھ سے بنائین آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا فردوس کو

اپنے ہاتھ سے لگایا پھر فرمایا قسم ہے میرے عزت وجلال کی داخل نہوگا اوسمین دایم الخمر اور
دیوث رواہ الدارمی والنجاد وغیرہما لکن محفوظ یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اسکی سندمین
ابومعشر متکلم فیہ ہے ابن عمر کہتے ہین اللہ نے چار چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کین عرش وقلم وعدن
وآدم پھر باقی خلق کو کہدیا ہوجا وہ ہوگئی رواہ الدارمی میسرہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے نہین چھوا
کسی چیز کو اپنی مخلوق مین سے سوا تین چیزون کے آدم کو پیدا کیا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکہا جنت
عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا ونحوہ عن کعب پھر فرمایا بات کر جنت عدن نے کہا قد افلح
المؤمنون رواہما الدارمی شمر بن عطیہ کہتے ہین اللہ نے جنت فردوس کو اپنے ہاتھ سے لگایا
ہر پنجشنبہ کے دن اوسکو کھولتا ہے اور فرماتا ہے بڑہجا خوشبو مین واسطے میرے اولیا کے زیادہ
ہوجا حسن مین واسطے میرے دوستون کے رواہ ابوالشیخ مجاہد کا لفظ یہ ہے اللہ نے جنات
عدن کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جب وہ طیار ہوچکی بند کردیگئی اب وہ ہر سحر کو کھولی جاتی ہے اللہ تعالے
اوسکی طرف نظر کرتا ہے وہ کہتی ہے قد افلح المومنون رواہ الحاکم ابوسعید رفعاً کہتے ہین اللہ تعالے
نے ایک باغ بنایا جسکی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی اوسمین اپنے ہاتھ سے
درخت لگائے اور کہا بات کر اوس نے کہا قد افلح المومنون فرمایا خوشی ہو تجھکو تو منزل ہے
بادشاہون کی رواہ البیہقی انس رفعاً کہتے ہین اللہ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا
ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور دوسری اینٹ سرخ یاقوت کی اور تیسری سبز زبرجد کی گارا
اوسکا مشک ہے سنگریزے اوسکے موتی ہین گھاس اوسکی زعفران ہے پھر فرمایا بول اوس نے
کہا قد افلح المومنون اللہ نے فرمایا قسم ہے میرے عزت وجلال کی ہمسایہ نہوگا میرا تجھمین
کوئی بخیل پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون اس
عنایت مین تامل کرنا چاہیے کہ جس جنت کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوسکے لئے بنایا جسکو

اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے پہر اوسکی نسل ذریت کے لئے ٹہرایا ہے یہ محض اوسکی تشریف و اظہار فضل کے لئے ہے جسکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور شرف بخشا اور غیر سے امتیاز دیا سو یہ جنت جنان مین مثل آدم کے ہے نوع حیوان مین حدیث مغیرہ بن شعبہ مین فرمایا ہے موسیٰ نے اپنے رب سے پوچہا تہا ادنیٰ منزلت اہل جنت مین کون ہے کہا وہ شخص جو آئیگا بعد دخول اہل جنت کے جنت مین اوس سے کہا جائیگا جنت مین جا وہ کہیگا اے رب کیونکر جاؤن لوگ تو اپنی اپنی منزلون مین جا اوترے اور اپنے یارون کو لے بیٹہے اوس سے کہا جائیگا بہلا تو اسپر راضی ہے کہ تجہکو برابر ایک بادشاہ کے بادشاہان دنیا سے دیا جاوے وہ کہیگا ہان اے رب مین راضی ہون اللہ تعالیٰ فرمائیگا لک ذلک ومثلہ ومثلہ ومثلہ پانچوین بار مین وہ کہیگا رضیت یا رب موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ ہین جو کہ میری حسب المراد ہین مین نے اونمین سے بہت سے لوگون کو اپنے ہاتہہ سے بنایا ہے اور اونپر مہر لگا دی ہے نہ آنکہہ نے اوسکو دیکہا نہ کان نے سنا اور نہ کسی کے دلپر اوسکا خطرہ گزرا مصداق اسکا اللہ کی کتاب مین یہ ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین رواہ مسلم ظاہر یہ ہے کہ مراد ان لوگون سے انبیاء و رسل ہین یا اولیاء و شہداء و صدیقین و صالحین ہون واللہ اعلم +

فصل ۴

جنت کے دربان اور خزانچی کون ہین اور اونکا مقدم و رئیس کون ہے + اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم خزنہ جمع ہے خازن کی خازن وہ ہے جسکو کسی شے پر امین سمجہکر واسطے حفاظت کے مقرر کیا جائے جیسے خزانہ کا خزانچی حدیث انس مین فرمایا ہے مین

دن قیامت کے دروازۂ جنت پر آکر دروازہ کھلوانا چاہونگا خازن کہیگا تو کون ہے مین کہونگا محمد
ہون صلعم وہ کہیگا مجھکو تیراہی حکم ہوا ہے کہ تجھہ سے پہلے مین کسی کے لئے دروازہ نہ کھولون رواہ مسلم

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست	٥	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست	

حدیث متفق علیہ ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جو شخص راہ خدا مین ایک جوڑا دیتا ہے یعنی کسی شئے کا اوسکو
خازنان جنت ہر دروازے سے پکارینگے کہ ادہر آؤ ٥

حیف است جاے چو تو نگاری بچشم غیر		در دل نشین کہ منزل خاص از برای تست	

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی زمرہ مین سے ہونگے جو کہ ہر در سے بلائے جائینگے اسلئے کہ اونکی ہمت
تکمیل مراتب ایمان مین بہت بلند تھی فللہ ما اعلی ہذہ الہمۃ وما اکبر ہذہ النفس اللہ نے
سب سے بڑے خزانچی کا نام رضوان رکھا ہے یہ نام مشتق ہے رضا سے اور خازن نار کا نام مالک رکھا ہے
وہ مشتق ہے ملک سے جو عبارت ہے قوت و شدت سے +

فصل

سب سے پہلے دروازہ جنت کا کون کھٹکھٹائیگا + اس باب مین حدیث انس گزر چکی ہے کہ وہ ہمارے
حضرت اعلی درجت حضور فیض گنجور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہونگے طبرانی نے یون کہا ہے کہ خازن
کھڑے ہوکر یہ کہیگا لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک یہ کھڑا ہوجانا خازن کا
واسطے حضرت کے خاصتہً بغرض اظہار حرمتیہ نبویہ ہوگا خازنان جنت آپکی خدمت مین قیام کرینگے
آپ اونپر مثل بادشاہ کے ہونگے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے سب سے پہلے مین ہی دروازہ جنت کا
کھولونگا لیکن ایک عورت مجھپر شتابی کرے گی مین کہونگا تجھکو کیا ہوا ہے یا تو کون ہے وہ کہیگی مین ایک
عورت ہون کہ اپنے یتیمون کو لیکر بیٹھہ رہی ابن عباس کہتے ہین کچھہ صحابہ حضرت کے انتظار مین بیٹھے تھے

اتنے مین آپ تشریف لائے جب قریب ہوئے اونکی بات سُنی وہ آپسمین یہ چرچا کرتے تہے کہ دیکہو
اللہ نے اپنے خلق مین سے ایک اپنا خلیل ٹہیرایا ابراہیم علیہ السلام کو دوسرے نے کہا یہ کچہہ اس سے
زیادہ نہین ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے بات کی تیسرے نے کہا عیسیٰ اللہ کے کلمہ و روح ہین
چوتہے نے کہا اللہ نے آدم کو چن لیا حضرت نے اونپر سلام کیا اور فرمایا مینے تمہاری گفتگو سُنی اور تمہارا
تعجب کرنا معلوم کیا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہین سو وہ اسیطرح تہے اور موسیٰ نجی اللہ ہین سو وہ بھی اسیطرح
تہے اور عیسیٰ روح و کلمہ ہین سو وہ بہی اسیطرح تہے اور آدم برگزیدہ ہین سو وہ بھی اسیطرح تہے سن لو
مین اللہ کا حبیب ہون اور کچہہ فخر نہین اور مین حامل لواء حمد ہون اور کچہہ فخر نہین اور مین اول
شافع اور اول مشفع ہون دن قیامت کے اور کچہہ فخر نہین ہے اور سب سے پہلے مین ہی باب جنت
کا حلقہ ہلاؤنگا وہ میرے لئے کہولا جائیگا مین اوسمین جاؤنگا اور میرے ہمراہ فقرای مومنین ہونگے
اور کچہہ فخر نہین اور مین اکرم اولین و آخرین ہون اور کچہہ فخر نہین رواہ الترمذی اس سے فضیلت
حضرت کی انبیاء اولو العزم پر ثابت ہوئی یہ اسباب فضل کے سوا حضرت کے دوسرے مین فراہم
نہونگے انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ سب سے پہلے مین ہی نکلونگا یعنی قبر سے جبکہ لوگ مبعوث ہونگے
اور مین اونکی خطیب ہونگا جب کہ وہ خاموش ہونگے اور مین اونکا قائد ہونگا یعنی لیچلنے والا جبکہ
وہ آوینگے اور مین اونکا شافع ہونگا جب کہ وہ روکے جاوینگے اور مین انکا مژدہ رسان ہونگا جبکہ
وہ مایوس ہونگے حمد کا نشان میرے ہاتہہ مین ہوگا جنت کی کنجیان اوسدن میرے ہاتہہ مین ہونگی
مین اکرم اولاد آدم ہونگا اوسدن اپنے رب پر اور کچہہ فخر نہین ہے طواف کرینگے گرد میرے ہزار
خادم گویا وہ موتی ہین چہپے دہرے رواہ الترمذی والبیہقی واللفظ لہ مسلم مین انس
سے رفعًا یون آیا ہے کہ مین سب سے زیادہ ہونگا اتباع مین دن قیامت کے اور مین ہی سب سے
پہلے دروازہ بہشت کا کہٹکہٹاؤنگا +

فصل ۶

سب سے پہلے کونسی امت بہشت مین جائیگی ‌ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ہم سابقین اولین
ہین دن قیامت کے فقط اتنی بات ہے کہ اونکو ہمسے پہلے کتاب دیگئی ہے اور ہمکو بعد اونکے ملی
رواہ الشیخان یعنی اونکی سبقت ہمپر فقط اسیقدر ہے دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے ہم آخرین
اولین ہین دن قیامت کے اور ہم ہی سب سے پہلے جنت مین جائینگے سوا اتنی بات کے کہ اونکو کتاب
ہمسے پہلے دیگئی اور ہمکو اونکے بعد ملی لکن وہ مختلف ہوگئے اور اللہ نے ہمکو اپنے حکم سے وہ حق
دکہایا جسمین اونہون نے اختلاف کیا تہا رواہ مسلم اسی کے لگ بھگ صحیحین مین بھی
آیا ہے اس لفظ سے نحن الاخرون الاولون یوم القیامۃ نحن اول الناس دخولا الجنۃ
بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناہ من بعدھم حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا
ہے جنت حرام ہے سب پیغمبرون پر یہانتک کہ مین اوسمین جاؤن اور حرام ہے سب امتون پر یہانتک
کہ داخل ہو اوسمین امت میری رواہ الدارقطنی وقال غریب بالجملہ یہ امت سب امتون سے
پہلے زمین کے اندر سے باہر نکلے گی اور سب سے پہلے اعلی مکان موقف مین جاکر ٹہیرے گی اور سب سے پہلے سایۂ
عرش مین ہوگی اور سب سے پہلے اسی امت کا فیصلہ وحکم ہوگا اور سب سے پہلے ہی پلصراط کے پل پار ہوگی اور سب سے پہلے ہی
جنت مین داخل ہوگی اور جنت حرام ہے انبیاء پر یہانتک کہ ہمارے حضور پرنور صلعم اوسمین
قدم رنجہ فرمائین اور سب امتون پر یہانتک کہ یہ امت اوسمین جاے رہی یہ بات کہ اس امت
مین سے سب سے پہلے کون داخل جنت ہوگا سو حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ جبرئیل آئے
میرا ہاتہ پکڑ کر لیگئے مجھکو جنت کا دروازہ دکہایا جس درسے کہ میری امت بہشت مین جائے گی
ابوبکر نے کہا اے رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بھی آپکے ساتہہ ہوتا کہ اوسکو دیکھتا فرمایا

سُن لے اے ابا بکر تو سب سے پہلے میری امت مین داخل جنت ہوگا رواہ ابو داؤد الٰہی اس
تیرے بندہ شرمندہ کا نام بہی صدیق ہو تو مجھکو بہی برکت سے نام صدیق اکبر کے ہمراہ اپنے
رسول کریم کے جنت مین لیجا تا کہ مین بہی ایک ادنی خادم جناب نبوت کا ہون ؎

تدعی الی محفل الرب الکریم غدا	والحق ان یدخل المولی مع الخدم

فصل

اس امت کے سابقین طرف جنت کے کون لوگ ہونگے اونکی کیا صفت ہے + حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے پہلا گروہ جو جنت مین جائیگا اونکی صورت قمر لیلۃ البدر کی صورت پر ہوگی وہ نہ
تھوکین گے نہ ناک سنکین گے نہ پاخانہ پھرینگے اونکے برتن اور اونکی کنگھیان سونے چاندی کی ہونگی
اونکی انگیٹھیان عود کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا ہر ایک کی اونمین سے دو دو بیبیان ہونگی جنکی
پنڈلی کا گودا گوشت کے پیچھے سے بسبب خوبصورتی وحسن کے نظر آئیگا اونکے باہم نہ کچھہ اختلاف
ہوگا اور نہ کچھہ بغض اونکے دل ایک شخص کے دل کی طرح پر ہونگے صبح وشام اللہ کی تسبیح کرینگی
رواہ الشیخان دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو ماہ نیم ماہ کی صورت پر ہوگا
اونسے قریب وہ لوگ ہونگے جو کہ بہت چمکتے تارے کی طرح آسمان پر ہونگے اونکی بیبیان حورعین
ہین وہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ساٹھ گز طول مین ہونگی رواہ الشیخان ابن عباس کا
لفظ رفعًا یہ ہے سب سے پہلے جو دن قیامت کے طرف جنت کے بلایا جائیگا یہ وہ لوگ ہونگے جو سرا
وضرا یعنی خوشی اور رنج مین اللہ کی حمد کرتے ہین رواہ شعبۃ وقیس ابو ہریرہ سے
رفعًا کہا ہے عرض کئے گئے مجھپر وہ تین شخص میری امت کے جو سب سے پہلے داخل جنت ہونگے اور وہ
جو سب سے پہلے جہنم مین جائینگے سو تین جنتی یہ ہین شہید اور بندہ مملوک جسکو دنیا کی غلامی نے طاعت

رب سے باز نہین رکہا اور فقیر پارسا صاحب عیال آدرتین دوزخی یہ ہین امیر مسلط اور صاحب ثروت
مال سے جوکہ اللہ کا حق اوس مال مین سے ادا نہین کرتا اور فقیر فخور یعنی باوجود محتاجی اتراتا اور
تخرے کرتا ہے رواہ احمد اور حدیث ابن عمر مین اولیت دخول جنت کے حق مین فقراء مہاجرین
کی فرمائی ہے کہ اونکی وجہ سے مکارہ سے بچا جاتا تہا اور اونکی حاجت اونکے دلون ہی مین رہتی تھی
اور وہ مرجاتے اپنا کام نکرسکتے اونپر ہر دروازہ سے فرشتے آکر کہینگے سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار رواہ احمد والطبرانی بطولہ یہ حدیث اگرچہ خاص ہے لکن مفہوم اوسکا
عام ہے یہ اوصاف جس مومن مین ہونگے خواہ وہ مہاجر ہو یا نہو وہ مصداق اس وعدے کا ٹہیر سکتا
ہے حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ المہاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ اور فرمایا ہے کہ زمانہ ہرج
مین عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کہ میری طرف ہجرت کرنا اللہ تعالی نے تقسیم بنی آدم کی دو طرح پر کی
ایک سعداء دوسرے اشقیاء پہر سعداء کو دو قسم ٹہیرایا ہے سابقین و اصحاب الیمین چنانچہ فرمایا
السابقون السابقون آمین تین قول ہین ایک یہ کہ خبر اس مبتدا کی یہ قول ہے اولئک
المقربون دوسرے یہکہ سابقون اول مبتدا ہے اور سابقون آخر خبر سیبویہ کا قول یہی ہے تیسرے
یہ کہ سبق اول اور ہے اور سبق ثانی اور یعنی جو لوگ دنیا مین طرف خیرات کے سابق ہین وہ قیامت
مین طرف جنات کے بہی سابق ہونگے اور جو لوگ سابق الی الایمان ہین وہی سابق الی الجنان بھی
ہونگے یہی اظہر ہے حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ ایک دن صبح کو حضرت نے بلال کو بلایا اور فرمایا
اے بلال تو کس بات سے طرف جنت کے مجہپر سابق ہوا کیونکہ مین جب کبھی جنت مین گیا تیرے چپل کی آواز
اپنے آگے سنی آج کی رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا کہ ایک محل درخشان پر مین آیا وہ سونے کا
قصر تہا کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے مین نے کہا مین عربی ہون یہ کسکا محل ہے کہا ایک مرد قریشی
کا ہے مین نے کہا مین قریشی ہون یہ کسکا قصر ہے کہا ایک مرد کا امت محمد صلعم سے ہے مین نے کہا

مین مقیم ہون یہ کسکا گھر ہے کہا عمر بن خطاب کا بلال نے عرض کیا اے رسول خدا مین جب اذان
دیتا ہون تو دو رکعت نماز پڑھتا ہون اور جب مجکو حدث پہنچتا ہے تو اوسیوقت وضو کر لیتا ہون
مین دیکھتا ہون کہ اللہ کے لئے مجپر دو رکعت نماز ہے فرمایا انہین دو عمل کے سبب سے یہ بات تجھکو حاصل
ہوئی رواہ احمد و الترمذی وصححہ اہل علم نے کہا ہے اس حدیث کی تلقی بالقبول التصدیق
کرنا چاہئے اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ کوئی شخص طرف جنت کے حضرت پر سبقت کریگا بلال
سامنے حضرت کے اذان دیتے اور طرف نماز کی بلاتے تھے اونکا سامنے حضرت کے چلنا ایسا ہے
جیسے سامنے سید کے حاجب و خادم چلتا ہے ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ دن قیامت کے
بلال حضرت کے سامنے مبعوث ہونگے اور ندائے اذان کرینگے اونکا سامنے حضرت کے چلنا واسطے
اظہار کرامت جناب رسالت کے ہوگا تاکہ آپکا فضل و شرف سب اہل محشر پر ظاہر و باہر ہو
نہ یہ کہ بلال آپ پر سابق ہونگے بلکہ یہ سبق مثل سبق وضو اور دخول مسجد کے ہوگا واللہ اعلم

فصل

فقراء اغنیاء سے پہلے جنت مین جائینگے • حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ داخل ہون گے
محتاج مسلمان جنت مین تونگرون سے پہلے آدھے دن جسکے پانسو برس ہونگے رواہ احمد
وصححہ الترمذی و رجال اسنادہ احتج بھم مسلم فی صحیحہ اور حدیث جابر
مین چالیس برس آئے ہین رواہ الترمذی ابن عمرو نے رفعًا ذکر چہل سال کا ضمن فقراء
مہاجرین کے کیا ہے رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ دروازۂ جنت پر دو مومن
ملاقات کرینگے ایک غنی ہوگا دوسرا فقیر دنیا مین فقیر کو جنت مین داخل کرینگے اور غنی جبتک اللہ
چاہیگا روکا جاویگا پھر جنت مین جائیگا فقیر اوسکو دیکھکر کہیگا اے بھائی تجھکو کس چیز نے روکا

تو نے اتنی دیر کی کہ مجھے تجھپر خوف ہوا وہ کہیگا مین بعد تیرے ایک حبس کر یہ قطع مین رہا اور تجھہ تک نہین پہنچا یہانتک کہ اتنا عرق مجھسے بہا کہ اگر ہزار شتر تشنہ آتے تو سب پی جاتے رواہ احمد نصف یوم و چہل سال مین کچھہ تفاوت نہین ہے صحیح مین اربعین خریف آیا ہے آور سنن مین نصف یوم سو یہ دونون مقدار محفوظ ہین آور اختلاف مدت سبق کا بحسب احوال فقراء و اغنیاء ہوگا کوئی چالیس سال پہلے جائیگا اور کوئی پانسو برس پہلے جسطرح کہ ٹھیرنا عصاۃ موحدین کا آگ مین بحسب مراتب جزاء کے ہوگا لکن اسجگہہ یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ سبق دخول سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ مرتبہ بہی اونکا متاخر پر مرتفع ہو بلکہ کبہی ایسا ہوتا ہے کہ متاخر کا مرتبہ سابق سے افضلتر ہوتا ہے اگرچہ غیرنے دخول مین سبقت کی ہو دلیل اسپر یہ ہے کہ اس امت مین سے کچھہ لوگ ایسے ہونگے جو بیحساب جنت مین جائین گے یہ ستر ہزار نفر ہین اور جنکا حساب لیا جائے گا اونمین بعض ایسے بہی ہونگے جو اکثرون سے افضل ہین مطلب یہ ٹھیرا کہ تونگر کا حساب لیا گیا اگر وہ شاکر خدا تہا اور اوس نے انواع خیر و بر و صدقہ و معروف کے ساتھہ تقرب کیا تہا تو یہ غنی اوس فقیر سے جو دخول جنت مین سابق ہے اعلی درجہ ٹھیریگا اور یہ فضیلت اوس فقیر کو نہوگی خصوصًا جبکہ وہ غنی اوس فقیر کے اعمال مین بھی شرکت رکھتا ہوگا اور پہر ان اوصاف مین اوسپر زیادہ ہوگیا ہے واللہ لا یضیع اجر من احسن عملا سو مزیت دو طرح کی ٹھیری ایک مزیت سبق کی دوسری مزیت رفعت کی سو یہ دونون مزایا کبھی مجتمع اور کبھی منفرد ہوتے ہین ایک کو مزیت سبق و رفعت کی حاصل ہوگی اور دوسرے کو کوئی بھی مزیت نہوگی اور کسی کو مزیت سبق کی ہوگی نہ رفعت کی اور دوسرے کو مزیت رفعت کی نہ سبق کی یہ کارروائی بحسب مقتضائے ہر دو امر یا امر واحد یا عدم امر ہوگی واللہ تعالی اعلم *

فصل ۹

وہ جنت والے کتنی قسم ہین جنکو جنت ملیگی نہ اونکے غیر کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنتہ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین والذین اذا فعلوا فاحشۃ اوظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم وجنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ونعم اجر العاملین اللہ نے ذکر کیا کہ جنت واسطے پرہیزگارون کے طیار کیگئی ہے نادرون کے لئے پھر اصناف اہل تقویٰ کا ذکر کیا کہ وہ حالت عسر ویسر وشدت ورخا مین بذل احسان کرتے ہین پھر فرمایا کہ غصے کو پیکر لوگون کی ایذا رسانی سے باز رہتے ہین اور عوض انتقام کے عفو فرماتے ہین پھر اونکی حالت کا درمیان اونکے اور درمیان رب کے بابت ذنوب کے ذکر کیا کہ جب اونسے گناہ ہوجاتے ہین تو وہ مقابلہ اون گناہون کا ساتھ ذکر خدا وتوبہ واستغفار وترک اصرار کے کرتے ہین وقال تعالیٰ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا ذلک الفوز العظیم اس آیت مین خبر دی ہے کہ جنت واسطے مہاجرین وانصار اور اونکے تابعین باحسان کے لئے طیار کیگئی ہے اب جو کوئی اونکا تابع ہے قیامت تک وہ اس اشارت وبشارت اور نوید جاوید مین داخل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو اونکے طریقے سے خارج ہے

اوسکو کوئی طمع اس جنت مین نہین ہی اور فرمایا انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم۔ اس آیت مین وصف کیا ہے اہل جنت کا ساتھہ اس بات کے کہ وہ اللہ کے حق کو ظاہرا و باطنا قایم رکہتے ہین اور بندون کے حقوق بھی ادا کرنے ہین عمر بن خطاب کہتے ہین دن خیبر کے صحابہ نے کہا کہ فلان شہید ہے اور فلان شہید ہے یہانتک کہ ایک شخص پر گزر ہوا اوسکو بہی کہا کہ یہ شہید ہے حضرت نے فرمایا یون نہین ہے مین نے اسکو دوزخ مین دیکہا ہے بسبب ایک چادر یا عبا کے جسکو اسنے خیانت کیا ہے پہر فرمایا ای ابن خطاب جا لوگون مین پکار دے کہ داخل نہوگا جنت مین مگر مومن مینے نکلکر پکار دیا رواہ مسلم وللبخاری معناہ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگون مین ندا کرے کہ داخل نہوگا بہشت مین مگر نفس مسلمان اور بعض طرق مین لفظ مومن آیا ہے اور حدیث مین ایک قصہ ہے رواہ الشیخان عیاض بن حمار مجاشعی کا لفظ رفعا یہ ہے حضرت نے ایک دن خطبہ مین فرمایا سن لو میرے رب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین سکہاؤن تمکو جو تم نہین جانتے آجکے دن مجھکو یہ سکہایا کہ جو مال مینے اپنے بندے کو دیا ہے وہ حلال ہے اور مین نے اپنے بندونکو حنفا پیدا کیا یعنی موحد و یکسو شیطانون نے اونکے پاس آکر اونکو اونکے دین سے بہکا دیا اور جو چیز مینے اونکو حلال کی تھی وہ اونپر حرام کر دی تمنے اپنے بندون کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ شریک نکرین میرے ساتھہ اوس چیز کو جسکی دلیل مینے نہین اوتاری اور اللہ نے نظر کی طرف زمین والون کے پہر اون سب کو دشمن رکہا کیا عرب اور کیا عجم مگر باقی ساقی اہل کتاب کو اور فرمایا کہ مین نے تجھکو اسلئے مبعوث کیا ہے کہ مین تجھکو آزماؤن اور تیرے سبب سے آزمایش کرون مینے تجھپر کتاب

اوتاری جسکو پانی نہ دہو سکے تو اوسکو سوتے جاگتے پڑہے اور فرمایا مطیعون کو لیکر اپنے عامیون کی لڑ
پہر فرمایا جنت والے چار ہین ایک پادشاہ منصف دوسرا متصدق موفق تیسرا مرد رحیم رقیق القلب
واسطے رشتہ مندونکے چوتہا مسلمان عفیف متعفف عیالدار الحدیث بطولہ رواہ مسلم
حارثہ بن وہب کا لفظ رفعًا یہ ہے کیا خبر ندون مین تمکو اہل جنت کی وہ ہر ضعیف متضعف ہے
اگر قسم کہا بیٹہے اللہ پر تو سچا کردے اوسکو اللہ الحدیث رواہ الشیخان حدیث ابن عمرو مین فرمایا
ہے اہل جنت ضعفاء مغلوبین ہین رواہ احمد بطولہ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے
کیا نہ بتاؤن مین تمکو تمہارے لوگ اہل جنت نبی جنت مین ہے صدیق جنت مین ہے شہید
جنت مین ہے اور وہ آدمی جو زیارت کرتا ہے اپنے بہائی کی ناحیۂ شہر مین اللہ کے لئے وہ جنت
مین ہے اور تمہاری عورتون مین وہ جنتی ہے جو ودود ولود ہے جب شوہر اوسکا اوس سے
خفا ہو جاتا ہے وہ آکر دیتا ہاتہہ اوسکے ہاتہہ مین رکہکر یعنی پکڑکر کہتی ہے مین ہرگز نہ سوؤنگی
یہانتک کہ تو مجہسے راضی ہوجائے رواہ خلف بن خلیفہ نسائی نے اس حدیث مین سے
فقط فضل نساء کو ذکر کیا ہے باقی حدیث شرط نسائی پر ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
اہل جنت وہ ہے جسکے کان لوگونکی ثناء خیر سے بہرگئے اور وہ اوسکو سنتا ہے اور اہل نار وہ
ہے جسکے کان لوگون کی ثناء شر سے بہرگئے اور وہ اوسکو سنتا ہے رواہ ابن ماجہ انس
بن مالک کہتے ہین ایک جنازہ نکلا لوگون نے اوسپر ثنا کی حضرت نے فرمایا واجب ہوگئی مین بار بار یون ہی
کہا ایک اور جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا مین بار فرمایا واجب ہوگئی عمر نے کہا فداک ابی وامی آپنے دونون جنازون
پر وجبت کہا فرمایا جسکی تمنے ثنا کی اوسپر بہشت واجب ہوگئی جسکو تمنے برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے
گواہ ہو زمین مین رواہ الشیخان بطولہ دوسری حدیث مین فرمایا ہے قریب ہے کہ جان لینگے لوگ اہل جنت
کو اہل نار سے کہا کیونکر فرمایا ثناء حسن اور ثناء بد سے بالجملہ اہل جنت چار قسم ہین اللہ نے ذکر

اونکا اس آیت مین کیا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم
اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن
اولئک رفیقا ہم اللہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو انہین مین سے کردے اللہم آمین الٰہی
میرا نام صدیق ہے مجھہ سے کام بھی صدیقون کا سالے اور صدیق اکبر کے ساتھہ میرا حشر کر
ان اقسام کے سوا جو اور انواع ہین وہ انہین کی فروع ہین جیسے مقربین و اصحاب یمین ونحوہما

فصل ۱۰

سب سے زیادہ اہل جنت حضرت کی امت ہوگی + حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کیا تم اس پر
راضی نہین ہو کہ تم چوتھائی جنت والون کے ہو ہمنے اللہ اکبر کہا فرمایا کیا تم اس سے خوش
نہین ہو کہ تم تہائی اہل جنت کے ہو ہمنے تکبیر کہی فرمایا مین امید کرتا ہون کہ تم نصف اہل جنت ہو
مین خبر دیتا ہون تمکو کہ نہین ہین مسلمان کافرون مین لکن جیسے سفید بال سیاہ گاؤ مین یا
جیسے سیاہ بال سفید گاؤ مین ھذا لفظ مسلم اس سے کثرت اہل نار کی ثابت ہوئی بریدہ
رفعاً کہتے ہین اہل جنت ایکسو بیس صنف ہونگی انمین سے اسی صنف یہ امت ہے رواہ احمد
والترمذی واسنادہ علی شرط الصحیح حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے تمہارا
کیا حال ہے ربع جنت تمہارے لئے ہے اور تین ربع سب لوگون کے لئے کہا اللہ و رسول
جانین فرمایا تمہارا کیا حال ہو تم ثلث اہل جنت ہو کہا یہ بہت ہوا فرمایا تمہارا کیا حال ہو تم نصف اہل جنت ہو
کہا ذالک اکثر فرمایا جنت والے ایکسو بیس قسم ہونگے اونمین سے تم اسی قسم ہو رواہ
الطبرانی ابوہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین
حضرت نے فرمایا تم ربع اہل جنت ہو تم ثلث اہل جنت ہو تم نصف اہل جنت ہو تم دو ثلث

اہل جنت ہو نگے رواہ عبداللہ بن احمد حدیث بہز بن حکیم میں فرمایا ہے اہل الجنۃ عشرون
ومائۃ صنف انتم منہا ثمانون صنفا رواہ خیثمۃ بن سلیمان ان حدیثون کے
طرق متعدد ہین اور مخارج مختلف اور بعض کی سند صحیح ہے اور حدیث نصف مین کچھ منافات
نہین ہے اسلئے کہ حضرت نے نصف اہل جنت ہونے کی امید کی اللہ نے ایک سدس اور زیادہ
بڑھا دیا تھا بر رفعًا کہتے ہین مین امید رکھتا ہون کہ میرے پیرو میری امت مین سے دن قیامت
کے ربع اہل جنت ہونگے ہمنے تکبیر کہی فرمایا مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت ہونگے رواہ
احمد واسنادہ علی شرط مسلم اس لفظ سے کہ میرے توابع میری امت مین سے
اتنے ہونگے یہ سمجھا گیا کہ جنت مین متبعین سنت جاوینگے نہ غیر کیونکہ بعد بعثت حضرت کے
تمام جن وانس تا یوم القیام آپ ہی کی امت ہین آپ خاتم الانبیاء سید الرسل ہین لیکن
وہ سب امت بہشت مین نجائیگی جانے والے بہشت مین وہی لوگ ہونگے جو کہ آپ کے
تابع رہے عقیدہ و عمل و حال و قال مین +

فصل ۱۱

جنت مین عورتین نسبت مردون کے زیادہ ہونگی اسیطرح دوزخ مین + حدیث ابو ہریرہ مین گزر چکا ہے
لکل امرء منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما من وراء اللحم وما فی الجنۃ اعزب
رواہ الشیخان جب ہر بہشتی کی دو دو زوجہ ہوئین تو مردون سے دو گنی تو ابھی ہو گئین جنت مین کوئی
مرد بے زن نہوگا سو یہ عورتین اگر دنیا کی ہوئین تو دنیا مین مردون سے زیادہ ٹھیرین اور اگر حور عین ہونگی تو یہ بات
لازم نہین آتی کہ دنیا مین زیادہ ہون ظاہر یہی ہے کہ حور عین ہونگی کیونکہ امام احمد نے ابو ہریرہ کے رفعًا
روایت کیا ہے کہ ہر مرد کی اہل جنت مین سے دو دو بیبیان منجملہ حور عین کے ہونگی ہر حور پر ایک جامہ ہوگا جس سے اوسکی پنڈلی کا

گودا جامے کے نیچے سے نظر آئیگا اور رد ہ جو حدیث صحیح جابر میں بربارۂ نماز عید آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
اے عورتو تم مین سے جنت مین تھوڑی ہونگی اوسپر ایک عورت نے ذکر کیا کہ یہ کس لیے فرمایا
تم کثرت سے لعن کرتی ہو اور شوہر کے احسان کی منکر ہوتی ہو اور دوسری حدیث مین آیا ہے
کہ اقل سکنۂ جنت عورتین ہین سو کثرت اونکی جنت مین باعتبار کثرت حور عین کے ہوگی جو خود
جنت مین پیدا ہوئی ہین اور دنیا کی عورتین وہان بہت کم ہونگی اسلئے نساء دنیا اقل اہل جنت
ہین رہی یہ بات کہ دوزخ مین زیادہ ہونگی سو حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ مین نے
دوزخ مین جھانکا دیکھا تو اکثر اہل نار یہی عورتین ہین اور جنت مین جھانکا تو دیکھا کہ اکثر اہل جنت
یہی فقراء ہین رواہ البخاری ونحوہ فی مسلم عن ابن عباس اسکو امام احمد نے بھی ابو ہریرہ
سے باسناد صحیح روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ مین نے جنت مین جھانکا دیکھا اکثر
جنت والے فقیر ہین اور آگ مین جھانکا دیکھا اکثر اہل نار تونگر لوگ اور یہی عورتین ہین رواہ
احمد دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اور بہت استغفار کرو بیشک دیکھا
مینے تمکو اکثر اہل نار ایک عورت تیز بیان نے کہا اے رسول خدا ہم کسلئے اکثر اہل نار ہین فرمایا تکثرن
اللعن وتکفرن العشیر مینے کوئی ناقصات عقل و دین نہین دیکھین کہ عقلمند پر غالب تر آجائین
تمسے زیادہ الحدیث رواہ فی الصحیح بطولہ رہا اقل اہل جنت ہونا انکا سو حدیث عمران بن
حصین مین رفعًا آچکا ہے کہ اقل ساکنین جنت نساء ہین رواہ مسلم اور رد ہ جو حدیث طویل
ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک مرد ۷۲ زوجہ پر داخل ہوگا جنکو اللہ نے وہان پیدا کیا ہے اور دو زوجہ
بنی آدم ہونگی اونکو فضیلت ہے انشاء الٰہی پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین رواہ ابو یعلی
سو یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل صور کا اسکی سند مین اسمعیل بن رافع ہے اوسکو یحیی اور ایک جماعت نے
ضعیف کہا ہے اور دار قطنی نے متروک بتایا ہے اور یہ روایت مخالف احادیث صحیحہ ہے قابل التفات

نصف ہزار برس پیشتر ایک حدیث مین فرمایا ہے داخل ہونگے جنت مین فقرا مومنین قبل اغنیا کے
اون خراسان مین رواہ احمد مقصود یہ ہے کہ جیسے سیاہ بیلون مین ایک سفید بال ہو مگر قلت شمار ہے
دخول جنت مین کیونکہ ایسا تو کوئی نہین بہت کم ہوتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ فقرا مہاجرین قبل
اغنیا کے ہے تیسری حدیث مین ہے کہ چالیس برس قبل اغنیا کے ہے خزان مین *

فصل ۱۲

اس امت سے کون لوگ بے حساب جنت مین جاوینگے اونکے اوصاف کیا ہین * حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے داخل ہوگا میری امت مین سے ایک گروہ جنت مین وہ ستر ہزار نفر ہونگے اونکے منھ ایسے
چمکتے ہونگے جیسے چودھوین رات کا چاند عکاشہ بن محصن نے اپنا کمل اونچا کیا اور کھڑے ہوکر کہا
اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ مجھکو انمین لوگون مین سے کردے فرمایا اللہم اجعلہ منہم
پھر ایک اور مرد انصاری کھڑا ہوا اوس نے بھی یہی کہا فرمایا سبقک بہا عکاشۃ رواہ الشیخان
سہل بن سعد کا لفظ روایۃ یہ ہے البتہ جاوینگے جنت مین میری امت مین سے ستر ہزار بے حساب یا سات سو
ہزار بعض اونکا بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا یہانتک کہ داخل ہون اول و آخر اونکے جنت مین اونکے
منھ صورت پر ماہ نیم ماہ کے ہونگے یہ پہلا زمرہ ہے جو بہشت مین بے حساب جاویگا اسکی دلیل صحیحین مین
موجود ہے سیاق مسلم کا ابن عباس سے رفعا یہ ہے عرض کی گئین مجھپر امتین پس دیکھا مینے کسی نبی کو
اور اوسکے ساتھ ایک جماعت ہے اور دیکھا کسی نبی کو اور اوسکے ساتھ ایک یا دو شخص ہین اور دیکھا کسی
نبی کو اور اوسکے ساتھ کوئی نہین ہے اتنے مین کہ ایک سواد عظیم مجھکو نظر آیا مینے گمان کیا کہ یہ میری
امت ہے مجھسے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور اونکی قوم ہے لیکن تو طرف افق کے نظر کر مینے جو دیکھا تو ایک سواد
عظیم پایا مجھسے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور اسکے ساتھ ستر ہزار شخص ایسے ہین جو جنت مین

بیحساب وعذاب جائین گے پہر حضرت اوٹھکر اپنے گھر چلے گئے لوگ سوچنے لگے کہ یہ جو بیحساب جنت مین جائینگے یہ کون لوگ ہین کسی نے کہا حضرت کے اصحاب ہین کسی نے کہا وہ لوگ ہین جو اسلام مین پیدا ہوئے ہین اور اونہون نے کسی شئے کو ساتہہ اللہ کے شریک نہین کیا ہے اسیطرح اور چیز دن کا ذکر کرنے لگے حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا تم کس بات مین خوض کرتے ہو کہا اس بات مین فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے ہین اور نہ منتر کراتے ہین اور نہ فال بد لیتے ہین بلکہ اپنے رب پر بہروسا رکہتے ہین عکاشہ نے اوٹھکر کہا آپ اللہ سے دعا کرین کہ مجہکو انہین لوگون سے کرے فرمایا انت منھم ایک دوسرے مرد نے کہڑے ہوکر یہی کہا فرمایا سبقك بھا عكاشة بخاری کی روایت مین لفظ لا یرقون نہین ہے یعنی یہ ذکر کہ وہ منتر نہین کرتے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے یہی ٹہیک ہے اور وقوع اس لفظ کا حدیث مین غلطی ہے بعض راویان حدیث کی اور جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت پر رقیہ یعنی منتر کیا تہا اور رقی کی اجازت دی تہی اور فرمایا جبتک کہ شرک نہو تو کچہہ اوسکا ڈر نہین ہے اور حضرت سے اذن چاہا تہا فرمایا جو شخص اپنے بہائی کو نفع پہنچا سکے تو پہنچائے پس راقی محسن ہے اور مسترقی سائل راجی نفع غیر ہے اور توکل اسکی منافی ہے کوئی کہے کہ عائشہ نے حضرت کو رقیہ کیا اور جبرئیل نے کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ درست ہے لیکن حضرت نے درخواست رقیہ کی نہین کی تہی اور حضرت نے یہ نہین فرمایا کہ کوئی راقی اونکو رقیہ نہین کرتا ہے بلکہ اسیقدر فرمایا ہے کہ وہ کسی سے طالب رقیہ کے نہین ہوتے ہین اور وہ جو حضرت نے دوسرے شخص کے لیئے دعا نہ کی سبب اوسکا سد باب طلب تہا تاکہ جو شخص اوسکا اہل نہین ہے وہ طلب نہ کرے عمران بن حصین کا لفظ رفعًا یہ ہے داخل ہونگے جنت مین میری امت مین سے ستّر ہزار بغیر حساب وعذاب کے پوچہا وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ لوگ جو داغ نہین دیتے اور رقیہ نہین کراتے اور فال بد نہین لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ رفعًا یہ ہے عرض کیگئین مجہپر امتین ساتہہ علامت کے مین نے اپنی امت کو دیکہا مجہکو اونکی کثرت وہیئت خوش آئی سہل

وجہل سب اوسے بہرا ہوا تہا مجہسے کہا اے محمد تم راضی ہوئے مین نے کہا ہان کہا انکے ساتہ ستر ہزار
ایسے ہین جو بیحساب بہشت مین جائینگے یہ وہ لوگ ہین جو رقیہ نہین کرتے اور نہ داغ دیتے ہین بلکہ اپنے
رب پر توکل ہین عکاشہ نے کہڑے ہوکر کہا الحدیث رواہ ابن منیع فی مسندہ واسنادہ علے
شرط مسلم یہ سب چار چیزین ہین جنپر دخول جنت کا بلا حساب وعذاب مترتب فرمایا ہے ایک رقیہ
نکرنا مراد رقیہ سے تعویذ گنڈا ہر طرح کا عمل ہے دوسرے آگ سے بدن کو داغ نہ دینا کسی بیماری مین تیسرے
فال بد لینے سے بچنا چوتہے اللہ پر توکل کرنا منجملہ ان اشیاء کے رقیہ نفس الامر مین جائز ہے معہذا اگر کوئی
شخص براہ کمال توکل رقیہ نکرائے اور دوسرے سے طالب رقیہ کا نہو تو اعلی درجہ ہے اور جب فال بد لی
اور اوسپر عقیدہ نرکہا تو یہ توکل ہوا اور بعض لوگ فال بد نہین لیتے لیکن خود اپنے منہہ سے کلمہ فال
بد کا نکالتے ہین یہ بہی بہت بری بات ہے الجملہ جس شخص مین یہ اوصاف چارگانہ مجتمع
ہونگے وہ شخص مستحق اس بشارت عظمی کا ہے لیکن تحقیق ان امور کا نہایت مشکل ہے اگرچہ ظاہر
مین سہل نظر آتا ہے +

فصل ۱۳

اللہ تعالی کئی لپ بہر کر لوگون کو دوزخ سے نکالکر جنت مین داخل کرے گا + ابوامامہ باہلی رضی
کہتے ہین وعدہ کیا ہے مجہسے میرے رب نے کہ داخل کرے گا وہ جنت مین میری امت سے
ستر ہزار بغیر حساب کے ہر ہزار کے ساتہہ ستر ہزار اور ہونگے جنپر کچہہ حساب وعذاب نہوگا اور
تین لپ میرے رب کے ہونگے رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ اسکی سند لاباس بہ ہے دوسرا
لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے
ستر ہزار بغیر حساب کے یزید بن اخنس نے کہا واللہ یہ لوگ آپکی امت مین مثل مکہس سفید کے ہین

ملهیون مین فرمایا اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے ستّر ہزار کا ہر ہزار کے ساتھ ستّر ہزار ہونگے اور تین لپ اور زیادہ کیئے رواہ ابوبکر بن عاصم اسکی سند بھی اچھی ہے عتبہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے رب نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے جنت مین ستّر ہزار بغیر حساب کے پھر ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا پھر میرا رب تین لپ اپنے دونون کف دست سے بھر لیگا عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا اول کے ستر ہزار اپنے اباء و ابناء و عشائر کی شفاعت کرینگے اور مین امید رکھتا ہون کہ اللہ مجھکو کسی ایک لپ مین ان لپون مین سے کر دے رواہ الطبرانی ۵

نماند بعصیان کسے در گرو		کہ دارد چنین سیّد پیشرو	

حافظ محمد بن عبدالواحد نے کہا مین اس اسناد مین کوئی علت نہین جانتا اس حدیث کو طبرانی نے ابوسعید انماری سے بھی روایت کیا ہے اور اسقدر اور زیادہ کیا ہے کہ قیس نے ابوسعید سے کہا تو نے یہ حدیث حضرت سے سُنی ہے کہا ہان اپنے کان سے اور میرے دل نے اوسکو یاد کر لیا ہے ابوسعید کہتے ہین حضرت نے فرمایا یہ مقدار انشاء اللہ تعالیٰ میری امت کے مہاجرین کو استیعاب کر لیگا اور اللہ ہمارے بقیہ اعراب کو پورا کر دے گا اس مقدار کا حساب جو سامنے حضرت کے کیا گیا تو اربعمائۃ الف الف اور تسعمائۃ الف ہوا یعنی چار کروڑ نو لاکھ عمیرہ کا لفظ رفعا یہ ہے اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے تین لاکھ آدمی جنت مین عمیرہ نے کہا اے رسول خدا کچھہ زیادہ کرو آپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا کہا کچھہ اور زیادہ کیجیے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بسکر اے عمیرہ کہا تمہارا اے ابن خطاب کیا نقصان ہے اگر اللہ ہمکو جنت مین لیجائے عمر نے کہا اللہ چاہے تو سب لوگون کو ایک لپ مین داخل کر دے حضرت نے فرمایا عمر سچ کہتا ہے رواہ الطبرانی حدیث انس مین نزدیک عبدالرزاق کے چار لاکھ

آئے ہین یہ لپ والے وہی لوگ ہین جو اللہ سبحانہ کے قبضۂ اولی مین بر دو قبضتین واقع ہو چکی ہین کوئی کہے کہ پہلے تو یہ ایک قبضہ ٹہیرے تہے یعنی مٹھی بہر پہر تین لپ مع عدد مذکور کے ہوئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ نے دن قبضتین کے اونکے صور و اشباح کو نکالا تہا وہ اوسدم مثل ذرات کے تہے اور وقت حشیات کے تام الخلق و کامل الحسن ہونگے اسلئے یہی مناسب ہے کہ دونون ہاتہون سے چند لپ بہرے جائین واللہ اعلم بالحال جسکے دلمین ایمان ایک دینار یا نصف دینار یا ایک ذرہ کے برابر یا برابر دانہ ایک رائی کے ہوگا وہ دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین جائیگا مراد ایمان سے اخلاص توحید ہے اور مشرک اگرچہ کیسا ہی عابد زاہد خدا پرست ہو وہ مخلد فی النار ہوگا اسلئے کہ جسطرح توحید منجی ہے اسیطرح شرک مہلک ہے خواہ اکبر ہو یا اصغر جلی ہو یا خفی بیان شرک توحید مین رسائل مرقومہ باوجود اختصار بغایت کارآمد ہین وللہ المستعان +

فصل ۱۴

جنت کی مٹی اور گارا اور کنکری و گھاس کیسی ہوگی + ابو ہریرہ کہتے ہین ہمنے کہا ہمسے جنت کا حال بیان کرو اوسکی بنیاد کیا ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور گارا مشک کا اور کنکریان موتی و یاقوت کی اور مٹی زعفران کی جو کوئی اوسمین جائیگا وہ آرام مین رہیگا کبھی دردمند نہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوسکو موت نہ آئیگی نہ اوسکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ اوسکی جوانی فنا ہوگی رواہ احمد بطولہ یہی مضمون حدیث ابن عمر مین بھی نزدیک ابن مردویہ کے آیا ہے حدیث میں یہی فرمایا ہے کہ مٹی جنت کی زعفران اور خوشبو اوسکی مشک ہوگی ابو ذر کا لفظ رفعًا یہ ہے مین جنت مین گیا دیکھا کہ اوسمین گنبد ہین موتی کے اور مٹی اوسکی مشک ہے رواہ الشیخان بطولہ مسلم مین ابو سعید سے آیا ہے کہ حضرت نے ابن صیاد سے حال تربت جنت کا پوچھا اوس نے کہا

در مکتہ بیضاء مسک خالص فرمایا سچ کہا یعنی ایک سفید میدہ ہے اور مشک خالص ہے تین
وصف ہوئے تربت مذکور کے اسمین کچھہ تعارض نہین ایک گروہ سلف نے کہا جنت کی خاک دو نوع
پر مشتمل ہے مسک و زعفران یہ بھی احتمال ہے کہ اصل خاک زعفران ہو پھر جب پانی مین ملائی گئی
مسک ہوگئی اور طین کو تراب کہتے ہین حدیث مین ملاطها المسك فرمایا ہے ملاط سے مراد طین
ہے یعنی گارا و لہذا حدیث علا ابن زیاد مین آیا ہے کہ تراب اوسکی زعفران ہے اور طین اوسکی مسک
سو جب آب و خاک بہشت طیب ٹھہری تو ایک دوسرے سے ملکر مسک ہوگئی یا باعتبار رنگ کے
زعفران ہوگی اور باعتبار رائحہ کے مسک اور ایسی شئے بہجت و اشراق مین احسن اشیاء ہوتی
ہے کہ رنگ تو زعفرانی ہو اور بو مشک کی سی اسیطرح مشابہت اوسکی ساتھہ درمک کے ہے درمک اوس روٹی
کو کہتے ہین جسکی رنگت زردی مائل ہو اور نرم و نازک ہو یہی مطلب ہے قول مجاہد کا کہ جنت کی زمین
چاندی کی ہے اور خاک اوسکی مشک تو گویا سفیدی رنگ کی ہمرنگ سیم ہوئی اور بو مشک کی بو
ٹھہری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے زمین جنت کی سفید ہے صحن اوسکا کافور کے پتھر ہین مشک
اوسکو محیط ہے جیسے ٹیلے ریت کے اوسمین نہرین ہین بہتی ہوئی وہان سارے جنت والے
اگلے پچھلے جمع ہونگے اور ایک دوسرے کو پہچانین گے اللہ تعالیٰ ایک ہوا رحمت کی بھیجیگا وہ
مشک کی خوشبو اونپر اوبھارے گی مرد اپنی بی بی کے پاس پھر کر آئیگا اور حسن و جمال و طیب مین
بڑھ گیا ہوگا زوجہ کہے گی تو میرے پاس سے باہر گیا تھا مین تجھپر شیفتہ تھی اور اب تو اور بھی زیادہ
شیفتہ ترہون رواہ ابن ابی الدنیا ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے حضرت سے کہا جنت کی بنا کیا ہے
فرمایا ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی گارا مشک کا سنگریزے گوہر و یاقوت کے مٹی
زعفران کی رواہ ابن ابی شیبۃ حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھہ
سے بنایا ہے ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہے گارا مشک ہے خاک زعفران ہے

کنکریان موتی اور یہ ہیر کہا بات کرا وس نے کہا قد افلح المومنون یعنی مراد کو پہونچے ایماندار لوگ ملائکہ نے کہا طوبی لک منزل الملوک تجھے خوش ہو کہ تو محل ہے بادشاہون کا روایت کیا ابو الشیخ اُبی بن کعب رفعًا کہتے ہین مینے شب معراج مین جبریل علیہ السلام سے کہا وہ لوگ مجھسے جنت کا حال دریافت کرینگے کہا تم اونسے کہدو کہ جنت ایک سفید موتی ہے اوسکی زمین سونے کی ہے روایت کیا ابو الشیخ یہ روایت اگر محفوظ ہے تو یہ زمین اون دو بہشتونکی ہے جو افضل جنان ہین ۔

فصل ۱۵

جنت کے نور و بیاض کا ذکر ۔ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جنت سفید پیدا کیگئی ہے اور بہت محبوب لباس اللہ کو سفید ہی چاہئے کہ تمہارے زندے سفید کپڑے پہنین اور تم مُردون کو سفید جامے مین کفن کرو الحدیث روایت کیا احمد اسکو ابو نعیم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے سماک نے کہا اے ابن عباس جنت کی زمین کیسی ہے کہا سفید مرمر چاندی کی گویا آئینہ ہے کہا اوسکا نور کیسا ہے کہا تو نے وہ ساعت دیکھی ہوگی جسدم سورج نکلتا ہے سو اوسکا نور اسیطرح کا ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہان نہ سورج ہے نہ چاند حدیث طویل لقیط بن عامر مین فرمایا ہے سورج چاند وہان نہونگے انہین سے کوئی وہان نظر نہ آئیگا کہا پھر کسطرح دیکھینگے فرمایا اسیطرح جیسے کہ اسدم تو دیکھتا ہے کہ سورج نکلے اور زمین چمکے اور سامنے پہاڑ ہون روایت کیا عبد اللہ بن احمد حدیث اسامہ بن زید مین فرمایا ہے الاھل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لاخطر لھا ھی ورب الکعبۃ نور یتلألأ وریحانۃ تھتز وقصر مشید ونھر مطرد وفاکھۃ کثیرۃ نضیجۃ وزوجۃ حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ فی مقام ابد فی دار سلیمۃ وفاکھۃ وخضرۃ ونعمۃ وحبرۃ ونضرۃ فی محلۃ عالیۃ بھیۃ قالوا نحن المشمرون لھا

یا رسول اللہ قال قولوا ان شاء اللہ الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندہنے والا واسطے
جنت کے جنت بے خطر ہے قسم ہے رب کعبہ کی وہ ایک نور ہے چمکتا ہوا ایک پھول ہے لہراتا ہوا
ایک محل ہے گچ کیا ہوا ایک نہر ہے بہتی ہوئی ایک میوہ ہے پکا ہوا ایک زوجہ ہے حسین جمیل
حلّے ہین کثرت سے رہنا ہے ہمیشہ کے لئے ایک گہر ہے سلامتی کا میوہ ہے اور سبزہ ہے
آرایش ہے اور نعمت ہے ایک اونچے محل پر رونق مین کہا ہان اے رسول خدا ہم طیار ہین
واسطے اوسکے فرمایا کہو ان شاء اللہ قوم نے ان شاء اللہ تعالی کہا رواہ ابن ماجۃ والبزار
وابن حبان فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی اسکو حضرت سے اُسامہ نے فقط روایت
کیا ہے یہ الفاظ عجب دلربا شوق انگیز ہین ؎

ز نکہتِ سحری شوق یار مے خیزد
جنون ز سایۂ ابر بہار مے خیزد

اس سٹھاٹھہ کو معلوم کر کے بہی اگر دل مومن کا واسطے حصول جنت کے مستعد نہو تو غایت حرمان
ہے اللھم انی اسألک الجنۃ ونعوذ بک من النار +

فصل ۱۶

جنت کے جھروکے اور کوشک اور خوابگاہ اور خیمہ جات کیسے ہین + قال تعالی
لکن الذین اتقوا ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیۃ تجری من تحتھا الانھار
یہ غرفے واسطے پرہیزگارون کے ہین انکے حقمین لفظ مبنیہ فرمایا ہے یعنی حقیقت مین بنائی گئے
ہین یہ اسلئے کہ کسی کے جی مین یہ وہم نہ آئے کہ یہ نری تمثیل ہے کوئی بنا نہین ہے بلکہ یہ تصور
کرنا چاہیئے کہ یہ غرف مثل علالی کے بعض فوق بعض کے بنے ہوئے ہین گویا عیاناً اوسکو
دیکہتے ہین اور لفظ مبنیہ آیت شریف مین صفت غرف اولی وثانیہ کی ہے یعنی منازل اونکے

بلند درجہ مین اور اون منازل کے اوپر اور منازل ہین جو اونسے بھی بلند تر ہین یعنی وہ کان
کئی ایک منزلہ ہے اور فرمایا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا لفظ غرفہ اسجگہ معنی ہے نیچے
لفظ جنت اور فرمایا اولئک لہم جزاء الضعف بما عملوا وھم فی الغرفات امنون
اور فرمایا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور زن فرعون سے نقل کیا ہے رب ابن لی
عندک بیتا فی الجنۃ حدیث علی مین فرمایا ہے جنت مین غرفے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور
باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے کہڑے ہوکر کہا اے رسول خدا یہ کسکو ملینگے فرمایا اسکو
جو اچھی بات کہے کہانا کہلائے رات کو نماز پڑہے اور لوگ سوتے ہون رواہ الترمذی واستغربہ
ابو مالک اشعری کا لفظ رفعا یہ ہے جنت مین حجرے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے
نظر آتا ہو اللہ نے یہ غرفے اونکے لئے طیار کئے ہین جو لوگون کو کہانا کہلاتے ہین اور ہمیشہ روزے
رکہتے ہین اور رات کو جب لوگ سوتے ہوتے ہین تو وہ نماز پڑہتے ہین رواہ الطبرانی درواہ ابن
وھب عن ابن عمرو نحوہ لفظ ابن عمرو کا یہ ہے یہ غرفے اونکے لئے ہین جسنے اچھی بات کہی
کہانا کہلایا رات کہڑے ہوکر گزرانی اور لوگ سوتے تہے محمد بن عبد الواحد کہتے ہین میرے نزدیک یہ اسناد
حسن ہے اور یہ حدیث ابو سعید کی پہلے بہی گزر چکی ہے کہ اہل جنت اہل غرف کو فوق اپنے دیکہینگے
جسطرح کہ تم کوکب دری غابر کو کنارہ مشرق یا مغرب مین ڈوبتے ہوئے دیکہتے ہو اونکے درمیان
تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ منازل انبیاء کے ہونگے غیر وہان تک کاہے کو پہنچےگا فرمایا بلی
والذی نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین علما نے کہا ہے مراد عمال ہین
کیونکہ نری تصدیق سے بغیر عمل کے یہ مرتبہ نہین ملیگا انتہی مین کہتا ہون ادنی درجہ عمل کا یہ ہے کہ بناء
پنجگانہ اسلام پر بوجہ صواب مستقیم ہو ومن زاد زادہ اللہ فی حسناتہ حدیث ابو موسی اشعری مین
رفعا آیا ہے کہ مومن کے لئے جنت مین خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اوسکا ستر میل

ہوگا مومن کے گہر والے اوسمین رہینگے مومن اونپر طواف کریگا بعض بعض کو نہ دیکھیگا رواہ الشیخان
نیز بھی صحیح مین آیا ہے کہ جسنے بنائی اللہ کے لیئے کوئی مسجد تو بناتا ہے اللہ اوسکے لیئے ایک گہر جنت
مین اللھم اجعلنا منھم حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے واسطے اوس شخص
کے جسنے اوسکی حمد کی اور وقت موت اولاد کے استرجاع کیا بناؤ میرے بندے کے لیئے ایک گہر جنت
مین اور اوسکا نام بیت الحمد رکہو عمران بن حصین و ابو ہریرہ نے تفسیر کریمہ ومساکن طیبۃ فی
جنات عدن مین رفعاً کہا ہے کہ ایک محل ایک موتی کا ہوگا اوس محل مین ستر گہر یاقوت سرخ کے
ہونگے ہر گہر مین ستر گہر زبرجد سبز کے ہونگے ہر گہر مین اونمین سے ستر پلنگ ہونگے ہر پلنگ پر ستر
بستر ہر رنگ کا ہر بستر پر ستر حور عین ہونگی ہر گہر مین ستر مائدہ ہونگی ہر مائدہ پر ستر طرح کا طعام ہوگا
ہر گہر مین ستر غلام ہونگے اور ستر کنیز اللہ تعالی ہر دن مومن کو اتنی قوت دیگا کہ وہ ان سب کے پاس
آئیگا رواہ الحافظ ابو بکر الاجری حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص قل ھو اللہ احد دس بار پڑہا کرتا
ہے اوسکے لیئے ایک قصر جنت مین بنایا جائیگا اور جو بیس بار پڑہیگا اوسکے لیئے دو محل اور جو تیس پڑہیگا اوسکے لیئے تین
محل عمر نے کہا اب تو ہمارے محل بہت ہو جائینگے فرمایا اللہ اوسع من ذلک ذکرہ القرطبی ابن ابی اوفی
و ابو ہریرہ و عائشہ کہتی ہین کہ جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تہا یہ خدیجہ ہے اسکو اللہ کی طرف کا سلام
کہو اور خوشخبری دو ایک گہر کی جنت مین جو ایک موتی کا ہوگا اندر سے خالی قرآن نہ غل ہے نہ اوس
کوئی دکہہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے حضرت نے کہا جنت مین ایک محل ہے موتی کا اوسمین
نہ شگاف ہے اور نہ کمزوری وہ قصر اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے لیئے طیار کیا ہے
رواہ ابن ابی الدنیا صحیحین مین انس سے آیا ہے مین جنت مین گیا مینے ایک سونے کا محل دیکہا
مینے کہا یہ محل کسکا ہے کہا ایک جوان قریش کا مجہے گمان ہوا کہ وہ جوان مین ہون مینے پوچھا وہ
کون جوان ہے کہا عمر بن خطاب جابر کا لفظ یہ ہے وہ محل مربع بلند سونے کا تہا رواہ الشیخان

انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ وہ محل سفید تھا رواہ ابن ابی الدنیا یہ لفظ اگر محفوظ ہے تو مراد
سفیدی سے نور و اشراق و ضیاء ہے حسن نے کہا سونے کے محل مین کوئی نجائیگا مگر نبی یا صدیق
یا شہید یا حاکم منصف جو عدل کے لئے اپنی آواز بلند کرتا ہے مغیث بن سمی کہتے ہین جنت مین جو محلات
ہین سونے کی اور چاندی کی اور موتیونکی اور یاقوت کی اور زبرجد کی عبید بن عمیر کا لفظ یہ ہے ادنی
درجے والا اہل جنت مین وہ ہے جسکا گہر ایک موتی کا ہے اوسکے گہر کے حجرے و دروازے
بھی سب اوسی موتی کے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین جنت مین غرفے ہین جب رہنے والے اون
غرف کے اندر اون غرف کے ہونگے تو اونکو کچھ خوف نہوگا اوس چیز کا جو پیچھے چھوڑی ہے اور جب
اوس چیز کو چھوڑ دیا تو اب اس چیز کا جو اندر ان غرف کے ہے کچھ ڈر نہوگا کہا اے رسول خدا یہ
غرفے کسکے لئے ہین فرمایا جسنے اچھی بات کہی پیاپے روزے رکھے کہانا کہلایا سلام پھیلایا رات کو
نماز پڑھی اور لوگ خواب مین تھے کہا اچھی بات کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہ کلمات دن قیامت کے آئینگے انکے لئے مقدمات و مجنبات و معقبات
ہونگے پوچھا وصال صیام کیا ہے فرمایا رمضان کا روزہ رکہا پہر دوسرا رمضان آیا اوسکا روزہ بھی
رکھا کہا اطعام طعام کیا ہے فرمایا جسنے قوت دیا اپنے عیال کو اور کہانا کہلایا اونکو کہا افشاء سلام
کیا ہے کہا مصافحہ و تحیت کرنا اپنے بہائی سے کہا رات کا نماز پڑہنا جب کہ لوگ سوتے ہون کیا ہے
کہا نماز عشا کی رواہ البیہقی اسکی سند مین حفص بن عمر مجہول ہے لیکن دو ثقہ نے اوس سے روایت
کیا ہے اور ابن عدی نے اوسکو ضعیف کہا ہے وکذا ابن حبان لیکن اس حدیث کے شواہد ہین
قالہ ابن القیم فوائد ابن سماک مین جابر سے رفعاً روایت کیا ہے کہ کیا نہ کہون مین تمسے حال غرف
اہل جنت کا میںنے کہا ہان اے رسول خدا بابینا انت وامنا فرمایا جنت مین غرفے ہین طرح طرح کے
جو ہرون کے اونکا ظاہر اونکے باطن سے اور اونکا باطن اونکے ظاہر سے نظر آتا ہے اونمین

وہ نعمتین اور لذتین ہین جو کسی آنکھہ نے دیکہین اور نہ کان نے سنین ہمنے کہا یہ کسکے لئے ہین فرمایا اوسکے لئے جو سلام پہیلائے کہانا کہلائے ہمیشہ روزہ رکہے رات کو نماز پڑہے اور لوگ پڑے سوتے ہون ہمنے کہا یہ کس سے ہو سکتا ہے کہا میری امت یہ عمل کر سکتی ہے مین تم کو اس بات کی خبر دیتا ہون جسنے ملاقات کی اپنے بہائی سے پہر سلام کیا اوسکو یا جواب دیا اوسکے سلام کا اوسنے سلام پہیلایا اور جسنے کہانا کہلایا اپنے اہل وعیال کو پیٹ بہر کے اوسنے اطعام طعام کیا اور جسنے روزہ رکہا رمضان کا اور ہر ماہ مین تین روزے اوسنے صوم دائم رکہا اور جسنے نماز پڑہی عشا کی جماعت مین تو اوسنے نماز پڑہی اور لوگ یعنی یہود ونصاری ومجوس پڑے سوتے ہین ابن القیم کہتے ہین یہ اسناد اگرچہ تنہا لایق حجت کے نہین ہین لکن جب اسکو ماقبل سے ملاؤ تو قوت پاتی ہے حالانکہ یہ حدیث دو اسناد دیگر سے بہی آئی ہے انتہی اس سے ثابت ہوا کہ اس حدیث کی اصل ہے یہ حدیث موضوع ومنکر نہین ہے ترمذی مین رفعاً تفسیر غرف کی یون آئی ہے کہ ہر غرفہ ایک لعل ہے رخ یا زبرجد سبز یا گوہر سفید کا ہوگا اوسمین نہ فصم ہے نہ وصل یعنی نہ شکستگی نہ پیوند

فصل ۱۷

اہل جنت اپنے منازل ومساکن کو خود پہچان لینگے جبکہ جنت مین جائینگے اگرچہ اس سے پہلے انہون نے اوسجگہہ کو نہین دیکہا تہا قال تعالیٰ والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل اعمالھم سیھدیھم ویصلح بالھم ویدخلھم الجنۃ عرفھا لھم مجاہد نے کہا جنت والے خود اپنے گہرون اور مسکنون کی طرف راہ یاب ہونگے خطا نکرینگے گویا جب سے پیدا ہوئے تہے وہین رہے تہے کسی راہ بتانے والے کو ہمراہ نہ لینگے ابن عباس نے کہا وہ اہل جمعہ سے بہی زیادہ تر عارف اپنی منزلون کے ہونگے جو کہ نماز جمعہ پڑہ کے اپنے گہر چلے آتے ہین محمد بن کعب

نے کہا تم اُن گھرونکو ایسا پہچانوگے جیسے کہ تم اپنے گھرون کو دنیا مین پہچانتے ہو جبکہ نماز جمعہ
پڑھکر پھرتے ہو یہی قول ہے جمہور مفسرین کا تخلیص ان سب اقوال کی یہ قول ابو عبیدہ ہے کہ
بینہا لھم حتی عرفوھا من غیر استدلال یعنی بتادیا اللہ نے اونکو یہانتک کہ پہچان لیا
اونہون نے اپنے گھرونکو بغیر کسی سے رستہ پوچھنے کے مقاتل کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو
فرشتہ حفظ اعمال بنی آدم پر مقرر ہے وہ جنت کی طرف چلیگا اوسکے پیچھے ابن آدم ہوگا یہانتک کہ
وہ اپنے اقصی منزل کو پہنچ جائیگا اور ہر چیز جو اللہ نے اوسکو جنت مین دی ہے اوس تمکے کو
بخوبی پہچان لیگا سو جب وہ اپنے گھر اور ازواج کے پاس داخل ہو جاوے گا تب وہ فرشتہ
اوسکے پاس سے واپس پھر جائیگا سلمہ بن کہیل نے کہا عرفہا لھم حتی یھتدوا الیھا یعنی
خود اللہ نے رستہ جنت کا اونکو بتادیا ہے وہ اوسی رستہ سے جنت مین بے کسی راہبر کے چلے جائینگے
حسن نے کہا اللہ نے دنیا مین وصف جنت کا اونکو بتادیا ہے وہ جب وہان جائینگے تو خود اوسکو
اوس وصف سے پہچان لینگے اس قول پر یہ شناسائی گویا دنیا مین واقع ہوئی ہے مطلب یہ ٹھیرا
کہ اللہ اونکو اوس جنت مین داخل کرے گا جو اونکو بتا رکھی ہے اور قول اول پر یہ تعریف آخرت
مین واقع ہوگی یہ معنی جب ہین کہ عرفہا کو تعریف سے لین دوسرا قول یہ ہے کہ عرف سے ماخوذ
ہے بمعنی رائحہ طیبہ زجاج نے اسی کو اختیار کیا ہے یا مشتق ہے عرف سے بمعنی پیاپے یعنی اوس
جنت کی لذات وطیبات پیاپے لگاتار ہونگی لکن راجح وہی قول اول ہے اسلئے کہ بخاری
مین ابوسعید خدری سے رفعاً آیا ہے کہ جب رہائی پائینگے ایماندار لوگ آگ سے تو روکے جائینگے
ایک پل پر درمیان جنت ونار کے یہان بدلا لیا جائیگا اون مظالم کا جو باہم اونکے دنیا مین تھے
یہانتک کہ جب پاک صاف ہو جائینگے تو اذن ہوگا اونکو جنت مین جانے کہ سو قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ ہر ایک اونکا اپنی جگاہ کو جنت مین اپنے مسکن دنیاوی سے

زیادہ ترشنا سا ہوگا ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسنے مبعوث کیا مجھکو سچ مچ نہین
دنیا مین زیادہ ترشنا سا اپنے ازواج ومساکن کو بہ نسبت اہل جنت کے اپنے ازواج ومساکن کو
جبکہ وہ جنت مین داخل ہونگے رواہ اسحق فی مسندہ ؎

فصل ۱۸

کیفیت داخل ہونے کی جنت مین اور استقبال کے وقت دخول کے کیا ہے ؎ اللہ تعالے
فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا اور فرمایا یوم نحشر المتقین
الی الرحمٰن وفدا علی مرتضیٰ نے حضرت سے سوال اس آیت کا کیا تہا اور کہا تہا کہ وفد تو سوار دن
کو کہتے ہین فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری وہ جب اپنی قبرون سے نکلینگے تو اونکے
سامنے سفید ناقے لائے جائینگے اونپر سونے کے کانٹھیان ہونگے تسمہ اونکے جوتون کا چمکتا نور
ہوگا ہر قدم برابر مدّ بصر کے پڑے گا باب جنت تک پہنچین گے وہان ایک حلقہ سرخ یاقوت کا
صفحۂ زرین پر ہوگا اور دروازہ جنت پر ایک درخت ملیگا جسکی جڑ سے دو چشمے بہتے ہون گے
جب ایک چشمے کا پانی پئین گے تو تازگی نعمت کی اونکے چہرون پر نمودار ہو جاے گی پہر جب
دوسرے چشمے سے وضو کرینگے تو پہر کبہی بال اونکے گرد آلودہ نہونگے وہ حلقۂ در کو اوس
صفحۂ زر سے مارینگے تو کبہی اوس حلقہ کی آواز سُنی وہ آواز ہر حور کو پہنچ جاے گی وہ جان لے گی
کہ اوسکا شوہر آیا جلد اوٹہیگی کارندہ اوسکا اوٹہکر دروازہ کہولیگا اگر اللہ عزوجل اوسکو اپنے
نفس کا عارف نکرتا تو وہ اس نور کو دیکہکر سجدہ مین گر پڑتا وہ کارندہ کہیگا مین تیرا کارباری ہون
تیرے کام کے لئے مقرر کیا گیا ہون یہ اوسکے ساتہہ ہولے گا اور اپنی زوجہ کے پاس آئیگا وہ
جلدی سے خیمہ مین سے باہر آکر معانقہ کرے گی اور کہے گی انت حبی وانا حبک تو میرا محبوب

ہے اور مین تیری محبوب ہون مین رضامند ہون کبھی خفا نہونگی مین نعمت پر ورودہ ہون کبھی
بیمار نہونگی مین ہمیشہ رہنے والی ہون کبھی سفر نہ کرونگی وہ ایک ایسے گھر مین داخل ہوگا جو بنیاد
سے سقف تک سو ہزار گز تک اونچا ہوگا اوسکی بنا ایک سنگ گوہر یا قوت پر ہوگی طرائق اوسکے
سرخ و سبز و زرد ہونگے کوئی طریقہ اونمین کا مشابہ دوسرے طریقہ کے نہوگا اوسمین درخت
آئین گے اوپر تخت ہوگا تخت پر ستر فرش ہونگے اوپر ستر زوجہ ہونگی ہر زوجہ پر ستر حلے یعنی
جامے ہونگے جنکی پنڈلی کا گودا باطن حلہ سے نظر آئیگا ایک شب کے مقدار مین اونکے جماع سے فراغت
حاصل ہوگی آدن درختون کے نیچے نہرین جاری ہونگی وہ نہرین صاف ستھرے پانی کی ہونگی
اونمین کدر نہوگا اور کچھہ نہرین شہد ناب کی جو پیٹون نحل سے نہین نکلی ہین اور کچھہ نہرین شراب
کی واسطے لذت شارمین کے جنکو لوگون نے اپنے قدمون سے نہین نچوڑا ہے اور کچھہ نہرین دودہ
کی جسکا مزہ نہین بدلا ہے اور شکم مویشی سے وہ دودہ نہین نکلا ہے پھر اشتہاء طعام کی ہوگی
سفید پرندے آکر اپنے پر اونچے کرینگے یہ اونکے ایک طرف کے پرون مین سے جس رنگ کا کھانا
چاہینگے کھائینگے پھر وہ اوڑکر چلے جائینگے پھر لٹکے ہوئے پھل ہین جب اونکا تناول
کرنا چاہینگے تو وہ شاخ اونکے پاس تک آجائیگی جونسا میوہ اور پھل پسند کرینگے کھائینگے کھڑے
ہوکر یا تکیہ لگاکر و ذلک **قولہ تعالیٰ** وجنا الجنتین دان اور سامنے اونکے خدمتگار لوگ
ہونگے جیسے موتی رواہ ابن ابی الدنیا یہ حدیث غریب ہے اسکی سند مین ضعف ہے اور اسکی رفع
مین نظر ہے معروف یہ ہے کہ یہ علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے نعمان بن سعد کا لفظ اس آیت
مین یہ ہے واللہ یہ وفد اپنے پاؤن پر محشور نہونگے لیکن پاس اونکے ناقے لائے جائینگے کہ
خلایق نے ویسے ناقے کبھی نہ دیکھے ہونگے اونپر کجاوے سونے کے ہونگے اور باگین زبرجد کی یہ اونپر
سوار ہوکر قریب باب جنت کے آئینگے رواہ ابن ابی الدنیا جعدیات علی بن جعد مین علی مرتضی

سے روایت کیا ہے کہ اہل تقویٰ طرف جنت کے گروہ کے گروہ ہانکے جائین گے یہانتک کہ جب ایک
دروازے پر ابواب جنت مین سے پہنچین گے تو وہان ایک درخت پائین گے جسکے نیچے سے دو چشمے
بہتے ہونگے ایک چشمہ کا قصد کرینگے گویا اونکو اوس چشمے کا حکم ملا ہے اوسکا پانی پیتے ہی جو کچھ اندر
پیٹ کے اذی وقذی وبأس ہوگا وہ نکلجائیگا پھر دوسرے چشمے سے طہارت کرینگے اوس سے
اونکے چہرون پر تازگی نعیم کی آجاے گی پھر بعد اوسکے کبھی اونکا بشرہ متغیر نہوگا اور نہ بال میلے کچیلے
ہون گے گویا تیل لگایا ہے پھر پاس خازنان جنت کے پہنچین گے وہ کہینگے سلام علیکم طبتم
فادخلوها خالدین پھر اونکو لڑکے آگے بڑھکر لینگے اور گرد اونکے پھرینگے جسطرح اہل دنیا کے لڑکے
کسی دوستدار کو جو کہ سفر سے آتا ہے گھیر لیتے ہین اور کہینگے خوش ہو اس کرامت سے جو اللہ نے
تیرے لئے طیار کی ہے پھر ایک لڑکا اونمین سے جاکر اوسکے بعض ازواج کو حور عین مین سے خبر دیگا
کہ فلان شخص آیا اوسکا وہ نام لیکر پکارے گا جس نام سے وہ دنیا مین پکارا جاتا تھا مثلاً یون کہیگا
کہ صدیق حسن آیا ہے وہ حور کہیگی تو نے اوسکو دیکہا ہے وہ کہیگا ہان مینے دیکہا وہ میرے
پیچھے آتا ہے وہ مارے خوشی کے دروازے کی چوکھٹ پر آئیگی جب وہ شخص اپنی منزل مین پہنچ
جائیگا اور بنیاد خانہ کی طرف نظر کرے گا تو دیکہیگا کہ ایک موتی کے پتھر پر ایک محل سبز و زرد و سرخ
ہر رنگ کا بنا ہوا ہے پھر آنکھ اوٹھاکر طرف سقف کے دیکہیگا وہ بجلی کی طرح چمکتی ہو گی اگر یہ بات
نہوتی کہ اللہ نے اوسکو قدرت دیکھنے کی دی ہے تو اوسکی بصارت جاتی رہتی پھر وہ اپنا سر
نیچے کرے گا اپنی بیبیون کو دیکہیگا آبخورے رکھے ہونگے گدیلے بچھے ہونگے نہالچے پھیلے ہونگے اس نعمت کو دیکھکر
کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ پھر ایک
منادی ندا کرے گا کہ تم زندہ رہو گے کبھی نہ مروگے مقیم رہو گے کوچ نہ کروگے تندرست رہو گے بیمار
نہ پڑو گے یہ روایت موقوف ہے علی مرتضیٰ پر ابن المبارک کہتے ہین ہم سے حمید بن ہلال نے کہا آدمی

جب جنت مین جائیگا تو اوسکو صورت پر اہل جنت کی کردینگے اور اونہین کا سا لباس و زیور پہنائینگے اپنے ازواج و خدم کو دیکھیگا اور خوشی کا کنگن پہنیگا اگر وہان مرنا ہوتا تو مارے خوشی کے مرجاتا اوس سے کہین گے تونے یہ سوار فرح دیکھا یہ ہمیشہ تیرے لئے قائم رہیگا ابو عبدالرحمن حبلی نے کہا ہے بندہ اول مرتبہ جو بہشت مین جائیگا ستر ہزار خادم اوسکو آگے بڑہکر لینگے گویا وہ موتی ہین معافری کہتے ہین دونون جانب اوسکے غلمان کی صف ہوگی اونکی اطراف نہ دیکھیگا یہانتک کہ چلکر دیکھے ضحاک کہتے ہین مومن جنت مین جائیگا اوسکے سامنے ایک فرشتہ ہوگا وہ اوسکو جنت کے گلی کوچے دکہلاکر کہیگا دیکھہ تو کیا دیکھتا ہے وہ کہیگا مین بہت سے محل چاندی سونے کے دیکھتاہون اور بہت سے لوگ وہ کہیگا یہ سب تیرے لئے ہے جب اوسکو اونکے پاس لیجائیگا تو وہ ہر دروازے سے اوسکا استقبال کرینگے اور ہر جگہہ سے آگے بڑہکر لینگے اور کہینگے ہم سب تیرے لئے ہین پہر کہینگے آگے چل تو کیا دیکھتا ہے وہ کہیگا بہت سے لشکر اور خیمے اور بشر دیکھتا ہون کہینگے یہ سب تیرا ہے جب اونکے پاس لیجائین گے وہ استقبال کرینگے اور کہین گے نحن لک نحن لک رواہ ابونعیم سہل بن سعد نے رفعًا کہا ہے داخل ہونگی میری امت مین سے ستر ہزار یا سات سو ہزار ایک دوسرے کو تہامے ہوئے داخل نہوگا اول اونکا یہانتک کہ داخل ہو آخر اونکا چہرے اون کے جیسے چودھوین رات کا چاند رواہ الشیخان

فصل ۱۹

بیان اہل جنت کے خَلق و خُلق و طول و عرض و سن و عمر کا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ نے آدم کو آدم کی صورت پر ساٹھہ گز کا بنایا تہا جب بناچکا فرمایا جا سلام کر ان لوگون پر وہ کچھہ نفر ملائکہ کے تہے بیٹھے ہوئے اور سن کیا تحیت کرتے ہین تیری وہی تحیت ہے تیری اور تحیت تیری ذریت کی آدم

نے جا کر کہا السّلام علیکم اونہون نے کہا السّلام علیکم ورحمۃ اللہ لفظ رحمۃ اللہ کا
زیادہ کیا سو ہر شخص جو کہ داخل جنت ہوگا آدم کی صورت پر ساٹھہ گز کا ہوگا خلق گھٹتے گھٹتے اتنی رہگئی
جو اسدم ہے رواہ احمد اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے جنت والے جنت مین
جائینگے جُرد مُرد سفید مجعد سرگین چشم ۳۳ سالہ آفرینش آدم پر ساٹھہ گز طول مین سات گز کے عرض مین
رواہ احمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے داخل ہونگے اہل جنت جنت مین بے موے بدن وریش
سرگین آنکھہ ۳۳ سالہ رواہ الترمذی واستغربہ انس بن مالک رفعًا کہتے ہین اوٹھائے جائینگے
اہل جنت صورت آدم پر ۳۳ سالہ میلاد مین جُرد مُرد مُکحّل پھر لیجائینگے اونکو طرف ایک درخت بہشت
کے اوس درخت سے اونکو لباس پہنائینگے اونکے کپڑے پُرانے نہونگے اور نہ اونکی جوانی فنا ہوگی
رواہ ابو بکر بن داؤد ابو سعید خدری نے رفعًا کہا ہے جو شخص مرا ہے اہل جنت مین سے چھوٹا یا بڑا وہ
جنت مین تیس سالہ ہوگا اس سے زیادہ عمر اوسکی کبھی نہوگی یہی حال اہل نار کا ہے رواہ الترمذی
یہ حدیث اگر محفوظ ہے تو کچھہ برخلاف حدیث اول کے نہین ہے اسلئے کہ عرب کی عادت ہے کہ کبھی
اعداد مین ذکر کسر کا کرتے ہین اور کبھی کسر کو گرا دیتے ہین شعرانی کہتے ہین یہ بات کہ اہل نار بھی ۳۳ سالہ
ہونگے اسمین اہل کشف کو کلام طویل ہے انتہی حدیث انس مین فرمایا ہے جنتی جنت مین طول آدم پر
۶۰ گز ہونگے ملک کے گز سے حسن یوسفؑ و میلاد عیسیؑ پر ۳۳ سالہ او زبان محمد صلعم پر جُرد مُرد مُکحّل رواہ
ابن ابی الدنیا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اہل جنت بہشت مین قد آدم پر ۶۰ گز کے ہونگے اسی انداز پر
اونکے تخت و پلنگ قطع کئے گئے ہین رواہ ابن وھب یہ بیان خلق کا تمام ہوا خلق سو اللہ تعالی نے
فرمایا ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یہ خبر دی ہے اونکی
تلاقی قلوب و تلاقی وجوہ کی کہ سامنے سامنے مثل بھائیون کے تختون پر بیٹھے ہونگے صحیحین مین آیا ہے
کہ وہ سب ایک شخص کے اخلاق پر ہونگے صورت آدم پر ۶۰ گز کے طول مین روایت مین لفظ خلق کے

بفتح خاء وسکون لام ہے تو اتفاق ہمطرح جسمت ہے خلق بالضم کی اسیطرح جمع ہے خلق بالفتح کی تمام افراد
الجموع یکسان ہوتا ہے طول و عرض و سن مین گو حسن و جمال مین متفاوت ہون و انما اخلاق کی تفسیر
یون کی ہے کہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ہونگے نہ اونکے جوڑے رتبہ اخلاق و دل اونکے صحیحین مین ابو ہریرہ
سے رفعاً آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو جنت مین جاویگا وہ قمر لیلۃ البدر کی طرح درخشان چہرہ ہوگا اون کے
درمیان نہ کچھ اختلاف ہوگا اور نہ اونکے دل آپسمین بغض کرینگے وہ سب ایکدل ہو ہونگے صبح و شام
اللہ کی تسبیح کرینگے اسیطرح اللہ نے اونکی حوروں کا وصف بیان کیا ہے کہ *وہ سب اتراب یعنی ایک عمر
کی ہونگی سوا اسکے اونمین کوئی بڑھیا نہوگی اس طول و عرض و سن مین جو حکمت ہے وہ مخفی نہین ہے
کیونکہ یہ حالت ابلغ و اکمل ہے باعتبار لذت مین اس عمر مین قوت اپنے کمال پر ہوتی ہے اور آلات لذت
کے عظیم تر ہوتے ہین باجتماع ہر دو امر سے لذت و قوت اپنے کمال کو پہونچیگی و لہذا یہ ایکدن مین پاس
سو کنواریون کے پہنچیگا اور جو مناسبت اس طول و عرض مین ہے وہ بھی مخفی نہین ہے اگر ان دو
مین سے ایک زیادہ ہو تو اعتدال جاتا ہے اور تناسب خلقت باقی نرہے بلکہ طول دقیق یا غلظ قصیر
ہو جاوے اور یہ دونون نامناسب ہین مسلم نے ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ امشاطہم الذہب
والفضۃ ورشحہم المسک ومجامرہم الالوۃ وازواجہم الحور العین کوئی یہ کہے کہ جنت مین
کنگھی کی کیا حاجت ہے کیونکہ اونکے بال میلے کچیلے نہونگے اور بخور کی کیا ضرورت ہے اونکا پسینا بوے
مشک رکھتا ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ نعیم و کسوت اہل جنت کچھ بغرض دفع الم نہوگی اسیطرح
اونکا اکل و شرب کچھ بسبب گرسنگی و تشنگی کے نہوگا اسیطرح استعمال طیب و عطر کچھ بغرض دفع بدبو نہوگا
بلکہ یہ تو لذات متوالیہ و نعم متتابعہ مین دیکھو اللہ نے آدم علیہ السلام سے کیا فرمایا تھا ان لک الا تجوع
فیہا ولا تعری وانک لا تظمأ فیہا ولا تضحی حکمت اس کارخانہ مین یہی ہے کہ اہل جنت دنیا
مین جن انواع نعیم سے متنعم ہوتے تھے وہ سب انواع اونکو مع شے زائد کے جاوین جسکا اندازہ

اللہ ہی کو معلوم ہے یہی حکمت حقمین اہل نار کے ہے اذ الاغلال فی اعناقھم والسلاسل
یسحبون فی الحمیم وقولہ تعالیٰ ان لدینا انکالا وجحیما سو یہ عذاب اوسی نوع کا ہوگا
جو کہ دنیا مین مروج تہا شعبی نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ طوق گردن مین اور زنجیر پاؤن مین اہل نار کے
اس خوف سے ہے کہ کہین وہ بھاگ نہ جائین لا واللہ بلکہ اسلئے ہین کہ جب وہ اس قید سے جدا
ہونا چاہین تو آگ اور زیادہ اونپر بھڑک اوٹھے ونعوذ باللہ من النار واللہ اعلم ؛

فصل ۲۰

اہل جنت مین کون اعلیٰ منزلت اور ادنی درجت ہوگا ؛ سب سے اعلیٰ منزلت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہونگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من
کلم اللہ ورفع بعضھم درجات وآتینا عیسی بن مریم البینات مجاہد وغیرہ نے کہا ہے
کلیم سے مراد موسیٰ ہین اور رفیع الدرجات سے مراد ہمارے اعلیٰ حضرت ہین ع ماہ تمام سپہر رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم ؛ حدیث معراج مین آیا ہے کہ جب حضرت نے موسیٰ علیہ السلام سے تجاوز کیا تو
موسیٰ نے کہا ای رب مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی مجھپر بلند درجہ ہوگا پھر حضرت مافوق اوسکے گئے جو اللہ
ہی جانے یہانتک کہ سدرۃ المنتہی سے تجاوز کیا یہ حدیث صحیح ہے مسلم مین عمرو بن عاص سی رفعًا
آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جو کوئی مجھپر درود بھیجتا
ہے اللہ اوس پر دس بار درود کرتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ ایک منزلت ہے جنت مین لائق
نہین ہے مگر ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہون
جسنے میرے لئے سوال وسیلہ کا کیا اوسکے لئے میری شفاعت ہوگی مسلم مین لفظا مغیرہ بن شعبہ کا
رفعًا یہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تھا کہ ادنی اہل جنت منزلت مین کون شخص ہوگا

فرمایا وہ آدمی جو آئیگا بعد داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اوس سے کہا جائیگا کہ جا جنت مین وہ کہیگا کیونکر جاؤن لوگ
تو اپنے اپنے منازل مین جا اوترے اور اپنے اخذ ان یعنی دستاویز جیسے اوس سے کہینگے بھلا تو اسپر راضی ہے کہ
تجھکو برابر ایک بادشاہ کے ملوک دنیا سے دیا جاوے وہ کہیگا اے رب مین راضی ہوا اللہ فرماویگا
لک ذلک ومثلہ ومثلہ ومثلہ وہ پانچوین مین کہیگا رضیت رب موسیٰ نے کہا ای رب
بھلا اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ جنکا مین نے ارادہ کیا اونکی کرامت اپنے ہاتھ سے بوئی اوسپر
مُہر لگائی جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا نہ دلپر اوسکا خطرہ ہوا مین کہتا ہون یہ لوگ
انبیاء و رسل معلوم ہوتے ہین واللہ اعلم ابن عمر نے رفعًا کہا ہے ادنیٰ مرتبہ والا اہل جنت مین
وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات وازواج ونعیم وخدم وسُرر کو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور کریم تر
اونمین اللہ پر وہ ہوگا جو صبح وشام مشرف بدیدار ہوگا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرة
الی ربها ناظرة رواہ الترمذی یہ حدیث کئی طریق سے غیر مرفوع بھی ابن عمر سے آئی ہے ابن المبر
نے اسکو موقوفًا روایت کیا ہے اور طبرانی نے مرفوعًا اس لفظ سے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین وہ شخص
ہوگا جو اپنے ملک مین دو ہزار سال راہ تک نظر کریگا اوسکے اقصیٰ کو اوسیطرح دیکھیگا جسطرح کہ
اوسکے ادنیٰ یعنی قریب کو دیکھیگا الحدیث اسکو ابو نعیم نے بھی مرفوعًا روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا
لفظ رفعًا یہ ہے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین وہ ہوگا جسکا مکان ہفت منزلہ ہوگا وہ درجۂ سادس
مین ہوگا اور فوق سابع مین اوسکے تین سو خدمتگار ہونگے صبح وشام تین سو رکابیان سونے کی اوسکے
سامنے لائی جاوینگی ہر رکابی کا رنگ جداگانہ ہوگا جو دوسری رکابی کا رنگ نہوگا اور اوسکا اوّل
مثل آخر کے لذیذ ہوگا اور تین سو برتن شراب کے لائے جاوینگے ہر ظرف کا رنگ دوسرے برتن سے
علیحدہ ہوگا اور اول کا مزہ مثل آخر کے مزے کے ہوگا وہ کہیگا ای رب اگر تو اذن دے تو مین
سارے اہل جنت کو کھلاؤن پلاؤن میرے پاس سے کچھ کم نہوگا اور حورعین مین سے ۷۲ زوجہ

اوسکی ہونگی سوا ازواج دنیا کے اونمین سے ایک زوجہ ایک میل زمین کے انداز پر بیٹھے گی رواہ احمد یہ حدیث منکر ہے اور برخلاف احادیث صحیحہ کے کیونکہ ۶۰ گز کے طول کا آدمی ایک میل زمین مین نہین بیٹھہ سکتا ہے صحیحین مین اسیقدر آیا ہے کہ اول زمرہ کے ہر شخص کو دو زوجہ منجملہ حور عین کے ملینگی تو اب ادنی اہل جنت کو کسطرح ۷۲ حور عین ملسکتی ہین حالانکہ زنان دنیا سب سے کم بہشت مین جائینگی پھر ایک جماعت اونکی کہان سے آئیگی اور دو جنتین سونے کی جو کہ اعلی ہین دو جنت سے چاندی کے اونمین ادنی جنتی کیونکر جا سکتا ہے +

فصل ۱۲

جنت ایک خالی میدان ہے اوسکا نفقہ تسبیح تکبیر وغیرہا ہے + ترمذی مین ابن مسعود سے رفعًا آیا ہے کہ شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا اے محمد صلعم تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور اونکو خبر دو کہ جنت خاک پاک شیرین آب ہے اور بٹپر میدان ہے اوسکا غراس سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے مین کہتا ہون اسی جگہہ سے بعض سلف ہر روز دس ہزار بار تسبیح کرتے اور بعض کم و زیادہ کیونکہ افزایش آبادی کی اکثار تسبیح پر موقوف ہے حدیث مین آیا ہے کہ ابو ہریرہ درخت لگا رہے تھے حضرت کا گزر ہوا فرمایا مین تجھکو اس غراس سے بہتر نہ بتاؤن سبحان اللہ الخ ہر کلمہ پر واسطے تیرے ایک درخت جنت مین لگایا جاوے گا دوسرا لفظ ترمذی کا یہ ہے کہ جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ اوسکے لئے ایک نخل جنت مین لگایا گیا حکیم بن محمد احمسی کہتے ہین ہمکو خبر لگی ہے کہ جنت کی بنا ذکر سے ہوتی ہے جب لوگ ذکر سے رک جاتے ہین بناء اوسکی بند ہو جاتی ہے جب اونسے کہتے ہین کہ کیون نہین بناتے تو وہ کہتے ہین ہم نفقہ کی راہ دیکھتے ہین ہمنے اس باب مین رسالہ غراس الجنہ او تعلیم الذکر والدعا نہایت مختصر و سنجیدہ لکھا ہے بعض روایات مین آیا ہے جسنے اطاعت کی خدا کی اوسنے ذکر کیا اللہ کا اگرچہ اوسکا نماز روزہ کم ہو اور جسنے نافرمانی کی

انکی وداد کو قبول کیا اگرچہ بہت سا نماز و روزہ کرے اور ہر طرح کی خیر بجا لائے واللہ اعلم ❊

باب سوم

اسمین کئی فصلین مین

فصل ۱

جنت والے جب جنت مین داخل ہونگے تو اونکو کیا تحفہ ملیگا ❊ حدیث طویل ثوبان مین آیا ہے کہ یہودی نے کہا اونکا کیا تحفہ ہے جبکہ وہ جنت مین جائینگے فرمایا کلیجی مچھلی کی کہا پھر اسکے بعد انکی کیا غذا ہوگی فرمایا جنت کی گائے ذبح کیجاوے گی جو کہ اطراف جنت مین چرتی تھی کہا اونکا پینا کیا ہے فرمایا وہ چشمہ سلسبیل سے پیئین گے کہا تمنے سچ کہا الحدیث رواہ مسلم بخاری مین انس سے بذکر سوال عبداللہ بن سلام آیا ہے کہ فرمایا پہلا کھانا جو جنت والے کھائینگے زیادت جگر ماہی ہوگا صحیحین مین ابو سعید خدری سے مرفوعًا آیا ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی جسکو جبار اپنے ہاتھ سے پکائیگا جسطرح کہ کوئی تم مین سفر مین اپنی روٹی پکاتا ہے یہ مہمانی ہوگی اہل جنت کی اور فرمایا کہ سالن اونکا گاؤ اور مچھلی ہے زیادت جگر سے ستر ہزار آدمی کھائین گے کعب نے کہا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیگا داخل ہو بہشت مین ہر مہمان کے لئے ایک نزل ہے اور آج کے دن مین تم کو جمع کرونگا پھر ایک گاؤ و مچھلی لاکر واسطے اہل جنت کے نحر کرینگے شعرانی کہتے ہین زیادۃ کبد النون ہی قطعۃ منہ کالاصبع پھر کہا علما کہتے ہین نزل مہمانی ہے اول نزول ضیف مین اور تحفہ فواکہ و طرف و محاسن ہے ❊

فصل ۲

جنت کی ہوا کتنی دور سے سونگھنے مین آتی ہے * حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے جسنے کسی اہل ذمہ کو قتل کیا وہ جنت کی ہوا نپائیگا حالانکہ اوسکی ہوا صد سالہ راہ سے پائی جاتی ہے رواہ الطبرانی مالک نے ابوہریرہ سے وقفاً روایت کیا ہے کہ زنان کاسیات عاریات مائلات ممیلات جنکے سر مثل کوہان شتر کے ہین جنت مین نجا ئینگی اور نہ وہانکی ہوا پائینگی حالانکہ اوسکی ہوا پانسو برسکی راہ سے آتی ہے ورواہ مالک ایضاً بسندہ عن رسول اللہ صلعم بخاری مین چہل سالہ راہ کہا ہے ترمذی مین ابوہریرہ سے ستر برس کی راہ آئی ہے اور اوسکو صحیح کہا ہے محمد بن عبدالواحد نے کہا میرے نزدیک اسناد اس حدیث کی شرط صحیح پر ہے طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے کہ ہوا جنت کی سو برس کی راہ سے آتی ہے اسیطرح حدیث ابوبکرہ مین نزدیک طبرانی کے سو برس کا ذکر کیا ہے ان الفاظ مین کچھہ تعارض نہین ہے اہل علم نے کہا شاید یہ اختلاف بحسب اختلاف قوت شم وضعف شم مردم ہوگا صحیحین مین بذیل قصہ عم انس آیا ہے کہ دن اُحد کے سعد بن معاذ سامنے اونکے آئے اور کہا کہ ہم جانتے ہو کہا واہاً لریح الجنۃ اجدہ دون احد پھر یہانتک لڑے کہ مارے گئے ابن القیم نے کہا کہ جنت کی ہوا دو طرح پر ہے ایک وہ جو دنیا مین پائی جاتی ہے اوسکو احیاناً ارواح سونگھتی ہین وہ عبارت مین نہین آسکتی دوسری ہوا وہ ہے جو حاسۂ شم سے ابدان کو محسوس ہوتی ہے جسطرح پھولون کی خوشبو مشموم ہوتی ہے اس ہوا کے ادراک مین اہل جنت آخرت مین قرباً وبعداً مشترک ہونگے انبیاء ورسل مین جسکو اللہ چاہتا ہے وہ اوس خوشبو کو پاتا ہے انس بن نضر نے جو جنت کی ہوا پائی جائز ہے کہ قسم اول سے ہو یا ثانی سے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے رائحہ جنت کا پانسو برس کی راہ سے پایا جاتا ہے رواہ ابونعیم جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ یہ ہوا جنت کی ہزار برس کی

راہ سے آتی ہے اوسکو عاق و قاطع رحم نہ پائیگا رواہ الطبرانی ابن عمرو نے رفعًا کہا ہے جسنے
نسبت کیا آپکو طرف غیر باپ اپنے کے وہ رائحہ جنت کا نپائیگا حالانکہ اوسکی بو پچاس برس کی راہ
سے آتی ہے اللہ تعالی نے اپنے بعض بندون کو اس دار فانی مین شہود بعض آثار جنت کا نصیب
کیا ہے اور نمونہ وہان کے رائحہ طیبہ و لذات مشتہاۃ اور مناظر بہیہ و فاکہہ حسنہ و نعیم و سرور
و خنکی نسیم کا دکھلایا ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ عزوجل جنت سے کہیگا تو خوشبودار ہوجا
واسطے اپنے لوگون کے اوسکی خوشبو بڑھ جائیگی یہ وہی برد ہے جسکو وقت سحر کے پاتے ہین رواہ
ابو نعیم اسیطرح اللہ نے دنیا کی آگ اور یہان کے آلام و غموم و احزان کو مذکر نار آخرت ٹہیرایا کر
اللہ نے اس آگ کے حق مین کہا ہے نحن جعلناها تذكرة ومتاعا للمقوين اور حضرت نے خبر
دی ہے کہ شدت گرمی و سردی کے انفاس جہنم سے ہے بندون کو ضرور ہے کہ وہ انفاس
جنت کا شہود کرین اور جسکو اللہ نے تذکرہ ٹہیرایا ہے آخرت سے متذکر ہون واللہ المستعان لاربّ غیرہ

فصل

جنت مین کیا اذان دیجائیگی + حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے منادی ندا کریگا تم تندرست
رہو کبھی بیمار نہوگے زندہ رہو کبھی نہ مروگے جوان بنے رہو کبھی بوڑہے نہوگے چین کرو کبھی رنجیدہ
نہوگے اللہ نے فرمایا ہے ونودوا ان تلكم الجنة اورثتموها بما كنتم تعملون رواہ مسلم
یہی مضمون حدیث ابوسعید خدری مین بھی نزدیک مسلم کے آیا ہے اسکو عثمان بن ابی شیبہ نے
مختصرًا روایت کیا ہے صہیب کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت مین اور اہل نار نار مین
جا بیٹھینگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ تمہارے لئے نزدیک اللہ تعالی کے ایک موعد ہے وہ
کہینگے کیا ہماری ترازو بھاری نہین کردی کیا ہمارے منہ سفید نہین کئے یا ہمکو جنت مین داخل

نہین کیا گیا ہمکو آگ سے نجات نہین دی اتنے مین پردہ اوٹھا دیا جائے گا اللہ کو دیکھینگے
واللہ اللہ نے نہین دی اونکو کوئی چیز جو زیادہ دوست تر ہو اونکو اس نظر سے رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ اللہ کے دیدار سے بڑھکر کوئی فوز عظیم نہین ہے ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وزیادہ
ابن مبارک کہتے ہین ابوموسیٰ اشعری نے منبر بصرہ پر خطبہ پڑھا کہا اللہ عزوجل ایک فرشتہ کو
طرف اہل جنت کے بہیجیگا وہ کہیگا اے جنت والو کیا پورا کیا اللہ نے تمسے جو وعدہ کیا تہا وہ نظر
کرینگے اور حلے وحلل و انہار و ازواج مطہرہ کو دیکھکر کہین گے ہان جو وعدہ ہمسے کیا تہا وہ وفا کیا
تین بار یہی جواب دینگے پھر نظر کرین گے کوئی چیز منجملہ وعدہ کے مفقود نپائینگے کہین گے ہان سب وعدے
پورے ہوئے وہ فرشتہ کہیگا ایک چیز رہگئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنیٰ
وزیادہ حسنیٰ جنت ہے زیادہ نظر کرنا ہے طرف وجہ اللہ تعالیٰ کے ابوسعید خدری رفعاً کہتے ہین
اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیگا اے اہل جنت وہ کہین گے لبیك ربنا وسعدیك فرمائیگا تم راضی
ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہون تو نے ہمکو وہ دیا جو کسی کو اپنے خلق مین سے
نہین دیا فرمائیگا مین اس سے بھی بہتر تمکو دونگا وہ کہین گے اے رب اس سے افضل کیا
چیز ہے فرمائیگا مین اوتارتا ہون تمپر رضا مندی اپنی اب کبھی تمسے خفا نہونگا رواہ الشیخان
بخاری نے اسکا ترجمہ یون کیا ہے باب کلام الرب مع اہل الجنۃ ابن عمر کا لفظ رفعاً
یہ ہے جنت والے جنت مین آگ والے آگ مین جائینگے پھر ایک موذن درمیان اونکے کھڑے
ہوکر کہیگا یا اہل الجنۃ لاموت ویا اہل النار لاموت کل خالد فیما ھو فیہ یعنی اب مرنا
نہین ہے جو جسجگہ مین ہے وہ ہمیشہ وہین رہیگا رواہ الشیخان یہ اذان اگر درمیان جنت
ونار کے ہوگی تو سارے اہل جنت ونار کو پہنچ جائیگی اور ایک دوسری ندا وسدن ہوگی جسدن
وہ اپنے رب کی زیارت کرینگے فرشتہ اونمین ندا کرے گا وہ جلد طرف زیارت کے آئینگے جسطرح کہ

موذن نماز جمعہ کے لئے بلاتا ہے اور وہ دن زیارت کا برابر مقدار یوم جمعہ کے ہوگا ٭

فصل ۴

جنت کے درختوں اور باغوں اور سایوں کا بیان ٭ قال تعالیٰ واصحاب الیمین
ما اصحاب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب
وفاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ اور فرمایا ذواتا افنان فنن بمعنی غُصن ہے اور فرمایا
فیہما فاکھۃ ونخل ورمان مخضود اسکو کہتے ہین جسکے کانٹے نکال ڈالے گئے ہون کوئی خار اوسمین
باقی نہو یہ قول ابن عباس کا ہے مجاہد ومقاتل وقتادہ وابو الاحوص بھی اسی کے قائل ہین۔
دوسرے گروہ نے کہا مخضود وہ ہے جو کہ پھل سے بوجھل ہو طلح نزدیک اکثر مفسرین کے درخت کیلے
کا ہے یہی قول ہے علی وابن عباس وابو ہریرہ وابو سعید خدری کا بعض نے کہا ایک درخت عظیم
طویل صحرائی بسیار خار دار ہے اوسمین پھول آتا ہے اچھی خوشبو رکھتا ہے اور بڑا سایہ دار ہوتا
ہے ابن قتیبہ نے کہا یعنی لدا ہوا ہے پھل یا پتون سے اوسکی ساق ظاہر نہین ہوتی مسروق نے
کہا جنت کے ورق اسفل سے اعلیٰ تک ہونگے اور وہان کی نہرین بے خندق کے جاری ہونگی
لیث نے کہا طلح ببول کے درخت کو کہتے ہین سب سے زیادہ کانٹے اسی درخت مین ہوتے ہین اوسکی
لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور گوند بہت عمدہ اسمین پھول لگتا ہے خوشبو دار جنت مین کوئی
چیز دنیا کی نہین ہے مگر نام ظاہر یہ ہے کہ تفسیر طلح کے ساتھہ موز یعنی کیلے کے واسطے حسن تفسیر کی
ہے ورنہ لغت مین یہ ایک جنگلی بڑا درخت ہے واللہ اعلم عتبہ سلمی کہتے ہین مین پاس حضرت کے
بیٹھا تھا ایک گنوار نے آکر کہا مین سُنتا ہون کہ تم ایک درخت کا جنت مین ذکر کرتے ہو مین اوس سے
زیادہ کوئی درخت خار دار نہین جانتا یعنی طلح حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عوض ہر خار کے ایک ثمر

اوسمین رکہا ہے جیسے بکرا بالون مین لدا ہوا اوسمین ستر طرح کا طعام ہوگا ایک رنگ دوسرے رنگ
سے نہ ملیگا رواہ ابن ابی داؤد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جنت مین ایک درخت ہے جسکے سایہ
مین سوار سو برس تک چلے اور قطع نکرے تم چاہو تو یہ آیت پڑہو وظل ممدود رواہ الشیخان
صحیحین مین مثل اسکے سہل بن سعد سے بہی رفعًا آیا ہے اور بخاری مین انس سے مثل اسکے
مروی ہے اور لفظ ماء مسکوب زیادہ کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین ایک
درخت ہے جسکے سایہ مین سوار ستر یا سو برس چلیگا وہ شجرۃ الخلد ہے رواہ احمد اسیطرح وکیع
نے ابوہریرہ سے بہی روایت کیا ہے اوسمین سو برس کہے ہین جب کعب کو یہ بات پہنچی کہا
ابوہریرہ نے سچ کہا قسم ہے اوسکی جسنے اوتارا توریت کو زبان موسیٰ پر اور فرقان کو زبان محمد صلعم پر
جنت مین ایک درخت ہے کہ اگر ایک سوار نوجوان اوٹنی کے اوپر گرد اوسکی جڑ کے چکر مارے
نہ پہونچے یہانتک کہ بوڑہا ہوکر گر پڑے اللہ نے اوس درخت کو اپنے ہاتہہ سے لگایا ہے اور اوسمین
اپنی روح پہونکی ہے اوسکی شاخین فصیل جنت کے باہر ہین جنت مین کوئی نہر نہین ہے لکن اوسی
درخت کی جڑ سے نکلی ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ سوار سایہ مین شجرۃ المنتہی کے دو ہزار برس
چلے اوسکے پتنگے سونے کے ہین گویا اوسکے پہل مٹکے ہین ابن عباس کہتے ہین ظل ممدود ایک درخت
ہے جنت مین کہڑا ہوا اسقدر بڑا کہ اگر سوار تیز رو سو برس اوسکے سایہ مین ہر طرف اوسکے چلے اہل غرف
وغیرہم وہان آکر اوسکے سایہ مین بات چیت کرینگے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لہو کو یاد کریگا
اللہ تعالیٰ ایک ہوا طرف جنت کے بہیجیگا وہ اوس درخت کو ہر لہو کے ساتہہ حرکت دیگی جو دنیا
مین تہا رواہ ابن ابی الدنیا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نہین ہے جنت مین کوئی درخت
لکن ساق اوسکی سونے کی ہے رواہ الترمذی وحسنہ دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے اللہ
تعالیٰ کہتا ہے طیار کی ہے مینے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز جو نہ آنکہہ نے دیکہی نہ کان نے

سُنی نہ دلپر اوسکا خطرہ ہوا تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ
اعین جزاء بما کانوا یعملون ایک تازیانہ کی جگہہ جنت مین بہتر ہے دنیا وا فیہا سے تم چاہو
تو یہ آیت پڑہو فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور
رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ صدر اس حدیث کا صحیحین مین ہر دوسری روایت
مین کہا ہے کہ جنت مین ایک درخت ہے سوار اوسکے سایہ مین ستر یا سو برس چلے وہ شجرۃ الخلد ہے
حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا طوبیٰ کیا چیز ہے فرمایا ایک
درخت ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے کپڑے اوسی درخت کے شگوفون مین
سے نکلینگے رواہ ابن وھب اسکو حرملہ نے بھی ساتھہ زیادت کے روایت کیا ہے اول مین
کہا ہے ایک شخص نے کہا خوشی ہو اوسکو جسنے تمکو دیکھا اور ایمان لایا فرمایا خوشی ہو اوسکو
جسنے مجھے دیکھا اور ایمان لایا اور تین بار خوشی ہو اوسکو جو مجھپر ایمان لایا اور اوسنے مجھکو
نہین دیکھا اس حدیث کا اول مسند امام احمد مین ہے بلفظ طوبیٰ لمن رأنی وامن بی و
طوبیٰ لمن امن بی ولم یرنی سبع مرات ابن عباس کہتے ہین نخل جنت کی شاخین زمرد
سبز کی ہین اور گرہ اوسکی زر سرخ اور شگوفہ اوسکا کسوت اہل جنت ہے اوسی مین قطع برید
اونکے لباس وحلے کی ہوگی اور پہل اوسکے جیسے گھڑے یا ڈول دودہ سے زیادہ سفید شہد سے
زیادہ شیرین جھاگ سے زیادہ نرم اوسمین گٹہلی نہ ہوگی رواہ ابن المبارک عتبہ سلمی کہتے ہین ایک
اعرابی آیا اوسنے حضرت سے حال حوض کا پوچھا اور جنت کا ذکر کیا پھر کہا بہلا اوسمین میوے
بھی ہونگے فرمایا ہان اوسمین ایک درخت ہے جسکو طوبیٰ کہتے ہین پر ایک شے کا ذکر کیا
مین نہین جانتا کہ وہ کیا ہے اعرابی نے کہا وہ ہمارے زمین کے کس درخت سے مشابہ
ہے فرمایا تیری زمین کسی درخت کی طرح پر نہین ہے تو کبھی ملک شام مین گیا ہے کہا نہین فرمایا شام

کے ایک درخت کی طرح ہے جسکو جوزہ کہتے ہین وہ ایک ساق پر اوگتا ہے اور اوسکا اعلے بویا جاتا ہے کہا اوسکی جڑ کتنی بڑی ہے کہا اگر تو جوان اوٹنی اپنی گھر والونکی لیکر چھوڑے تو بھی وہ اوسکی جڑ کو نہ گھیر سکے یہانتک کہ اوسکی گردن بڑھاپے سے ٹوٹ جائے کہا بھلا جنت مین انگور بھی ہونگے فرمایا ہان کہا خوشہ اونکا کتنا بڑا ہے فرمایا ایک ماہ کی راہ تک جسکو ابلق کوا طے کرے اور نہ تھکے کہا جثہ اوسکا کتنا بڑا ہے فرمایا تیرے باپنے کبھی کوئی بہت بڑا بکرا ذبح کرکے اوسکی کھال نکالکر تیری مان کو ڈول بنانے کو دیا ہی کہا ہان اے رسول خدا یہ جنت میرا اور میرے گھر والونکا پیٹ بھر دے گی فرمایا ہان بلکہ تیرے سارے گھرانے کا بھی رواہ احمد سلمی بنت ابی بکر نے بذیل ذکر سدرۃ المنتہی رفعًا کہا ہے کہ اوسکی ایک شاخ کے سایہ مین سوار سو برس تک چلیگا یا ایک شاخ کے نیچے سو سوار سایہ لین گے اوسمین پتنگے ہین سونے کے پھل ہین برابر گھڑے کے رواہ ابو یعلی والترمذی وحسنہ ابو عبیدہ کہتے تھے درخت جنت کا لدا ہوا ہے جڑ سے شاخ تک پھل اوسکا جیسے مٹکے جب ایک پھل توڑا دوسرا اوسکی جگہہ آموجود ہوا اوسکا پانی زمین نشیب مین نہین بہتا ہر خوشہ اوسکا بارہ گز ہوگا ابو امامہ باہلی کا لفظ یہ ہے طوبی ایک درخت ہے جنت مین کوئی گھر نہین جسمین ایک شاخ اوسکی نہو اور کوئی عمدہ پرندہ نہین جو اوس درخت پر نہو اور کوئی میوہ و پھل نہین جو اوسمین لگا نہو امام مالک بن انس نے کہا ہے دنیا مین کوئی شئے مشابہ ثمار جنت کے نہین ہے مگر موز یعنی درخت کیلے کا اسلیے کہ اللہ نے کہا ہے اکلھا دائم اور کیلا ہر موسم مین گرمی سردی مین ملتا ہے بعض روایات مین آیا ہے کہ دباء و بطیخ منجملہ ثمار جنت کے ہین انجیر گویا جنت سے اوترا ہے کیونکہ اسمین گٹھلی نہین ہوتی ہے اور جنت کے سب پھل اسیطرح کے ہونگے مجاہد نے کہا زمین جنت کی چاندی ہے خاک اوسکی مشک ہے جڑین درختونکی زر و سیم ہین شاخین اونکی موتی و زبرجد و یاقوت

وسیم مین انکے نیچے پھل ہین جسنے کہڑے ہوکر کہایا اوسکو بھی کچھہ ایذا نہین اور جس نے بیٹھکر کھایا اوسکو بھی کچھہ ایذا نہین اور جس نے لیٹ کر کھایا اوسکو بھی کچھہ ایذا نہین اوسکے خوشے خوب ہی نیچے لٹکتے ہین جریر نے سلمان سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک تنکا اونگلیون مین لیا جو نظر نہ آتا تہا پھر کہا اے جریر تو اگر جنت مین اسکے برابر خس و خاشاک چاہے تو نملیگا مین نے کہا نخل و شجر کہان گئے کہا اونکی جڑین موتی و سونا ہے اور اعلی اونکا پھل ہے ؛

فصل ۵

جنت کے پھلون اور انواع کی گنتی اور اونکی صفتین اور وہان کے ریحان کا ذکر قال تعالیٰ وبشر الذین امنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا مجاہد نے کہا وہ پھل یہان کے پھل کی مانند ہوگا ابن زید نے کہا اوسکو پہچانین گے ایک جماعت نے کہا یہ شناخت بسبب شدت مشابہت کے رنگ و مزہ مین ہوگی ورنہ وہ یہان کے میوون سے کہین بڑہکر ہوگا وہ لوگ اسی شبہۂ ظاہر کی وجہ سے یہ بات کہین گے کہ ھذا ھو ابو عبیدہ نے کہا جب کوئی پھل توڑینگے اوسکی جگہہ دوسرا موجود ہوجائیگا حسن و قتادہ و ابن جریج نے کہا وہ سارے پھل خیار وحید ہونگے اونمین کوئی ارذل وردی نہوگا اس بنیاد پر مراد مشابہت سے توافق و تماثل ہے ابن مسعود و ابن عباس اور چند صحابہ نے کہا ہے کہ رنگ و صورت مین مشابہ یکدیگر ہونگے لیکن مزا جدا ہوگا مجاہد نے کہا لون مین تشابہ اور طعم مین مختلف ہونگے یہی قول ربیع بن انس کا ہے یحیی بن کثیر کہتے ہین گھاس جنت کی زعفران ہوگی اور ٹیلے وہان کے مشک کے تودے لڑکے فاکہہ لئے پھرتے ہونگے جب اونکو کھالینگے تو اوسیطرح کے اور

فوا کہہ لائینگے اہل جنت کہینگے ابھی تو تم یہی میوہ لائے تھے خدام کہینگے آپ نوش جان تو کرین کہ رنگ ایک ہے اور مزا دوسرا عبدالرحمن بن زید نے کہا ہے نام پہچانینگے جسطرح کہ دنیا مین پہچانتے تھے سیب کو سیب انار کو انار لیکن مزے مین مثل دنیا کے نہوگا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے **وقال تعالیٰ** جنات عدن مفتحة لهم الابواب متكئين فيها يدعون فيها بفاكهة كثيرة وشراب اور فرمایا يدعون فيها بكل فاكهة آمنين یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ اوس فاکہہ کے انقطاع وضرر سے امن مین ہونگے اور فرمایا وتلك الجنة التي اورثتموها بما كنتم تعملون لكم فيها فاكهة كثيرة منها تاكلون وفاكهة كثيرة لا مقطوعة ولا ممنوعة یعنی یہ بات نہوگی کہ وہ میوہ ایک وقت مین ہو اور دوسرے وقت نہو یا جو شخص اوسکا ارادہ کرے اوسکو مانع ہو اور فرمایا فهو في عيشة راضية في جنة عالية قطوفها دانية قطوف جمع ہے قطف کی قطف کہتے ہین میوہ چنے کو درخت سے دانیہ سے یہ مراد ہے کہ جو شخص اوسکا لینا چاہیگا وہ اوس سے قریب ہوگا پھر جسطرح وہ چاہے پھل توڑ لے برا بن عازب نے کہا لیٹے لیٹے پھل توڑیگا اور فرمایا ودانية عليهم ظلالها وذللت قطوفها تذليلا ابن عباس نے کہا جب ارادہ لینے کا کریگا تو وہ جھک جائیگا یہانتک کہ جو چاہے لیلے بعض نے کہا قریب ہوگا جسطرح چاہے کھڑے بیٹھے لیٹے اخذ کرے گویا یہ آیت بمعنی قطوفها دانية ہے تذلیل کے معنی نزدیک اہل مدینہ کے سہل التناول ہین اور فرمایا فيهما من كل فاكهة زوجان یہ حال دو جنت اولین کا ہے اور حق مین دو جنت دیگر کے ارشاد کیا ہے فيهما فاكهة ونخل ورمان نخل ورمان کا ذکر خاصة بسبب اونکے فضل وشرف کے کیا ہے جسطرح کہ حدائق نخل واعناب پر سورۂ نبا مین تخصیص کی ہے اسلئے کہ یہ دو نون چیزین افضل واطیب انواع فاکہہ ہین اور نہایت شیرین

ولطیف ہوتے ہین اور فرمایا ولهم فيها من كل الثمرات ومغفرة من ربهم حدیث
ثوبان مین رفعًا آیا ہے کہ آدمی جب ایک پہل توڑے گا تو دوسرا پہل اوسکی جگہہ ہو ویگا
رواہ الطبرانی حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے اللہ نے آدم کو جنت سے نیچے اوتارا اور ہر شے
کی صنعت سکہائی اور جنت کے پہل ساتہہ کر دئے سو یہ پہل تمہارے جنت کے پہلون میں سے
ہین فقط اتنی بات ہے کہ یہ بگڑ جاتے ہین اور وہ نہین بگڑینگے رواہ عبداللہ بن احمد
سدرۃ المنتہی کا بیر برابر ایک سبو کے ہوگا مسلم مین حدیث ابوالزبیر سے رفعًا آیا ہے کہ عرض
کیگئی مجہپر جنت مین سے چاہا کہ اوسکے پہلون مین سے کچہہ لون میرا ہاتہہ وہانتک نہ پہنچا جابر
کہتے ہین ہم نماز ظہر مین تہے کہ اتنے مین حضرت آگے بڑہے ہم بہی آگے بڑہے پہر حضرت نے کسی
شے کا لینا چاہا پہر پیچہے ہٹے جب نماز پڑہ چکے ابی بن کعب نے کہا آج آپنے نماز مین ایسی بات
کی جو پہلے آپ نکرتے تہے فرمایا مجہپر جنت عرض کیگئی مینے اوسکی بہار و تازگی دیکہہ کر انگور توڑنا
چاہا تاکہ تمہارے پاس لاؤن لیکن درمیان میرے اور اوسکے اوٹ ہوگئی اگر مین اوسکو پاس
تمہارے لے آتا تو جو لوگ درمیان آسمان و زمین کے ہین وہ سب اوسکو کہاتے اور کم
نہوتا رواہ ابو خیثمہ براء بن عازب کہتے ہین جنت والے جنت کا میوہ کہڑے بیٹہے لیٹے
جس حال پر چاہین گے کہائین گے رواہ سعید بن منصور لقیط بن صبرہ نے کہا ای رسول
خدا جنت کی کیا چیز دکہائی دے گی فرمایا نہرین ہین شہد ناب کی اور نہرین ہین جنکے پینے سے
نہ درد سر ہو اور نہ ندامت اور نہرین ہین دودہ کی جنکا مزہ نہین بدلا اور پانی ہے جو بو نہین کرتا
اور فواکہہ ہین قسم ہے تیرے رب کی جنکو تم جانتے ہو اور بہتر تر ہین اوس جیسے سے رواہ
عبداللہ بن احمد رہا ریحان سو ہر جنت کی روئیدگی خوشبودار ہوگی حسن و ابوالعالیہ نے
کہا وہی ہمارا ریحان ہوگا ایک شاخ اوسکی جنت سے لائینگے اور سونگہین گے ابن عمر نے

کہا حناء سید ریحان جنت ہے بعض روایت مین آیا ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو ریحان
سے چھپایا اور ریحان کو حنا سے لکن رفع اسکا صحیح نہین ہے ف بز وگوسفند کو دواب جنت
فرمایا ہے رواہ البزار ابن ماجہ کا لفظ ابن عمر سے رفعا یہ ہے الشاۃ من دواب الجنۃ

فصل ۶

جنت کی کھیتی کا ذکر قال تعالیٰ و فیہا ما تشتھیہ الانفس وتلذ الاعین۔
ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت باتین کرتے تھے ایک مرد صحرائی آپکے پاس بیٹھا تھا آپنے فرمایا ایک
شخص اہل جنت مین سے اپنے رب عزوجل سے اجازت کشتکاری کی لیگا اللہ تعالیٰ کہیگا کیا تو
اپنی خواہشات مین نہین ہے وہ کہیگا ہان لکن مین کھیتی کرنا چاہتا ہون پھر جلدی کرکے بیج ڈالیگا
وہ جلد اوگکر برابر ہو جائیگا اوسی دم پھر اوسکو درو کرے گا وہ کھیتی برابر پہاڑون کے ڈھیر
ہو جائیگی اللہ تعالیٰ فرمائیگا دونک یا ابن آدم فانہ لایشبعک شئی ای ابن آدم کوئی
چیز تیرا پیٹ نہین بھرتی اعرابی نے کہا ای رسول خدا مینے نہین پایا ایسا شخص مگر قرشی یا
انصاری کیونکہ یہ لوگ کھیتی والے ہین اور ہم لوگ کھیتی نہین کرتے حضرت ہنس پڑے رواہ البخاری
وغیرہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جنت مین کشتکاری ہوگی اور یہ بیج بھی وہین کا ہوگا زمین
کا آباد ہونا درخت و زرع سے بہتر معلوم ہوتا ہے سوا اس حدیث کے ذکر زرع کا کسی اور
حدیث مین معلوم نہین ہوتا عکرمہ نے کہا ایک آدمی جنت مین ہوگا اوسکے جی مین یہ بات آئیگی
کہ اگر مجھکو اذن ہو تو مین زراعت کرون کہ اتنے مین فرشتے اوسکے دروازے پر آموجود ہونگے
اور کہینگے سلام علیک تیرا رب تجھسے فرماتا ہے جو آرزو تونے اپنے جی مین کی وہ مجھے معلوم
ہوئی اور ہمارے ساتھ تخم بھیجا ہے وہ کہیگا چھا تم لو ڈلیں پہاڑ کی برابر وہ تخم نکلیگا

اللہ تعالی عرش کے اوپر سے فرمائیگا کل یا ابن آدم فان ابن آدم لا یشبع کہا اے بیٹے آدم کے ابن آدم کا پیٹ نہین بھرتا ؛

فصل ۷

جنت کی نہریں اور اوسکے چشمے طرح طرح کے اور جس جگہہ وہ نہرین جاری ہونگی + قرآن کریم مین کئی جگہہ یہ فرمایا ہے جنات عدن تجری من تحتھا الانہار اور ایک جگہہ کہا ہے تجری تحتہا الانہار دوسری جگہہ فرمایا ہے تجری من تحتھم الانہار یہ دلیل ہے کئی امر ایک یہ کہ جنت مین حقیقۃً نہرین ہونگی دوسرے یہ کہ وہ جاری ہونگی نہ ٹہیری ہوئی تیسرے یہ کہ وہ نہرین اونکے غرفون اور محلات اور باغات کے نیچے ہونگی جسطرح کہ دنیا مین معہود ہین بعض مفسرین نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ نہرین اونکے امر و تصرف سے بہینگی جسطرح وہ چاہین گے سو یہ اسکا ضعف فہم ہے اسلئے کہ وہ انہار ہر چند غیر اخدود مین جاری ہونگی لکن اونکے محلات و منازل و غرف و زیر اشجار جاری ہونگی اللہ تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ وہ زمین کے نیچے سے بہینگی بلکہ یہ خبر دی ہے کہ دنیا مین بھی نہرین لوگونکے نیچے سے بہتی ہین فرمایا الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکناھم فی الارض مالم نمکن لکم وارسلنا السماء علیھم مدرارا وجعلنا الانہار تجری من تحتھم سو یہ معہود متعارف کی بنا دیر فرمایا ہے اور فرعون کا قول نقل کیا ہے وھذہ الانہار تجری من تحتی اور فرمایا فیھما عینان نضاختان سعید نے کہا یعنی ان چشمون سے پانی اور فواکہ کا فوارہ اوڑیگا اور انس نے کہا بلکہ مسک وعنبر کا اہل جنت کے گہرون پر جسطرح کہ ترشح مینہ کا اہل دنیا کے گہرون پر ہوتا ہے براء نے کہا وہ دو چشمے جو بہین گے وہ افضل ہین ان دو

فوّاروں سے رواہا ابن ابی شیبۃ اور فرمایا مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھار من ماء غیر اسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی ولھم فیہا من کل الثمرات ومغفرۃ من ربھم اللہ تعالی نے چار جنسین بیان کین اور ہر جنس سے اوس آفت کی نفی کی جو دنیا مین اوسکو عارض ہوتی ہے پانی کی آفت یہ ہے کہ بہ سبب طول مکث کے سڑ جائے دودہ کی آفت یہ ہے کہ بگڑ کر مزہ اوسکا کہٹا ہوجائے اور جم جائے شراب کی آفت یہ ہے کہ مزا اوسکا مکروہ ہو منافی لذت شرب کے شہد کی آفت یہ ہے کہ صاف نہو سو یہ اللہ کی نشانیان ہین کہ ایسی اجناس کی نہرین جاری کرتا ہے جسکے جاری ہونے کی دنیا مین عادت نہین ہے اور بغیر تشبیب کے چشمے بہاتا ہے اور جو آفات مانع کمال لذت کی ہین اونکو دور کردیتا ہے جسطرح کہ خمر جنت سے ساری آفات خمر دنیا کی دور کردیگا مثل درد سر و خمار و لغو و بکواس و بدمزگی دنیا کی شراب مین یہ پانچون چیزین ہوتی ہین غرضکہ دنیا کی خمر جماع اثم و مفتاح شر و سالب نعم جالب نقم ہے اگر کوئی برائی اوسمین نہ ہوتی مگر اسیقدر کہ یہ خمر اور جنت کی خمر جمع نہین ہوتی ہے تو اتنا ہی بس تہا جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ جسنے شراب پی دنیا مین وہ آخرت مین شراب نہ پئیگا حالانکہ آفات یہانکی خمر کی نے گنتی ہین ایک جملہ اصالحہ مذمت خمر کا اس مقام پر ابن القیم رح نے ذکر کیا ہے سو یہ ساری آفات خمر جنت سے منفی ہونگی ان انہار چہارگانہ کے اجتماع مین تامل کرنا چاہئیے کہ یہ افضل اشربہ ہین ایک نہر واسطے سیرابی و طہارت کے ہے اور دوسری واسطے قوت و غذا کے اور تیسری واسطے لذت و سرور کے اور چوتھی واسطے شفا و منفعت کے جنت کی نہرین اوپر سے نیچے کو بہکر آتی ہین اور اقصی درجات تک پہنچتی ہین ف نسائی میں رفعاً آیا ہے جسنے ریشم پہنا دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین اور جسنے شراب پی دنیا

مین وہ نہ پیئے گا آخرت مین اور جس نے کھایا برتن مین سونے کے وہ نہ کھائیگا اوسمین
آخرت مین پھر فرمایا کہ لباس و شراب و آوند اہل جنت یہی چیزین ہین شعرانی کہتے ہین علما نے
کہا یہ حسرت اوسکے لئے ہے جسنے اسسے توبہ نہین کی ہے قبل موت کے لقولہ صلعم
من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الآخرۃ رواہ مالک یہی قول
حضمین لابس حریر کے ہے اور یہی حکم اوسکا ہے جس نے آوند زر و سیم مین کھایا اور باسناد
صحیح آیا ہے کہ من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ وان دخل الجنۃ قرطبی کہتے
ہین ھذا نص صریح فی غایۃ البیان ان لم یکن ذلک من قول الراوی بل ولو کان
من قول الراوی لانہ اعلم بمراد الشارع ومثلہ لا یقال من قبل الرأی بھی
قرطبی نے ذکر انہار جنت مین کہا ہے انہا تجری فی غیر اخدود منضبطۃ بید القدرۃ
انتہی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جنت مین سو درجے ہین جنکو اللہ نے واسطے
مجاہدین کے اپنی راہ مین طیار کر رکھا ہے درمیان دونون درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا
کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت
اور اعلی جنت ہے اوسکی چھت رحمن کا عرش ہے اوسی سے نہرین جنت کی پھوٹتی ہین رواہ
البخاری وروی الترمذی نحوہ من حدیث معاذ بن جبل وعبادۃ بن الصامت
علما نے کہا ہے معنی اوسط جنت کے یہ ہین کہ فردوس وسط جنان ہے عرض مین اور معنی اعلی
جنت کے یہ ہین کہ ارتفاع مین اعلی ہے قتادہ نے کہا الفردوس ربوۃ الجنۃ واوسطہا
واعلاہا وارفعہا وافضلہا بعض نے کہا الفردوس اسم لجمیع الجنان کما ان
جہنم اسم لجمیع درکات النار عبادہ کا لفظ یہ ہے کہ درمیان دونون درجون کے
فاصلہ سو برس کا ہے اور فردوس اعلی درجات ہے ہر چہار نہر اوسی سے نکلی ہین اور

عرش اوسکی چھت ہے سمرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے فردوس ٹیلہ ہے جنت کا اور اعلےٰ واوسط جنت
ہے اوسی سے نہرین جنت کی پھوٹتی ہین رواہ الطبرانی حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہی
دکہایا گیا مجھکو سدرۃ المنتہیٰ آسمان ہفتم پر اوسکے بیر جیسے سبوے ہجر پتی جیسے کان ہتنی کے
اوسکی ساق سے دو نہرین ظاہر اور دو نہرین باطن نکلتی ہین مینے کہا اے جبریل یہ کیا ہے
کہا دو نہرین باطن کی جنت مین ہین اور دو نہرین ظاہر کی نیل و فرات ہین رواہ البخاری
دوسرا لفظ انس کا صحیح مین رفعًا یہ ہے مین جنت مین چلتا تہا کہ اتنے مین ایک نہر ملی اوسکے دونون
طرف قُبے تہے لولو مجوف کے مینے کہا اے جبریل یہ کیا ہے کہا کوثر ہے جو تیرے رب نے تجھکو
عطا کی ہے ایک فرشتے نے اپنا ہاتہہ اوسمین مارا اوسکی مٹی مسک خالص تھی مسلم کا لفظ
انس سے یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت مین جسکا وعدہ کیا ہے مجھسے میرے رب نے محمد بن عبد اللہ
انصاری نے انس سے رفعًا یون روایت کیا ہے کہ مین داخل ہوا جنت مین ایک نہر دیکھی
بہتی ہوئی اوسکے دونون کنارون پر موتی کے خیمہ جات تھے مین نے اپنا ہاتہہ اوسمین مارا
مسک اذفر تہا مینے کہا یہ کسکی نہر ہے اے جبرئیل کہا یہ کوثر ہے جو تجھکو تیرے رب نے عطا کی
ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت مین دونون کنارے اوسکے سونے کے
ہین وہ دُر و یاقوت پر بہتی ہے خاک اوسکی مشک ہے اور پانی اوسکا شہد سے زیادہ شیرین
اور برف سے زیادہ سفید رواہ الترمذی و صححہ مجاہد نے کہا کوثر خیر کثیر ہے انس نے
کہا نہر ہے جنت مین عائشہ نے کہا جو شخص دونون اُنگلیان اپنے دونون کانون مین
کرتا ہے وہ اوس نہر کی آواز سُنتا ہے یعنی اوسکی آواز مشابہ اس گڑگڑاہٹ کے ہوتی
ہے جو کانون کو بند کرنے سے سُنائی دیتی ہے حکیم بن معاویہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین
ایک دریا پانی کا اور ایک دریا شہد کا اور ایک دریا دودہ کا اور ایک دریا شراب کا ہے

پھر اونمین سے یہ چار نہرین پھوٹتی ہین رواہ الترمذی وصححہ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہے جسکو یہ بات خوش کرے کہ اللہ اوسکو خمر آخرت پلائے تو وہ خمر دنیا کو ترک کر دے اور جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اوسکو حریر جنت پہنائے تو وہ حریر دنیا کا پہنا چھوڑ دے جنت کی نہرین مسک کے ٹیلون یا پہاڑون کے نیچے سے پھوٹتی ہین اگر ادنی زیور اہل جنت کا برابر زیور اہل دنیا کے کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالی آخرت مین پہنائیگا وہ ساری دنیا کے زیور سے بڑھکر اور بہتر ہوگا عبداللہ نے کہا انفجار انہار جنت کا کوہ مسک سے ہے عبداللہ بن قیس رفعًا کہتے ہین یہ نہرین جنت مین سے اوبلکر ایک حوض مین گرتی ہین پھر وہان سے نہر بنکر بہتی ہین رواہ ابن مردویہ یعنی ان نہرون کی چادر چلتی ہے جسکو آبشار کہتے ہین انس بن مالک نے کہا ہے مین گمان کرتا ہون کہ تمکو یہ گمان ہے کہ جنت کی نہرین نشیب مین ہین لا واللہ وہ تو روے زمین پر سیر کرتے ہین اوسکے کنارے موتی ہین دوسرا کنارہ یاقوت ہے مٹی مشک خالص ہے رواہ ابن ابی الدنیا موقوفا ورواہ ابن مردویہ عن انس مرفوعا هکذا انس نے یہ آیت پڑہی انا اعطیناک الکوثر پھر کہا حضرت نے فرمایا ہے مجھے کوثر دیگئی ہے وہ ایک نہر ہے بہتی ہوئی اور نشیب مین ہوئی ہے اوسکے کنارون پر موتی کے قبے ہین مینے اپنا ہاتھ اوسکی تربت مین مارا مسک اذفر تہا اوسکے سنگریزے موتی تھے رواہ ابو خیثمہ معاویہ بن قرہ نے کہا اذفر وہ ہے جسمین خلط نہو یعنی خالص ہو مسروق نے کہا وماء مسکوب یعنی نہرین ہین جاری زمین غیر نشیب مین اور نخل ہین جڑ سے اوپر تک لدے ہوئے حدیث مین آیا ہے انہار الجنۃ تخرج من تحت تلال اوجبال المسک ذکرہ القرطبی ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ جنت مین دریا ہے پانی کا اور شہد کا اور شراب کا اور دودہ کا پھر انسے نہرین نکلتی ہین یعنی ندیان بہتی ہین کعب احبار کہتے تھے نہر دجلہ نہر آب جنت ہے اور

نہر فرات نہر شیر اور نہر مصر نہر خمر اور نہر سیحان نہر عسل اور یہ چارون نہرین نہر کوثر سے نکلی ہین حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے سیحان وجیحان وفرات ونیل یہ سب نہرین ہین جنت کی رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعا
یہ ہے اللہ نے جنت سے پانچ نہرین نازل کین سیحون یہ نہر ہند ہے جیحون یہ نہر بلخ ہے دجلہ وفرات
یہ دونون نہر عراق ہین نیل یہ نہر مصر ہے اللہ نے انکو ایک چشمے سے جنت کے اوتارا ہے
اسفل درجے سے درجات جنت کے دو پرون پر جبریل علیہ السلام کے پہر اونکو پہاڑون مین رکھدیا
اور زمین پر جاری کیا اور اونمین لوگون کے لئے اصناف معاش کے منافع رکھے فذلک **قولہ**
تعالیٰ وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسکناہ فی الارض وانا علی ذہاب بہ
لقادرون جب یاجوج ماجوج برآمد ہونگے اللہ تعالی جبریل کو بہیجیگا وہ زمین سے قرآن اور سارا
علم اور حجر اسود ومقام ابراہیم وتابوت موسی کو مع اوس چیز کے جو اندر اوسکے ہے اور ان
پانچون نہرون کو طرف آسمان کے اوٹھا لیجائینگے فذلک قولہ وانا علی ذہاب بہ
لقادرون سو جب یہ چیزین زمین سے اوٹھ جائینگی تو زمین والے ساری خیر دنیا وآخرت
سے محروم رہجائینگے رواہ عثمان بن سعید الدارمی اسکو احمد بن عدی نے بھی ترجمہ
مسلمہ بن علی مین مع دیگر احادیث کے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عامۂ احادیث مسلمہ کے
محفوظ نہین ہین بالجملہ یہ راوی ضعیف ہے مسعودی نے کہا ہے کہ ایک بار فرات کا پانی
بڑہگیا زمانۂ ابن مسعود مین لوگون کو برا معلوم ہوا ابن مسعود نے کہا تم اسکو برا سمجہو تو قریب ہے
کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ ایک طشت پانی کا اس سے نہ بہر سکینگے یہ اوس وقت ہوگا کہ
ہر پانی طرف اپنے عنصر کے رجوع کریگا اور فقط شام مین پانی اور چشمے باقی رہجائینگے ابن وہب
نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جنت مین ایک نہر ہے اوسکو بیذخ کہتے ہین اوسپر قبے ہین
یاقوت کے اوسکے نیچے نوجوان لڑکیان ہین اہل جنت کہینگے ہمارے ساتہہ بیذخ پر چلو وہان

ڈھونڈھینگے اون جواری کو تلاش کرینگے جب کسی شخص کو کوئی جاریہ پسند آئیگی وہ اوسکے ہاتھ کو چھوئیگا
وہ جاریہ اوسکے ساتھ ہو جائیگی رہے چشمے سو اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان المتقین فی
جنات وعیون اور فرمایا ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا عینا
یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا بعض سلف نے کہا ہے کہ اوسکے ساتھ سونے
کی شاخین ہونگی جدہر وہ جھکینگے اودہر وہ بھی مائل ہونگی حرف با یا تو بمعنی من ہے یعنی
یشرب منہا اور بعض نے کہا یشرب بمعنی یروی بہا یہ صحیح والطف وابلغ ہے یا با واسطے ظرفیت کے
ہے اور عین نام ہے جگہہ کا اور فرمایا ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا عینا
فیہا تسمی سلسبیلا اللہ نے خبر دی اوس چشمے کی جس سے خالص مقربین پینگے
اور ابرار کی شراب ممزوج ہوگی اسلئے کہ اونھون نے سارے اعمال مین اخلاص کیا تھا لہذا اونکی
شراب بھی خالص ٹھیری اور انھون نے آمیزش کی تھی اسلئے انکی شراب ممزوج ٹھیری اسکی
نظیر یہ آیت ہے یسقون من رحیق ختامہ مسک ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب
بہا المقربون اللہ نے خبر دی کہ یہ شراب دو چیزون سے ممزوج ہوگی کافور و زنجبیل زنجبیل
کافور مین ٹھنڈک اور بوے خوش ہوتی ہے اور زنجبیل مین گرمی اور طیب رائحہ ہوتا ہے ان
دونون کے اجتماع سے کہ ایک کے بعد دوسری نوش جان کیجائیگی ایک حالت اکمل اور اطیب
والذ حادث ہوگی جو تنہا ایک کے پینے مین حاصل نہوتی ایک شراب کی کیفیت دوسری شراب
کی کیفیت سے ملکر اعتدال پیدا کریگی اول سورت مین ذکر کافور کا اور آخر سورت مین
ذکر زنجبیل کا فرمایا یہ نہایت لطیف موقع ہے کہ پہلے اونکی شراب مین کافور ملائینگے پھر بعد اوسکے
زنجبیل اسنے اوسکے مزاج کو معتدل کر دیا ظاہر یہ ہے کہ دوسرا کاس غیر کاس اول ہوگا اور
وہ دو نوع کی شراب لذیذ ہوگی ایک آمیختہ کافور دوسری آمیختہ زنجبیل اللہ نے خبر دی

مزج شراب کے ساتھہ کافور کی جو کہ بارد ہوتی ہے یہ برد مقابلہ مین اوس حرارت جوف وایثار
صبر و وفاء جملہ واجبات کے ہے جو دنیا مین اونکو لاحق حال تھی ولہذا فرمایا ہے وجزاہم
بما صبروا جنة وحریرا صبر مین ایک طرح کی خشونت اور روکنا نفس کا شہوات سے ہوتا ہے
اسکا مقتضا یہی ہے کہ جزاء صبر مین سعت جنت ونعومت حریر ہو جو کہ مقابلہ مین اوس حبس
وخشونت کے ہو سکے اسجگہ اونکے لئے نضرت و سرور کو جمع کردیا یہ اجمال ہے اونکے بواطن کا
جسطرح کہ دنیا مین اونہون نے اپنے ظواہر کو شرائع اسلام سے اور بواطن کو حقائق ایمان سے
جمیل کیا تھا اسکی نظیر آخر سورت مین یہ آیت ہے عالیہم ثیاب سندس خضر واستبرق
وحلوا اساور من فضة یہ زینت ظاہر ہے پہر فرمایا وسقاہم ربہم شرابا طہورا
یہ زینت باطن ہے ہر اذی ونقص سے پاک وصاف اسکی نظیر وہ بات ہے جو اللہ نے انکے
باپ آدم سے کہی تھی ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمأ فیہا ولا
تضحی یہ ضمانت ہے اسبات کی کہ اونکو ذل باطن گرسنگی کا اور ذل ظاہر برہنگی کا نہ
پہنچیگا اور نہ حر باطن تشنگی کا اور نہ حر ظاہر دہوپ کا ستائیگا اسیکی نظیر وہ نعمتین ہین
جنکو اپنے بندون پر شمار کیا ہے کہ اونپر لباس اوتارا جس سے وہ اپنے عیب کو ڈہانپین اور
ظاہر کو آراستہ کرین اور ایک دوسرا لباس بخشا جس سے اپنے بواطن کو زیبائش دین
وہ لباس تقوی کا ہے اور اس لباس کو خیر اللباسین ٹھیرایا اسی کے قریب یہ خبر ہے کہ آسمان
کو تارون سے زینت دی اور ہر شیطان سرکش سے اوسکو محفوظ رکھا سو ظاہر آسمان نجوم سے
مزین ہے اور باطن حراست سے اسی کے نزدیک یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا کرے وہ زاد ظاہر لے
پہر فرمایا کہ بہتر زاد توشہ باطن ہے یعنی تقوی اسی کے قریب قول زنان عزیز کا ہے نسبت
یوسف علیہ السلام کے فذلکن الذی لمتننی فیہ زلیخا نے اون عورتونکو یوسف کا حسن

وحال کہلایا چرکیا ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم سو تبریزی و تحویل
باطن یوسف اور زینت نوا شرفت کی وھذا کثیر فی القرآن لمتأمله •

فصل

جنت والون کے کہانے پینے اور ترسرت کا ذکر اللہ تعالی نے فرمایا ان المتقین فی
ظلال وعیون وفواکہ مما یشتہون کلوا واشربوا ھنیئا بما کنتم تعملون اور
فرمایا فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملاق
حسابیہ فہو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ کلوا واشربوا
ھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور فرمایا وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم
تعملون لکم فیہا فاکہۃ کثیرۃ منہا تاکلون اور فرمایا مثل الجنۃ التی وعد المتقون
تجری من تحتہا الانہار اکلہا دائم وظلہا اور فرمایا وامددناھم بفاکہۃ
ولحم مما یشتہون یتنازعون فیہا کاسا لا لغو فیہا ولا تاثیم اور فرمایا یسقون
من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون حدیث جابر
مین فرمایا جنت والے کہائین گے پیین گے آب بینی و بول و براز نکرینگے یہ طعام اونکا
ڈکار ہوگا جیسے مشک کی خوشبو اونکو تسبیح و تکبیر کا الہام ہوگا جسطرح کہ سانس کا الہام ہوگا۔
رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ طعام کا کیا حال ہوگا فرمایا جشاء و رشح ہے مثل رشح مشک
کے اونکو تسبیح و حمد کا الہام ہوگا زید بن ارقم کہتے ہین ایک مرد اہل کتاب مین سے آیا کہا اے
ابو القاسم تمکو یہ اعتقاد ہے کہ اہل جنت کہائین گے پیین گے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتہہ مین ہے جان میری اونمین ایک شخص کو سو مرد کی قوت دیجائیگی اکل و شرب و جماع و شہوت

مین کہا جو شخص کھاتا پیتا ہے اوسکو حاجت ہوتی ہے جنت مین کوئی ایذا نہوگی فرمایا اونکی حاجت
پسینا ہوگی جو اونکی کھال سے مثل رشح مسک کے بہ جائیگا پھر پیٹ لگ جائیگا رواہ احمد
والنسائی بسند صحیح علی شرط الصحیح والحاکم بنحوہ ابن مسعود رفعاً کہتے ہین تو نظر کریگا
طرف پرندہ کے جنت مین پھر تیرا جی اوسکو چاہیگا وہ تیرے سامنے بریان ہوکر گر پڑیگا رواہ الحسن
بن عرفۃ یہ حدیث ابو سعید خدری کی گزر چکی ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی
جسکو جبار اپنے ہاتھہ سے طیار کریگا یہ مہمانی ہے اہل جنت کی حذیفہ مرفوعاً کہتے ہین جنت
مین پرندے ہونگے جیسے شتر بختی ابو بکر نے کہا اے رسول خدا وہ بہت عمدہ ہونگے فرمایا اونسے زیادہ
عمدہ وہ لوگ ہونگے جو اونکو کھائینگے رواہ الحاکم قتادہ نے مثل اسکے تفسیر آیۃ ولحم طیر مما
یشتہون مین کہا ہے مگر دوسرے لفظ سے ابن عمرو نے کریمۂ یطاف علیہم بصحاف من
ذہب مین کہا ہے ستر رکابیان ہونگی ہر رکابی مین ایک نئی طرح کا طعام ہوگا جو دوسری کابی
مین نہوگا انس بن مالک نے ذکر کوثر مین رفعاً کہا ہے وہان پرندہ ہین جنکی گردنین اونٹ کی طرح
ہین عمر نے کہا وہ ناعم ہین حضرت نے فرمایا کھانیوالے اونکے اور بھی زیادہ ناعم ہونگے رواہ
الدرآوردی دوسری روایت مین بجاے عمر ابو بکر کا نام لیا ہے ابن عباس نے وکاس من
معین مین کہا ہے کہ اوس خمر مین نہ خمار ہوگا اور نہ زوال عقل کاس دھاق سے مراد ساغر
لبریز ہے رحیق مختوم وہ ہے جسپر مشک کی مُھر لگی ہوئی ہے ابن مسعود نے کہا ختامہ مسک یعنی
وہ ساغر مخلوط بمسک ہوگا نہ یہ کہ اوسپر مُھر لگی ہو یعنی لفظ ختام اسجگہ ماخوذ خاتمہ سے ہے کہ آخر
مین خلط مسک کا ہوگا نہ خاتم سے یہی قول ہے علقمہ ومسروق کا یعنی انجام شرب مین ذائقہ
مسک کا آئیگا مجاہد نے کہا اوسکی بو مسک کی ہوگی مراد دُردی ہے جو برتن کی تہ مین
رہجاتی ہے ابو الدرداء نے کہا ختامہ مسک شراب سفید ہے جیسے چاندی اوسکو سب

یعنی کلام

شرابون سے پئیں گے اگر کوئی مرد اہل دنیا میں سے اپنا ہاتہہ اوسمین ڈالکر نکالے تو کوئی جاندار باقی نرہے لیکن اوسکی خوشبو پائے رواہ الحاکم مزاجہ من تسنیم مین عبد اللہ نے کہا ہے اوسکو اصحاب یمین کے لئے ممزوج کرینگے اور مقربین خالص بلا مزج پئین گے اسیطرح ابن عباس نے کہا ہے کہ جو مقربین سے گست کرین اونکے لئے ممزوج کیجائیگی عطا نے کہا تسنیم نام ہے ایک چشمے کا جسکو خمر مین ملاتے ہین ایک گروہ نے کہا سلسبیل ایک جملہ مرکب ہے فعل و مفعول سے یعنی سل سبیلا الیہ سو یہ قول کچہہ چیز نہین ہے بلکہ سلسبیل ایک کلمہ مفرد ہے اور نام ہے ایک چشمے کا باعتبار صفت کے اور گوشت ایک حرف کن سے بریان ہو جائیگا اور بعض نے کہا خارج جنت بہونا جائیگا وہان سے طیار کرکے یہان لائینگے اور صواب یہہ ہے کہ جنت ہی کے اندر ان اسباب سے جو عزیز علیم نے واسطے نضج و اصلاح کے مقدر کئے ہین بریان ہو جائیگا جسطرح کہ اسباب پختگی میوہ کے اور کہانے کے مہیا فرمائے ہین اور اگر وہان کوئی آتش صالح غیر فاسد ہو تو کوئی اس سے بہی مانع نہین ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ مجامر اونکے الوہ ہونگے مجمر اوس بخور کو کہتے ہین جسکو آگ سے سلگاتے ہین تاکہ خوشبو اوسکی اوڑے ✣

فصل ۹

جنت کے برتن جنمین کہائین پئین گے کس جنس و صفت کے ہونگے ✣ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یطاف علیہم بصحاف من ذہب واکواب کلبی نے کہا مراد صحاف سے قصاع ہین یعنی رکابیان فراء نے کہا کوزے ہین گول سر کے جنکے کان نہین ابو عبیدہ نے کہا مراد اکواب سے ابریق ہین جنکی خرطوم نہو یعنی لوٹے بے ٹونٹی کے جنت کے ابریق چاندی کے ہونگے اور صفا مین مثل شیشے کے اونکے ظاہر سے جو اونکے باطن مین ہے نظر آئیگا اور فرمایا یطاف علیہم

بآنیة من فضة واکواب کانت قواریر قواریر من فضة قدروها تقدیرا قواریر
سے مراد زجاج ہے یعنی آبگینہ اللہ تعالیٰ نے ان برتنون کا مادّہ بتایا کہ وہ اصل مین چاندی کے
ہونگے اور صفائی و شفافی مین مثل شیشے کے اور یہ احسن و اعجب اشیاء ہے کہ سفیدی تو سیم
کی سی ہو اور جلا شیشے کی سی یہی قول ہے مجاہد و قتادہ و مقاتل و کلبی و شعبی کا ابن قتیبہ نے کہا
جنت مین جنتی آلات و سریر و فرش واکواب ہین وہ مخالف دنیا اور صنعت عباد کے ہین جسطرح
کہ ابن عباس نے کہا لیس فی الدنیا شیئ مما فی الجنة الا الاسماء اور سیرابی کے اندازہ
پر بنائے گئے ہین نہ زیادہ نہ کم یہ لذت شرب مین ابلغ تر ہین اسلئے کہ اگر کم ہون مقدار سیرابی
سے تو التذاذ مین نقصان ہو اور اگر زیادہ تو باقی سے ملالت و سآمت حاصل ہو یہی قول
ہے ایک جماعت مفسرین کا اسکے سوا اور بھی اقوال ہین لکن جمہور کا قول احسن و ابلغ ہے کاس اوس
پیالہ کو کہتے ہین جسمین پانی وغیرہ ہو قالہ ابو عبیدۃ مفسرین نے کہا ہے کہ کاس ساغر شراب کو
کہتے ہین یہی قول ہے عطا و کلبی و مقاتل کا ضحاک نے کہا قرآن مین جسجگہ کاس آیا ہے مراد
اوس سے خمر ہے ان لوگون نے نظر طرف معنی کے فرمائی کیونکہ مقصود وہ چیز ہے جو اندر ساغر کے
ہے نہ خود ساغر بعض اسماء نام حال و محل دونون کے ہوتے ہین جیسے نہر و کاس و قریہ صراح مین
کہا ہے کاس جام با شراب صحیحین مین ابو موسی اشعری سے رفعاً آیا ہے کہ دو جنتین سونے کی
ہین اونکے برتن اور جو کچھ اونمین ہے وہ سب سونے کا ہے اور دو جنتین چاندی کی ہین اونکے
برتن اور جو کچھ اونمین ہے سب چاندی کا ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اونکی کنگھیان سونے
کی اور پسینا مسک ہے اور انگیٹھیان الوہ کی رواہ الشیخان ابو حذیفہ نے رفعاً کہا ہے تم
نہ پیو سونے چاندی کے برتن مین اور نہ کھاؤ اونکی رکابیون مین کہ یہ واسطے اونکے دنیا مین ہین
اور تمہارے لئے آخرت مین رواہ الشیخان انس کا لفظ یہ ہے حضرت کو خواب خوش آتا تھا

ایک عورت نے آکر کہا مین نے دیکہا کہ گویا مجہکو مدینہ سے باہر لیجاکر جنت مین داخل کیا مین نے
ایک آواز سُنی جس سے جنت گونج اوٹھی دیکہا تو فلان وفلان و فلان ہین بارہ شخصون کا نام لیا
جنکو حضرت نے بطور ایک لشکر مجرد کے قبل اسکے بہیجا تہا اونہر کپڑے ہین پرانے اونکی رگین بہتی
ہین کہا انکو نہر بیذخ مین لیجاؤ اوس نہر مین اونکو غوطہ دیا پہر جو وہ نکلے تو اونکے چہرے مثل
چودہوین رات کے چاند کے تہے اونکے پاس طباق سونے کے جنمین خرشے خرما کے تہے لائے گئے
اونہون نے جتنا چاہا کہایا جس رخ سے پہیر کر کہانا چاہا کہا تہا مین نے بہی اونکے ساتہ
کہایا آتے ہین اوس لشکر سے ایک بشیر آیا اور کہا فلان و فلان مارے گئے یہانتک کہ
بارہ شخصون کا نام لیا حضرت نے اوس عورت کو بلا کر فرمایا تو اپنی خواب کو بیان کر اوسنے بیان
کی اور کہنے لگی کہ فلان فلان کو لائے **کما قال** رواہ ابو یعلی درواہ احمد بنحوہ و
اسنادہ علی شرط مسلم معلوم ہوا کہ شہداء فی سبیل اللہ کو بمجرد شہادت کے جنت مین رزق ملتا ہے

فصل ۱۰

جنت والون کا لباس وزیور و مندیل و فرش و بساط و وسادہ و نہالچہ و گدیلہ کیسا ہوگا +
اللہ تعالی نے فرمایا ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس
واستبرق متقابلین اور فرمایا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات انا لا نضیع اجر
من احسن عملا اولئک لہم جنات عدن تجری من تحتہم الانہار یحلون فیہا
من اساور من ذہب ویلبسون ثیابا خضرا من سندس واستبرق متکئین
فیہا علی الارائک ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ سندس دیبائے باریک کو کہتے ہین اور
استبرق موٹے کو اور اورون نے کہا مراد اس سے ابریشم ہے زجاج نے کہا یہ دو نوع ہین حریر کی

اور احسن الوان رنگ سبز ہے اور احسن ملابس حریر سو اونکے لئے دونون امر جمع کئے گئے حسن منظر
لباس اور التذاذ عین اوس لباس سے اور نرمی جامے کی اور لذت جسم کی قال تعالیٰ
ولباسھم فیھا حریر ایک جماعت سلف و خلف نے کہا یہ عام مخصوص ہے جسطرح صحیح مین
آیا ہے کہ جسنے دنیا مین حریر پہنا وہ آخرت مین نہ پہنے گا جمہور نے کہا یہ فعل مقتضی اسی حکم کا ہے
اور کبھی کسی مانع سے متخلف ہوجاتا ہے نص و اجماع دلیل ہے اس بات پر کہ توبہ مانع ہے لحوق سے
اس وعید کے اسیطرح اگر حسنات ماحیہ و مصائب مکفرہ و دعا مسلمین اور شفاعت شافعین باذن
رب العالمین و شفاعت ارحم الراحمین آلگتی ہے تو بھی لحوق سے وعید مذکور کے مانع ہوتی ہے
اور محتمل ہے کہ اساور یعنی کنگن بعض سونے کے ہون اور بعض موتیون کے یا مرکب دونون سے
واللہ اعلم کعب نے کہا اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسدن سے وہ پیدا ہوا ہے وہ اہل جنت کا
زیور بنایا کرتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو اگر ایک قلب یعنی دست برنجن مراد کنگن ہے زیور
اہل جنت مین سے نکالا جاوے تو سورج کی چمک جاتی رہے اب تم بعد اسکے حال زیور اہل جنت کا
نہ پوچھو رواہ ابن ابی الدنیا حسن نے کہا جنت مین مردون پر زیور عورتون سے بھی زیادہ کھلیگا
حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے اگر ایک آدمی اہل جنت مین سے جھانکے اور اوسکا کنگن
ظاہر ہو تو چمک سورج کی مٹ جاوے جسطرح کہ سورج تارون کی چمک کو کھو دیتا ہے رواہ احمد
بن منیع ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے اہل جنت کے زیور کا ذکر کیا فرمایا مسنور ہین زر و سیم مین
مکلل ہین جواہر سے اونکے سرون پر تاج ہونگے دُر و یاقوت کے جڑاؤ جیسے پادشاہون کے
تاج وہ جوان عمر بے ریش سرمگین چشم ہونگے رواہ ابن وہب حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
پہنچیگا زیور مومن کا وہانتک کہ آب وضو پہنچتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ ابوہریرہ سے
رفعاً یون ہے جو داخل ہوا جنت مین چین کرے گا کبھی رنجیدہ نہو گا اوسکے کپڑے پرانے نہ پڑینگے

اوسکی جوانی فنا نہ ہوگی جنت مین وہ چیز ہے جو نہ کسی آنکھہ نے دیکھی نہ کان نے سُنی نہ دلپر خطرہ ہوا ظاہر سبب کہ لباس معین کو کہنگی نہ لگیگی یا مراد جنس جامہ ہے بلکہ ہمیشہ جامہا تازہ بتازہ نو بنو پہنتے رہینگے جسطرح کہ اوسکے اکل منقطع نہوگا بلکہ ہر اکول کے بعد دوسرا اکول اوسکا خلیفہ ہوگا واللہ اعلم حدیث مرفوع ابن عمرو مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر کہا مجھے اہل جنت کے کپڑون کی خبر دو کہ وہ پہرانے ہونگے یا بُنے جاوینگے بعض لوگ ہنسے حضرت نے فرمایا تم ایک جاہل کی بات پر ہنستے ہو جو کہ عالم سے سوال کرتا ہے پھر حضرت نے ایکدم سکوت کیا پھر کہا سائل کہان ہے اوسنے کہا یہہ ہون اے رسول خدا فرمایا جنت کے پہل پھٹ کر اون مین سے وہ کپڑے نکلینگے تین بار یسطرح کہا رواہ احمد عبداللہ رفعًا کہتے ہین پہلا زمرہ جو جنت مین جاویگا اونکے مُنہہ ماہ نیم ماہ کی طرح پر ہونگے دوسرے زمرہ کا رنگ روپ خوب چمکتے تارے کی طرح آسمان پر ہوگا ہر ایک کی دو زوجہ ہونگی حور عین مین سے ہر زوجہ پر ستر حلے ہونگے اونکی پنڈلی کا مغز گوشت کے پیچہے سے نظر آویگا وہ گوشت و حلے اسطرح پر ہونگے جیسے سرخ شراب سفید کانچ مین نظر آتی ہے رواہ الطبرانی وھذا ام الاسناد علی شرط الصحیح امام احمد کا لفظ ابوہریرہ سے رفعًا یہ ہے برابر ایک تازیانہ کے جگہہ ایک تمہاری کی جنت مین بہت ہے ساری دنیا سے اور مثل دنیا کے ہمراہ اوسکے ہے اور البتہ برابر ایک کمان تمہاری کے بہتر ہے دنیات ومثلہا معہا اور اوڑہنی ایک عورت کی جنت مین بہتر ہے دنیا سے ومثلہا معہا ابن وہب ابو سعید خدری سے رفعًا راوی ہین کہ آدمی جنت مین ستر برس تک تکیہ لگائے رہیگا قبل اسکے کہ پہلو بدلے پھر اوسکے پاس ایک عورت آکر اوسکے دوش پر ہاتہہ ماریگی یہہ اوسکے چہرے کو اوسکے رخسار مین صاف تر آئینہ سے دیکھیگا ادنی موتی جو اوسکے بدن پر ہوگا وہ مشرق ومغرب کے درمیان کو چمکا دیگا وہ اسکو سلام کریگی یہہ اوسکو جواب دیگا اور کہیگا تو کون ہے

وہ کہیگی مین مزید ہون اوس عورت پر ستّر کپڑے ہونگے ادنیٰ اونکا مثل گل لالہ کے ہوگا
یہ کپڑا درخت طوبیٰ کا ہوگا یہ غور سے اوسمین نظر کرے گا یہانتک کہ گودا اوسکی پنڈلی کا اُن
کپڑون کے نیچے سے دیکھیگا اوسکے سر پر تاج ہونگے ادنیٰ موتی اون تاجونکا مابین مشرق و مغرب
کو روشن کردیگا ترمذی نے منجملہ اس حدیث کے ذکر تاج و لولوء کا کیا ہے حدیث ابوامامہ مین
فرمایا ہے تم مین سے جو کوئی جنت مین داخل ہوگا اوسکو پاس طوبیٰ کے لیجائینگے تاکہ اوسکے
شگوفے کھلجائین وہ اونمین سے چاہے سفید لباس لے چاہے سرخ چاہے سبز چاہے زرد
چاہے سیاہ جیسے شقائق النعمان یعنی گل لالہ اور اس سے بھی زیادہ باریک و بہتر رواہ ابن
ابی الدنیا ابن عباس سے کہا تہا جنت کے حلّے کیسے ہونگے کہا جنت مین ایک درخت ہے
اوسکا پھل ایسا ہے جیسے کہ انار جب کوئی اللہ کا دوست ارادہ کسوت کا کرے گا اوسکی شاخ
طرف اوسکی جھک کر پھٹ جائیگی ستّر حلے رنگا رنگ نکل پڑینگے پھر وہ شاخ بدستور منطبق ہوکر
اپنی جگہہ پر چلی جائے گی جیسے کہ پہلے تھی ابوسعید کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا طوبیٰ
کیا ہے فرمایا ایک شجر ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے کپڑے اوسی کے شگوفون
سے برآمد ہونگے ابوہریرہ نے کہا مومن کا گھر جنت مین ایک موتی کا ہوگا اوسمین درخت ہے
جو کہ حُلّے اُگاتا ہے آدمی اپنی اُنگلی اوٹھائیگا اور سبابہ و ابہام سے اشارہ کیا ستّر حُلّے
لولوء و مرجان کے کمربند لگے ہوئے پائے گا کعب نے کہا اگر ایک کپڑا اہل جنت کے کپڑون
مین سے آج دنیا مین پہنا جائے تو جو اوسکو دیکھے بیہوش ہوجائے نظر اوسکو نہ اوٹھا سکے
یہ آثار ابن ابی الدنیا نے روایت کئے ہین صحیحین مین انس بن مالک سے آیا ہے کہ اکیدر
رومہ نے حضرت کو ایک جبّہ سندس کا بھیجا تہا لوگ اوسکی خوبی سے متعجب ہوئے فرمایا منادیل
سعد کی جنت مین اس سے بھی کہین زیادہ تر بہتر ہین شیخین کا لفظ براء سے یہ ہے حضرت

کے پاس ایک کپڑا ریشم کا ہدیہ مین آیا لوگ اوسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے فرمایا تم اس سے
تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی مندیلین جنت مین اس سے بھی بہتر ہونگی ذکر سعد کا بالخصوص
اسلئے ہے کہ وہ انصار مین مثل صدیق کے مہاجرین مین تھے اونکی موت سے عرش ہلگیا اللہ
کی راہ مین لوم لائم اونکو نہ پکڑتے خاتمہ اونکا شہادت پر ہوا اونھون نے اللہ و رسول کی رضا کو اپنی
قوم و عشیرہ کی رضامندی پر اختیار کیا اونکا حکم موافق اللہ کے حکم کے سات آسمانون کے اوپر
ہوا اونکی موت کے دن جبرئیل علیہ السلام نے نعی کی تو وہ اسی لایق ہین کہ اونکی منادیل یعنی
رومال جس سے وہ ہاتھ پوچھین مثل لوگ سے بہتر ہون اہل جنت کے لباس مین ایک یہی بات
ہین یہ تاج اونکے سرون پر ہونگے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے پڑھا قرآن پھر قیام کیا
ساتھ اوسکے ساعات روز و شب مین اور حلال کیا اوسکے حلال کو اور حرام کیا اوسکے حرام کو ملادیگا
اللہ قرآن کو اوسکے گوشت و خون سے اور کردیگا اوسکو رفیق سفرۂ کرام بررہ کا اور جب دن
قیامت کا ہوگا تو قرآن اوسکی طرف سے حجت کریگا اور کہیگا ای رب ہر عامل جو دنیا مین عمل کرتا تھا
وہ اپنے عمل کو دنیا مین اخذ کرتا تھا لکن فلان کہ وہ ساعات لیل و نہار مین میرے ساتھ
قیام کرتا تھا اور میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرتا تھا تو اوسکو عطا کر اللہ تعالی
اوسکو تاج بادشاہی دیگا اور حلۂ کرامت پہنائیگا پھر فرمائیگا تو راضی ہوا وہ کہیگا ای رب
مین راغب ہون اس سے افضل تر مین تب اللہ اوسکو ملک داہنی طرف اور خلد بائین طرف عطا کرکے
فرمائیگا اب تو راضی ہوا وہ کہیگا ہان اے رب رواہ البیہقی حدیث مرفوع بریدہ مین آیا ہے
تم سیکھو سورۂ بقرہ کہ اوسکا اخذ کرنا برکت ہے اور ترک کرنا حسرت بطلہ یعنی جادوگر اوسکو نہین
لے سکتے پھر ایک ساعت سکوت کرکے فرمایا سیکھو سورۂ بقرہ و آل عمران کہ وہ دونون نیر اوین
ہین سایہ کرینگی اپنے صاحب پر دن قیامت کے گویا دو ابر ہین یا دو چھتری یا دو جھنڈ

پرندون کے صف باندھے ہوئے قرآن اپنے صاحب سے جبکہ قبر اوسکی پھٹ جائیگی مثل ایک مرد
لاغر کے ملیگا وہ کہیگا تو مجھے پہچانتا ہے صاحب قرآن کہیگا مین تجھے نہین پہچانتا وہ کہیگا مین وہ
ہون جسنے تجھکو پیمبر وزمین پیاسا رکھا رات کو جگایا ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور
تو آج کے دن ہر تجارت کے پیچھے ہے پہر اوسکو یمینا ملک وشمالاً خلد دینگے اور اوسکے سر پر
ایک تاج وقار رکھینگے اور اوسکے مان باپ کو حلّہ پہنائینگے جسکے مقابلہ مین دنیا کی کچھ ہستی نہوگی
وہ کہینگے ہمکو کس سبب سے یہ حلّے پہنائے گئے کہینگے تیرے ولد نے قرآن کو اخذ کیا تہا پہر قرآن
خوان سے کہینگے پڑہ اور چڑہ جنت کے زینون اور اوسکے غرفون پر وہ چڑہتا جائیگا جبتک کہ قرآن پڑہتا ہے
خواہ جلد پڑہے یا دیر سے رواہ احمد ابن ماجہ کا لفظ زعًا یہ ہے قرآن خوان جب جنت مین جائیگا تو
اوس سے کہینگے اقرء واصعد بکل اٰیۃ درجۃ حتی یقرء اٰخر شئ معہ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے
قاری قرآن سے کہینگے پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا مین ترتیل کرتا تہا تیرا درجہ نزدیک
آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا ایک روایت مین آیا ہے کہ درجے جنت کے بقدر عدد آیات
قرآن ہین ہر آیت کے لئے ایک درجہ ہے سو گنتی آیتون کی چھہ ہزار دو سو سولہ آیتین ہین
ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجے تک اتنا ہے کہ جتنا درمیان آسمان وزمین کے ہے وہ
اعلیٰ علیین تک پہنچیگا اوسکے ستّر ہزار رکن ہین یاقوت درخشان کے جو کئی رات دن کی راہ
تک چمکتے ہین عائشہ کہتی ہین گنتی آیات قرآن کی جنت کے درجے کے برابر ہے جنت مین کوئی
شخص افضلتر قراء قرآن سے داخل نہوگا قرطبی رح کہتے ہین ہمارے علما نے کہا ہے کہ مراد قراء
قرآن اور حاملان قرآن سے وہ لوگ ہین جو کہ قرآن کے احکام وحلال وحرام کے عالم و
عامل ہین نہ مطلق قاری وحامل امام مالک نے کہا ہے کبہی ایسا شخص قرآن خوان ہوتا ہے جسمین
کوئی خیر نہین ہے بخاری مین آیا ہے کہ مومن قرآن خوان جو قرآن پر عمل کرتا ہے اوسکی مثال

ایسی ہے جیسا ترنجہ کہ مزا بھی اوسکا اچھا ہے اور بو بھی اچھی اور مثال اوس قرآن خوان کی جو قرآن پر عمل نہین کرتا ایسی ہے جیسے ایک پھل کہ کہانے مین اچھا مگر بو نہین اور مثال منافق قرآن خوان کی جو عامل بالقرآن نہین ہے ایسی ہے جیسے حنظلہ یعنی اندراین کا پھل کہ مزا تو کڑوا اور بو ندارد یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے قرآن خوان جب قرآن پر عمل کرتا ہو تو وہ سارے درجات جنت کو طے کر جائیگا انشاء اللہ تعالی ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے یہ آیت یحلون فیھا من اساور من ذھب پڑہکر فرمایا اونکے سرون پر تاج ہونگے ادنی موتی اون تاجون کا مابین مشرق و مغرب کو درخشان کر دیگا باقی رہے فرش سو اللہ تعالی نے فرمایا متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق اور فرمایا و فرش مرفوعۃ فرش کا یہ وصف کیا کہ اونکا استر استبرق کا ہوگا اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ ابرہ اوسکا استر سے اعلی و احسن ہوگا اسلئے کہ استر زمین پر رہتا ہے اور ابرا واسطے جمال و زینت و مباشرت کے ہوتا ہے عبداللہ نے کہا تمکو استر کی خبر دی ہے ابرا کیسا کچھ ہوگا دوسرے یہ کہ وہ فرش عالی و مرتفع ہوگا درمیان ابرے و استر کے حشو ہوگا اس فرش کی بلندی و اونچائی کا بیان آثار مین آیا ہے وہ آثار اگر محفوظ ہین تو مراد ارتفاع محل ہے جسطرح کہ حدیث مرفوع ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ و فرش مرفوعہ کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ارتفاع اونکا اتنا ہوگا جتنا فاصلہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور مابین اونکے راہ پانسو سالہ ہے رواہ الترمذی واستغربہ اسکے یہ معنی ہین کہ یہ ارتفاع درجات کا ہوگا اور اون درجات مین فرش ہونگے ابن وہب رفعا کہتے ہین مابین دو فرش کے فاصلہ زمین و آسمان کا ہوگا اسکا محفوظ ہونا اشبہ معلوم ہوتا ہے کعب نے کہا چالیس سالہ راہ ہوگا ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے فرش مرفوعہ کا حال پوچھا فرمایا اگر ایک فرش اوپر سے نیچے پہینکا جائے تو سو برس مین اپنے مقر پر پہنچے لکن اس

فائدہ بسط زرابی

حدیث کے رفع مین نظر ہے ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے کہ اگر اعلی اوسکا ساقط ہو تو چالیس برس مین بھی اسفل تک نہ پہنچے بسط و زرابی کے حق مین فرمایا ہے متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان یعنی لگے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور چھاپے کی خوش طرح اور فرمایا فیہا سرر مرفوعۃ واکواب موضوعۃ ونمارق مصفوفۃ وزرابی مبثوثہ یعنی اوسمین تخت ہین اونچے بچھے اور آبخورے دہرے اور قالیچے قطار پڑے اور مخمل کے نہالیچے کہنڈرے ہے سعید بن جبیر کہتے ہین رفرف ریاض جنت ہین عبقری عناق زرابی ہین حسن نے کہا بسط ہین یہی قول اہل مدینہ کا ہو واحدی نے کہا نمارق وسائد ہین یہ وسائد طنافس پر مصفوف ہونگے زرابی بسط وطنافس ہین مبثوث کے معنی ہین مبسوط ومنشور لیث نے کہا رفرف ایک پارچہ سبز ہے ابو عبیدہ نے کہا رفارف بسط ہین ابو اسحق نے کہا سبزہ زار جنت ہین بعض نے کہا رفرف وسائد ہین بعض نے کہا مجالس ہین کسی نے کہا فضول مجالس ہین واسطے فرش کے مبرد نے کہا فضول ثیاب ہین جنکو پادشاہ واسطے فرش وغیرہ کے رکھتے ہین اصل اس کلمے کی بمعنی طرف وجانب ہے جو چیز کہ زائد ہو اور اوسکو لپیٹ کر رکہین وہ رفرف ہے ابن مسعود نے اس آیت مین لقد رأی من آیات ربہ الکبری کہا ہے کہ رفرف سبز کو دیکھا جسنے سارا کنارہ آسمان کا گھیر لیا یہ صحیحین مین ہے ابو عبیدہ نے کہا ہر بساط عبقری ہے لوگ کہتے ہین کہ عبقری زمین موشی ہے اصل اسکی یہ ہے کہ عبقری منسوب ہے طرف عبقر کے عبقر وہ زمین ہے جہان جن رہتے ہین شئے رفیع کو اوسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے واحدی نے کہا یہی قول صحیح ہے اب یہ عبقری ہر وہ چیز کہلاتی ہے جسکے وصف پر فریفتگی ہو سپھر ہمنے ایسی چیزین کبھی دیکھی ہین جو منسوب ہین طرف عبقری کے حالانکہ وہ نہ بسط ہین اور نہ ثیاب جسطرح حضرت نے حق مین عمر بن خطاب کے فرمایا ہے فلم ار عبقریا یفری فریہ فراء نے کہا عبقری شخص سردار کو

ادرجیوان فاخرد جو ہر کو کہتے ہین ابن عباس نے کہا مراد عبقری سے بسط وطنافس ہین کلبی نے کہا طنافس مخملہ مین قتادہ نے کہا عناق زرابی ہین مجاہد نے کہا دیبا ستبرق عتاق مرادگونہ بین

فصل ۱۱

جنت کے خیمے وتخت وارائک وشیخانات کیسے ہین + اللہ تعالی نے فرمایا حور مقصورات فی الخیام یعنی گوریان رد کی رہتیان خیمون مین صحیحین مین ابوموسی سے رفعًا آیا ہے مومن کا جنت مین ایک خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اوسکا ستر میل اوسکے اندر اوسکے اہل ہونگے مومن اونپر طواف کریگا بعض بعض کو نہ دیکھیگا ایک لفظ مین یون ہے کہ اوسکے ہر زاویہ مین اہل ہونگے ایک دوسرے کو نہ دیکھینگے مومن اونپر طائف ہوگا تنہا بخاری مین یہ لفظ آیا ہے کہ طول اوسکا تیس میل ہوگا یہ خیمہ جات علاوہ غرف وقصور کے ہونگے بلکہ یہ خیمے دیرے باغون مین کنارہ ہائے انہار پر نصب ہونگے ابوسلیمان نے کہا آفرینش حورعین کی نشو ونما پانی پر جب اونکی خلقت پوری ہوجاتی ہے تو فرشتے اونپر خیمے کہڑے کردیتے ہین بعض نے کہا وہ سب کنواریان ہین عادت کنواری کی یون ہوتی ہے کہ وہ پردہ مین رہتی ہے یہانتک کہ شوہر اوسکو لے سو اللہ نے حورعین کو پیدا کیا اور اونکو پردے مین خیمون کے رکہا یہانتک کہ اونکو اور اپنے اولیاء کو یکجا فراہم کرے جنت مین عبداللہ کہتے ہین ہر مسلمان کے لئے ایک خیرہ ہے یعنی اچھی زوجہ ہر خیرہ کا ایک خیمہ ہے ہر خیمہ کے چار دروازے ہر دن ہر در سے ہر طرحکا ایک تحفہ وہدیہ وکرامت آیا کرے گا جو پہلے اوس سے نہ تہا یہ بیبیان نہ مرحات ہین نہ ذفرات نہ بخرات نہ طماحات بلکہ حورعین ہین گویا انڈے چہپے دہرے یعنی سرکشی اور بدبو اور نظربازی سے پاک ہین ابن مسعود نے کہا خیام سے مراد گوہر مجوف ہر ابوالدرداء نے کہا خیمہ ایک

موتی کا ہوگا جسکے ستّر دروازے ہین جواہر کے ابن عباس نے کہا خیمہ ایک دُرّ مجوف ہے فرسخ در فرسخ
اوسکے چار ہزار کواڑ ہین سونے کے دوسر لفظ یہ ہے کہ گرد اوسکے سرپردے ہین پچاس فرسخ
تک ہر دروازے سے ایک فرشتہ ایک ہدیہ طرف سے اللہ کے لائیگا فذاک۔ **قولہ تعالیٰ**
والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سریر کا ذکر اس آیت مین فرمایا ہے متکئین
علی سرر مصفوفۃ وزوجناھم بحور عین اور فرمایا ثلۃ من الاولین وقلیل من
الاخرین علی سرر موضونۃ متکئین علیہا متقابلین یعنی انبوہ ہے پہلونمین اور
تھوڑے ہین پچھلونمین بیٹھے ہین پلنگون پر سونے سے بُنے تکیہ دیئے اونپر ایک دوسری کے
سامنے اور فرمایا فیہا سرر مرفوعۃ اللہ نے خبر دی کہ اونکے سریر مصفوف ہین بعض جانب
بعض کے کوئی پیچھے کسی کے نہین ہے اور نہ ایک دوسری سے دور بلکہ صف بندی کے طور
پر یکسان ملے ہوئے بچھے ہین دوسری جگہہ سرر موضونۃ فرمایا ہے وضین لغت مین
بمعنی نضد ونسج ہے جس کو تہ بتہ بنا ہو لیث نے کہا وضن سریر کے
بننے کو کہتے ہین یعنی وہ پلنگ سونے کے نواڑ سے بُنے ہوئے ہونگے اونمین دُرّ و یاقوت و
زبرجد جڑے ہونگے ابن عباس نے کہا پلنگ ہین سونے کے مکلل بزبرجد و یاقوت وجواہر اور
پلنگ اتنا بڑا ہوگا کہ جتنا فاصلہ درمیان مکہ و ایلہ کے ہے کلبی نے کہا طول سریر کا طرف آسمان
کے سو گز ہوگا آدمی جب چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ جھک جائیگا جب اوسپر بیٹھہ گیا تو وہ
اونچا ہو جائیگا ارائک جمع ہے اریکہ کی ابن عباس نے کہا اریکہ وہ ہے جسکے اندر پلنگ ہو
اگر سریر بلا حجلہ کے ہے تو وہ اریکہ نہین ہے اور اگر حجلہ بلا سریر کے ہے تو بھی وہ اریکہ نہین ہے
جب سریر و حجلہ دونون ہونگے تب کہین اریکہ کہلائیگا مجاہد نے کہا سریر حجلہ مین اریکہ ہوتا ہے
لیث نے کہا اریکہ سریر و حجلہ ہے یعنی پلنگ کو سریر کہتے ہین اور چھپر کھٹ کو اریکہ ابو اسحٰق نے

کہا اونکے فرش ہین اندر حجلون کے بالجملہ اسجگہ مین جیزین ہین ایک سریر دوسری حجلہ یعنی وہ بشخانہ ہے جو اوپر اوسکے لٹکایا جاتا ہے یعنی پردہ مسہری کا تیسرے وہ بستر و فرش جو پلنگ پر بچھایا جاتا ہے تو اریکہ جبھی کہلائیگا کہ یہ تینون چیزین اوسمین جمع ہون صحاح مین کہا ہے الاریکہ سریر متخذ مزین فی قبۃ او بیت فاذا لم یکن فیہ سریر فھو حجلۃ انتہی صراح مین کہا ہے اریکہ تخت آراستہ اراٰئک جمع انتہی حدیث مین آیا ہے کہ قصر نبوت کی ایسی تھی جیسے گنبدی مسہری کے ترمذی مین رفعاً تفسیر فرش مرفوعہ کی یون آئی ہے کہ ارتفاع اونکا اتنا ہوگا جتنا فاصلہ مابین سما و ارض ہے پانسو برس کا رستہ علما کہتے ہین فرش کنایہ ہے درجات سے درجات مین اتنا فاصلہ ہوگا یا کنایہ ہے زوجات جنت سے یعنی عورتین ہین رفیع القدر حسن و جمال و کمال مین اور عرب عورت کو ازار و فراش و لباس کہتے ہین بطور اشارہ کے اسلئے کہ فرش محل نساء ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے ہن لباس لکم و انتم لباس لھن اور حدیث مین آیا ہے الولد للفراش وللعاھر الحجر ؎

فصل ١٢

جنت کے خادم اور غلام کیسے ہین قال تعالیٰ یطوف علیھم ولدان مخلدون اذا رایتھم حسبتھم لولوء منثورا ابو عبیدہ و فراء نے کہا مراد مخلدون سے یہ کہ نہ بوڑھے ہونگے اور نہ متغیر بعض نے کہا اونکے کانو مین قرط یعنی گوشوارے ہونگے اور ہاتھون مین اسوار یعنی کنگن ابن الاعرابی و سعید بن جبیر نے اسی کو اختیار کیا ہے خلدہ قرطہ کو کہتے ہین جمع اوسکی خلد ہے بعض نے کہا خلد بمعنی بقاء ہے ابن عباس نے کہا یعنی کبھی نہ مرینگے یہی قول ہے مجاہد و مقاتل و کلبی کا ایک گروہ نے ان دونون قول کو جمع کیا ہے اور کہا ہے کہ اونکو کبر

وہرم یعنی پیری عارض نہوگی اونکے کانون مین گوشوارے ہونگے غلمان کو مشابہ لولو کے
بنایا بسبب بیاض جلد وحسن آفرینش کے منثور کے کہنے مین دو فائدے نکلے ایک یہ کہ وہ
معطل نہین ہین بلکہ خدمت کے لئے چلتے پھرتے ہین حوائج کے بجالانے مین متفرق ہین
دوسرے یہ کہ موتی جب بکھرے ہوتے ہین خصوصًا بساط زرد حریر پر تو بنسبت یکجا فراہم
ہونے کے زیادہ خوشنما و رونق دار ہوتے ہین علی بن ابی طالب وحسن بصری نے کہا ہے
غلمان اولاد مسلمین ہین کہ مرگئے اور اونکی نہ کوئی نیکی تھی اور نہ بدی وہ اہل جنت کے خدم
وولدان ہونگے اسلئے کہ جنت مین اولاد پیدا نہوگی بعض نے کہا مشرکین کے اطفال ہونگے
اللہ تعالیٰ اونکو اہل جنت کا خادم کردیگا بدلیل حدیث مرفوع انس مینے اپنے رب سے سوال غافلین
ذریت بشر کا کیا کہ اونکو عذاب نہ کیا جائے اللہ نے وہ مجھکو عطا کئے سو وہ اہل جنت کے خدم
ہونگے رواہ یعقوب القاری والدارقطنی وطرقہ ضعیفۃ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے
ان غلمان کو جنت مین پیدا کیا ہے جسطرح کہ حور عین کو پیدا کیا ہے رہے ولدان اہل دنیا سو وہ
دن قیامت کے ۳۳ سالہ ہونگے بدلیل حدیث ابی سعید رفعًا جو شخص مرا اہل جنت مین سے صغیر
یا کبیر وہ تنتی سالہ ہوجائیگا کبھی اس سے زیادہ نہوگا اسیطرح اہل نار رواہ الترمذی اشبہ
یہی ہے کہ یہ ولدان جنت مین مخلوق ہوئے ہین مثل حور عین کے یہ جنت والون کے خادم
وغلام ہین **کما قال تعالیٰ** ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لولوء مکنون یہ
علاوہ اولاد اہل جنت کے ہونگے یہ اللہ کی پوری نوازش ہے کہ وہ اونکی اولاد کو ہمراہ اونکے مخدوم
کریگا نہ اونکا غلام حدیث انس مین گزر چکا ہے کہ حضرت نے کہا سب سے پہلے مین مبعوث ہونگا
قبر سے میرے گرد ہزار خادم پھرینگے گویا موتی ہین چھپے ہوئے مکنون کہتے ہین مستور مصون کو
جنکو ہاتھون نے مبتذل نہین کیا ہے لفظ ولدان و لفظ یطوف علیھم غلمان لھم مین جب

ہمرہ حدیث ابوسعید کے تامل کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ولدان وہ غلمان ہین جنکو اللہ نے جنت مین واسطے خدمت اہل جنت کے پیدا کیا ہے واللہ اعلم **ف** ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اطفال مسلمین نزدیک جمہور کے جنت مین ہونگے اور ایک گروہ کے حقمین اطفال مسلمین اور اولاد مشرکین کے توقف کیا نہ حکم جنت کا دیتے ہین اور نہ نار کا حضرت سے پوچھا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین حلیمی نے کہا ولدان مسلمین جنت مین ہونگے بدلیل آیہ اتبعناھم ذریتھم بایمان قرطبی نے اسجگہ بحث کو طول دیا ہے تین ورق تک پھر کہا اصح ما فی الباب ان اولاد المسلمین والکفار الذین لم یبلغوا الحلم فی الجنۃ واللہ اعلم انتھی +

فصل ۱۲

جنت والونکی بیبیون اور کنیزون اور اونکے اصناف واقسام وحسن واوصاف وجمال ظاہر وباطن کا ذکر جو اللہ نے بیان فرمایا ہے **قال تعالیٰ** وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانہار کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا ولھم فیہا ازواج مطھرۃ وھم فیہا خالدون یعنی خوشی سُنا اونکو جو یقین لائے اور کیئے کام نیک کہ اونکو ہین باغ بہتی نیچے اونکے ندیان جس بار ملے اونکو وہانکا میوہ کہانے کو کہین یہ وہی ہے جو ملا تھا ہمکو آگے اور اونکے پاس وہ آئیگا ایک طرح کا اور اونکو ہین وہان عورتین ستہری اور اونکو ہے وہان ہمیشہ رہنا یعنی جنت کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو تو صورت دیکہکر جانینگے کہ وہی قسم ہے جو کہا چکے ہین اور جب چکھینگے تو مزا جدا پاوینگے مبشر کی جلالت ومنزلت وصدق کو اور اوس شخص کی عظمت کو جسکو یہ بشارت دیکر بھیجا ہے اور اس بشارت کی قدر وقیمت کو جسکی نہایت

ایک سہل و آسان شئے کے لئے فرمائی ہے تامل کرنا چاہئے اللہ تعالی نے اس بشارت مین نعیم بدن کو بسبب جنات وانہار وثمار کے اور نعیم نفس کو بہ سبب ازواج مطہرہ کے اور نعیم قلب کو اور خنکی چشم کو بوجہ شناخت دوام عیش کے جو ابد الآباد تک بغیر انقطاع رہیگا جمع فرمایا ازواج جمع ہے زوج کی زن زوج مرد ہے اور مرد زوج زن افصح یہی لغت قریش ہے قرآن اسے لغت پر اوترا ہے وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة کہا ہمنے ای آدم بس تو اور تیری عورت جنت مین مطہرہ وہ ہے جو حیض وبول ونفاس وغائط ومخاط وبصاق اور ہر قذر اور ہر اذی سے جو دنیا کی عورتون مین ہوتا ہے پاک صاف ستھری ہو و معہذا باطن اوسکا اخلاق بد وصفات مذمومہ سے پاک ہو اور زبان فحش واذی سے طاہر اور آنکھہ غیر کی طرف دیکھنے سے پاک اور کپڑا آلودگی میل کچیل سے صاف حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے مطہرة من الحیض والغائط والنخامة والبصاق رواہ ابن المبارك مجاہد نے کہا نہ پیشاب کرینگے نہ جاے ضرور نہ مذی نکلے نہ منی نہ حیض آئے نہ تھوکین نہ ناک سنکین نہ بچا جنین قتادہ نے کہا اللہ نے اونکو ہر گھن اور گناہ کی چیز سے پاک بنایا ہے وقال تعالی وزوجنا هم بحور عين حور جمع ہے حوراء کی حوراء کہتے ہین ہر زن جوان حسین جمیل سفید رنگ سخت سیاہ چشم کو جسکو دیکھکر آنکھہ بسبب رقت پوست وصفا رلون کے حیران رہجائے قالہ مجاهد صحیح یہ ہے کہ حور ماخوذ ہے حور سے حور کہتے ہین آنکھہ کی سخت سفیدی گہری سیاہی کو یہ لفظ دونون امر پر متضمن ہے عین جمع ہے عیناء کی عیناء وہ ہے جسکی آنکھہ بڑی ہو صحیح یہ ہے کہ عین وہ عورتین ہین جنکی آنکھین جامع صفات حسن وملاحت ہین مقاتل نے کہا محاسن زن مین ایک یہ چیز ہے کہ آنکھہ بینی وسیع ہو تنگی آنکھہ کی عیب ہے خوبی تنگی کی چار جگہہ مین ہے دہن سوراخ گوش بینی اور وہ چیز اور چار جگہہ کشادگی محبوب

ہے چہرہ و سینہ کاہل یعنی بانہیں بردو دوش و پیشانی اور چار جگہہ سفیدی پسند ہوتی ہے رنگ مین دانت مین ناخن مین آنکھہ مین اور چار جگہہ سیاہی محبوب ہے آنکھہ مین ابرو مین پلک مین بال مین اور چار جگہہ طول اچھا ہوتا ہے قدمین گردن مین بال مین پورون مین اور چار جگہہ قصر مستحب ہوتا ہے یہ سوا منع معنوی ہین زبان ہاتھہ پاؤن آنکہہ اور چار جگہہ باریکی محبوب ہوتی ہے کمر مانگ ابرو ناک ابو عبیدہ نے کہا معنی آیت کے یہ ہین کہ ہمنے اونکو ازواج بنایا یعنی جوڑا جوڑا یونس نے کہا ہمنے قرین کیا اونکو حورعین سے یہ کچھہ عقد تزویج نہین ہے لکن ابن القیم نے فرمایا ہے اگر دونون امر مرادلین توکوئی مانع نہین ہے کیونکہ لفظ تزویج دلیل ہے نکاح پر جسطرح مجاہد نے کہا ہمنے نکاح کردیا اونکا حورعین سے اور حرف با دلیل ہے اقتران و ضم پر یہ ابلغ ہے اوسکے حذف کرنے سے واللہ اعلم **وقال تعالیٰ** فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان فبای الاء ربکما تکذبان کانھن الیاقوت والمرجان یعنی اونمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین بیاہا اونکو کسی آدمی نے انسے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے وہ کسی جیسے لعل اور مونگا اللہ نے اونکا وصف کیا ہے ساتھہ قصر طرف کے یعنی نیچی نگاہ رکھتی ہین یہ وصف تین جگہہ کیا ہے اونمین سے ایک جگہہ یہی آیت ہے دوسری جگہہ صافات مین فرمایا ہے عندھم قاصرات الطرف عین تیسری جگہہ صاد مین فرمایا ہے وعندھم قاصرات الطرف اتراب سارے مفسرین اسپر ہین کہ اونکی نظر اونکے شوہرون پر کوتاہ ہے وہ کسی غیر کی طرف آنکھہ نہین اوٹھاتین ؎

دلارامے کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

بعض نے کہا اونکے شوہرون کی آنکھہ اونپر کوتاہ ہے اونکا حسن و جمال اونکے ازواج کو نہین

چھوڑتا کہ وہ اونکے غیر کی طرف آنا نہ اوٹھا کر دیکھین ۵

شمشاد خانہ پرور ماز کہ کمتر ست	باغ مراچہ حاجت سرو وصنوبر ست

یہ تفسیر معنی کی راہ سے صحیح ہے نہ لفظ کی راہ سے مجاہد نے کہا واللہ وہ بن ٹھن کر باہر نہین نکلتین
اور نہ تاک جھانک کرتی ہین اتراب جمع ہے ترب کی ترب کہتے ہین انسان کے ہمزاد ہمعمر کو
ابوعبیدہ وابواسحق نے کہا وہ سب اقران یعنی ہمسال ہین اونکی عمر ایک ہے ابن عباس
وسائر مفسرین نے کہا ہے برابر ہین ایک سن ومیلاد پر ۳۳ سالہ مجاہد نے کہا امثال ہین یعنی
مثل یکدیگر نہایت شباب وحسن مین اونمین کوئی بڑھیا پیر زال عجوزہ نہین ہے کہ اوسکا حسن جاتا رہا ہو
نہ ایسی بچیان ہین کہ طاقت وطی کی نہ رکھتی ہون بخلاف ذکور کے کہ اونمین ولدان وغلمان بھی ہونگی
جو کہ خادم اہل جنت ہین طمث کے معنی ہین مس یعنی اونکو کسی نے چھوا تک نہین ہے قالہ
ابوعبیدہ فراء نے کہا طمث بمعنی ازالۂ بکارت ہے یعنی کسی نے وطی کر کے اونکو خون آلودہ
نہین کیا ہے طمث خون کو کہتے ہین طامث حائض کو مفسرین نے کہا ہے یعنی کسی نے اونسے
وطی نہین کی ہے اور غشیان نہین کیا اور جماع نہین کیا یہ الفاظ ہین اہل تفسیر کے بعض نے کہا
یہ وہ ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے یہ حورین ہین بہشت کی قالہ مقاتل بعض نے کہا
یہ دنیا کی عورتین ہونگی جو دوبارا کر پیدا کیگئین قالہ الشعبی وہ جب سے پیدا ہوئی ہین کسی نے
اونکو ہاتھ نہین لگایا ابن عباس نے کہا یہ وہ آدمیات ہین جو کنواری مرگئین ابن القیم فرماتے ہین
ظاہر قرآن یہ ہے کہ یہ عورتین دنیا کی عورتین نہونگی بلکہ حور عین ہونگی کیونکہ دنیا کی عورتون کو
انس نے اور زنان جن کو جن نے طمث کیا ہے اور آیت اسپر دلیل ہے کما قال ابواسحق اور
آیت مابعد بھی اسی پر دلالت کرتی ہے حور مقصورات فی الخیام امام احمد نے فرمایا حور عین
وقت نفخۂ صور کے نہ مرینگی اسلئے کہ وہ بقاء کے لئے مخلوق ہوئی ہین آیت مین دلیل ہے مذہب

جمہور پر کہ مومنین جن جنت مین جائینگے جسطرح کہ کفار جن دوزخ مین داخل ہونگے بخاری نے
صحیح مین اسکے لئے ایک باب منعقد کیا ہے باب ثواب الجن وعقابہم بہت سے سلف نے
بھی اسی پر نص کی ہے مقصورات بمعنی محبوسات ہے یعنی خیمون کے اندر بند ہین قال مقاتل
ابو عبیدہ نے کہا خیمون مین پردہ نشین ہین قرار دئے گئے محبوس ہین اپنے ازواج پر اونکے سوا
اور کی طرف آنکھ نہین اوٹھاتین ہین مین کہتا ہون یہ معنی ہین قاصرات الطرف کے اور خیام
کے اندر مقصور ہین یعنی پردہ نشین وقال تعالیٰ فیھن خیرات حسان یعنی ان باغون
مین نیک عورتین ہین خوبصورت خیرات جمع ہے خیرہ کی بمعنی حسنہ سو وہ نیک صفات
نیک عادات نیک خصال خوبصورت ہونگی وقال تعالیٰ انا انشانٰھن انشاء فجعلنٰ
ھن ابکارا عربا اترابا لاصحاب الیمین یعنی اوٹھائین ہمنے وہ عورتین ایک اوٹھان
پر پھر کیا اونکو کنواریان پیار دلاتیان ایک عمر کی واسطے داہنے والون کے سعید بن جبیر نے
کہا یعنی پیدا کیا ہمنے اونکو نئی پیدایش ابن عباس کہتے ہین یہ نساء آدمیات ہین کلبی و
مقاتل نے کہا یہ بڑھیین اور ادھیڑین ہین اونکو بعد کبر وہرم کے اول خلق کے بعد دنیا مین
پھر دوبارہ دوشیزہ وجوان بنایا ہے حدیث مرفوع انس بھی اسی کی موید ہے ھن عجائزکم
العمش الرمص رواہ الثوری یعنی وہ یہی تمہاری بڑھیین چندی میلی کچیلی آنکھون
کی ہین عائشہ کہتی ہین حضرت آئے اونکے پاس ایک بڑھیا بیٹھی تھی فرمایا یہ کون ہے مینے
کہا یہ میری ایک خالہ ہے فرمایا جنت مین کوئی بڑھیا نہ جائیگی اوس بڑھیا کو بڑا ہی رنج
ہوا فرمایا انا انشانٰھن انشاء خلقا آخر رواہ یحیی الحمانی سلمہ بن یزید رفعا کہتے ہین
مراد ثیبات وابکار ہین جو دنیا مین تہین حسن نے رفعا کہا ہے جنت مین کوئی بڑھیا نجائیگی
بڑھیا رونے لگی فرمایا اوس سے کہدو کہ وہ اوسدن بڑھیا نہوگی وہ جوان ہو جاسے گی

اللہ نے فرمایا ہے انا انشأنا ھن انشاء حدیث عائشہ مین فرمایا ہے اللہ جب ان عورتونکو
بہشت مین داخل کریگا تو اونکو دوشیزہ وبکر کردیگا رواہ ابن ابی شیبۃ مقاتل نے کہا یہ
حورعین ہونگی جنکا ذکر اللہ نے قبل انکی نشو ونما کے جنت مین کیا ہے اسی کو زجاج نے اختیار
کیا ہے اسپر کئی دلیلین ہین ایک یہ کہ اللہ نے سابقین کے حق مین فرمایا ہے یطوف علیھم
ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین لایصدعون عنھا ولاینزفون
وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتھون وحور عین کامثال اللؤلوء المکنون یعنی
لئے پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور صراحیان اور پیالے ستہری شراب
کے جنسے نہ سر دکھے اور نہ بکنا لگے اور میوے جونسا چُن لیوین اور گوشت اوڑتے جانورونکا
جس قسم کو جی چاہے اور گوریان بڑی آنکھون والیان برابر لپٹے موتی کے یہ بدلا ہے اُسکا
جوکرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ذکر اہل جنت کے سریرون اور برتنون اور شراب ومیوون اور
کھانون اور ازواج حورعین کا کیا پھر ذکر اصحاب میمنہ کا اور انکے طعام وشراب وفرش و
نسا کا فرمایا ظاہر یہ ہے کہ یہ اونکی عورتین ہین اونسے پہلے جنت مین مخلوق ہوچکی ہین دوسرے
فرمایا ہے انا انشأنا ھن انشاء یہ ظاہر ہے کہ یہ انشاء اوّل ہے نہ انشاء ثانی کیونکہ جسجگہ
ارادہ انشاء ثانی کا کیا جاتا ہے وہان قید لگی ہوتی ہے کقولہ تعالیٰ وان علیہ النشأۃ
الاخریٰ وقولہ لقد علمتم النشأۃ الاولیٰ تیسرے یہ خطاب وکنتم ازواجا ثلثۃ
ذکور واناث کو ہے اور نشاء ثانیہ عام ہے دونون نوع کو اور ظاہر آیۂ انا انشأنا ھن انشاء
اختصاص ہے اونکا ساتھ اس انشاء کے پھر اوسکو مصدر سے سوکد فرمایا ہے اور حدیث
مذکور اختصاص عجائز پر دلیل نہین ہے بلکہ دال ہے اسپر کہ وہ حورعین کی صفات مذکورہ
مین مشارک ہین اس سے انفراد حورعین کا ساتھ صفات مذکورہ کے متوہم نہین ہوتا بلکہ یہ

احق تر ہین بنسبت حور عین کے ساتھ ان صفات کے یہ انشاء دونون صنف پر واقع ہے
عرب جمع ہے عروب کی عروب وہ ہے جو اپنے زوج کو پیار دلائے ابن اعرابی نے کہا متحبب
و مطیع زوج ہو ابو عبیدہ نے کہا حسنۃ التبعل ہو یعنی وقت جماع کے محسن موافقت و ملاطفت کر
مبرد نے کہا عاشق شوہر ہو مفسرین نے تفسیر عرب مین کہا ہے کہ شیفتہ و فریفتہ با ناز و ادا و
کرشمہ و غنج و دلال و تیز شہوت ہو یہ سب انکے الفاظ ہین بخاری نے صحیح مین کہا ہے عربا
متصلۃ اہل مکہ عربہ کہتے ہین اور اہل مدینہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ سب کے معنی یہ ہین کہ ناز و کرشمہ کرے

	زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم		کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست	

اللہ تعالیٰ نے اسجگہ حسن صورت و حسن عشرت کو جمع کیا ہے سو یہی غایت مطلوب ہے عورتون
اور اسی سے لذت مرد کی عورت سے پوری ہوتی ہے کیونکہ جو لذت مرد کو اوس عورت سے ملتی ہے
جسکو سوا اوسکے کسی دوسرے نے وطی نہ کیا ہو وہ اوس عورت سے نہین ملتی ہے جو غیر کی
موطوءہ ہو اسکو فضل ہے اوس دوسری پر **وقال تعالیٰ** ان للمتقین مفازا حدائق
واعنابا وکواعب اترابا یعنی بیشک ڈر والون کو مراد ملتی ہے باغ ہین اور انگور اور
نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چھلکتا کواعب جمع ہے کاعب کی کاعب کہتے ہین
اوس عورت کو جسکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین مجاہد نے کہا یعنی ناہد یہی قول ہے مفسرین
کا صراح مین کہا ہے نہد برآمدن پستان نہد ثدی الجاریۃ ای اشرف وکعب فہی ناھدۃ
وناھد انتہی کلبی نے کہا مراد وہ حورتین ہین جنکی چھاتی گول ہے یعنی فلکات و متکعبات
صراح مین کہا ہے تفلیک گرد شدن پستان دختر تفلک کذلک کعاب بالفتح نار پستان کاعب
کذلک کعوب مصدر منہ یقال کعبت الجاریۃ وکعّبت بمعنی انتہی ابن القیم نے کہا اصل لفظ
مین معنی استدارت کے ہین مراد یہ ہے کہ اونکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین مثل انار کے جانب

اسفل کو نہین لٹکتی ہین ایسی عورتون کو نواہد کواعب کہتے ہین محاسن پستان مین نین امر ہوتے ہین گول
ہو چکنی ہو کرے ہی ہو بخاری مین ابن مالک سے رفعًا آیا ہے اگر ایک عورت زنان اہل جنت سے
طرف زمین کے جہانکے تو ساری زمین خوشبو سے بھر جاے اور مابین زمین و جنت چمک اوٹھے
البتہ اوڑہنی اوسکی جو اوسکے سر پر ہے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے ام سلمہ کہتی ہین مینے حضرت
سے کہا حور عین کون ہین فرمایا بڑی آنکہہ والیان خوب سفید و سیاہ چشم مینے کہا لولو مکنون
سے کیا مراد ہے فرمایا ویسی صاف جیسے کہ موتی اندر صدف کے ہوتا ہے جسکو کسی کا ہاتھ
نہین لگا مین نے کہا مراد خیرات حسان سے کیا ہے فرمایا نیک عادت خوبصورت مینے کہا
بیض مکنون سے کیا مراد ہے فرمایا ایسی رقیق ہین جیسے وہ جھلی جو اندر انڈے کے ہوتی ہے چھلکے
سے ملی ہوئی مینے کہا عربًا اترابًا سے کیا مراد ہے فرمایا یہ وہ عورتین مراد ہین جو دنیا مین بوڑہی ہو کر
مری ہین اور رمضا شمطا تہین یعنی آنکھون سے پانی جاتا تہا بال سفید پکے ہوئے تہے اللہ تعالے
نے اونکو بعد بڑہاپے کے پہر دوبارہ دوشنیزہ کر دیا وہ پیار دلاتی ہین شیفتہ و فریفتہ و عاشق
و دوستدار ازواج ہین ایک سن و سال کی مینے کہا دنیا کی عورتین افضل ہین یا حور عین فرمایا
دنیا کی عورتین افضل ہین حور عین سے جیسے کہ ابرہ بہتر ہوتا ہے استر سے مین نے کہا کس سبب سے
فرمایا بسبب نماز و روزہ و عبادت خدا کے اللہ نے اونکے چہرون کو نور پہنایا اور اونکے بدنون کو
ابریشم اونکے رنگ سفید ہین اور کپڑے سبز زیور زرد انگیٹہیان موتیون کی اور کنگہیان سونے
کی وہ کہینگی نحن الخالدات فلا نموت ابدا ونحن الناعمات فلا نباس ابدا ونحن المقیمات
فلا نظعن ابدا ونحن الراضیات فلا نسخط ابدا طوبی لمن کنا له وکان لنا مینے
کہا ہم مین کوئی عورت دو تین چار شوہر کرتی ہے پھر مر جاتی ہے پہر جنت مین جائیگی تو اوسکے
ساتھہ اوسکا شوہر بھی ہوگا فرمایا اے ام سلمہ اوسکو اختیار دیا جائیگا سو وہ اوسی شوہر کو اختیار

کرے گی جو خلق مین بہتر ہوگا وہ کہیگی اے رب یہ شخص دنیا مین احسن الاخلاق تھا تو مجھکو
اسی کے ساتھ بیاہ دے اے ام سلمہ حسن خلق خیر دنیا و آخرت کو لیگیا رواہ الطبرانی
سلیمان بن ابی کریمہ متفرد ہے ساتھ اس حدیث کے ابوحاتم نے اوسکو ضعیف کہا ہے ابن عدی
کہا عامہ احادیث اوسکی مناکیر ہین متقدمین کا کلام اوسکے حق مین نہین دیکھا یہ حدیث آئی ایک سند سے
آئی ہے حدیث صور مین آیا ہے کہ ہر ایک شخص کی بہتر زوجہ ہونگی ہر بار ہر زوجہ کو بکر پائیگا ذکر
سست نہوگا اندام نہانی عورت کو کوئی مرض نہ پہنچیگا رواہ ابویعلی حدیث ابوسعید مین بھی
رفعًا ذکر بہتر زوجہ کا آیا ہے رواہ الترمذی حدیث ابوامامہ مین کہا ہے کہ ۷۲ زوجہ ہونگی
دو حور عین باقی اہل میراث واہل دنیا سے ہر عورت قبل شہی رکھتی ہوگی اور ہر مرد ذکر خیر منثنی
رواہ الفریابی حدیث انس مین بہتر زوجہ کا ذکر آیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک مرد کو سو مرد
کی قوت ہوگی رواہ ابونعیم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ مرد ایکدن مین پاس سو بکر کے
جائیگا رواہ الطبرانی ان احادیث مین بطول کلام ہے حدیث صحیح مین اسیقدر آیا ہے کہ ہر
شخص کی دو زوجہ ہونگی اس سے زیادہ نہین آیا پس اگر احادیث مذکورہ محفوظ ہین تو مراد سراری
یعنی کنیزین ہین کہ ہر شخص کو بحسب منزلت قلیل و کثیر ملینگی جیسے کہ بہت سے خدم و ولدان
ملینگے یا مراد قوت مجامعت کی ہے اس عدد پر حدیث انس مین فرمایا ہے مومن کو جنت مین
قوت جماع کی اتنی اور اتنی دیجاے گی کہا اے رسول خدا کیا اوسکو اتنی طاقت ہوگی
فرمایا سو مرد کی قوت ہوگی رواہ الترمذی یہ حدیث صحیح ہے جسنے یہ کہا کہ وہ اسقدر زنان
بکر کے پاس پہنچیگا شاید اوسنے روایت بالمعنی کی ہے یا تفاوت عدد نساء کا بحسب تفاوت
درجات کے ہوگا واللہ اعلم اسمین شک نہین کہ مومن کے لئے جنت مین دو زن سے زیادہ
ہونگی کیونکہ صحیحین مین عبداللہ بن قیس سے رفعًا آیا ہے کہ بندہ مومن کا خیمہ جنت مین ایک موتی کا ہوگا

ستر میل طول مین اسکے اندر اوسکے اہالی ہونگے وہ اونپر طواف کرے گا کوئی کسی کو نہ دیکھے گا قالہ ابن القیم رحمہ یہ استدلال لفظ اہلین سے کیا ہے جو جمع ہے اہل کی لکن اثنین کو بھی جمع کہتے ہین واللہ اعلم دو ہی زوجہ مراد ہین یا زیادہ ؛

فصل ۱۳

پیدایش حور عین کی کس چیز سے ہے اور وہ آج کے دن اپنے ازواج کو پہچانتی ہین ؛ حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے حور عین زعفران سے پیدا کیگئی ہین رواہ البیہقی یہ حدیث اس سند سے منکر ہے لکن دوسری روایت مین شعبہ سے یونہی مروی ہے یہی مضمون حدیث ابی امامہ مین بھی رفعاً آیا ہے رواہ الطبرانی اسکو ابن راہویہ نے بھی مجاہد سے موقوفاً روایت کیا ہے اشبہ بالصواب یہی ہے اور ابن عباس سے وقفاً مروی ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہین اللہ کے دوست کے لئے جنت مین عروس ہوگی جسکو آدم وحوا نے نہین جنا ولکن وہ زعفران سے پیدا ہوئی ہے بالجملہ آفرینش حور عین کی زعفران سے ہونا دو صحابی ابن عباس وانس سے اور دو تابعی ابو سلمہ ومجاہد سے مروی ہے اونکی پیدایش جنت مین ہوئی ہے وہ آباء وامہات سے مولود نہین ہوئی ہین بعض روایات مین آیا ہے کہ اسفل حور عین کا مسک ہے اور اوسط عنبر اور اعلی کافور اور بال وابرو ایک سیاہ خط ہے نور مین دوسرا لفظ یہ ہے کہ پیدا ہوئی ہین شاخ عنبر وزعفران سے تیسرا لفظ یہ ہے کہ پہلے سینہ اونکا پیدا ہوتا ہے مسک اذفر ابیض سے اوسی پر پھر سارے بدن کا التیام ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین اللہ نے حور عین کو اصابع قدم سے زانو تک زعفران سے بنایا ہے اور زانو سے پستان تک مسک اذفر سے اور پستان سے گردن تک عنبر اشہب سے اور گردن سے سر تک کافور ابیض سے اونپر ستر ستر حلے مثل شقائق النعمان کے ہونگے جب

سامنے آئیگی چہرہ مثل نور ساطع کے چمکتا ہوگا جسطرح سورج اہل دنیا کے لئے درخشان ہے شعرانی
کہتے ہین فاعملوا ایھا الاخوان صالحا ولا تسأموا من الاعمال فمن سئم بعد سماع
ھذا الجزاء العظیم فالبھائم احسن حالا منہ والحمد للہ رب العالمین
انس کا لفظ رفعًا نزدیک ابو نعیم کے یہ ہے کہ اگر ایک حور سات دریاؤ مین تھوک دے تو وہ سب
دریا اوسکے دہن کی شیرینی سے میٹھے ہوجائین خلقت حور عین کی زعفران سے ہے یہ آدمیہ
جسکی خلقت خاک سے ہے جب اسدرجہ حسین وجمیل ہوتی ہے تو پھر اوس صورت کا جو کہ زعفران
جنت سے بنی ہے کیا پوچھنا ہے خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی واللہ المستعان حدیث
ابن مسعود مین فرمایا ہے جنت مین ایک نور چمکیگا لوگ سر اوٹھا کر دیکھینگے وہ نور حور کے دانت کا ہوگا
جو سامنے اپنے زوج کے ہنسے گی رواہ ابو نعیم کثیر بن مرہ نے ولدینا مزید مین کہا ہے کہ ابر
آئیگا اوس سے جواری برسین گی آراستہ و پیراستہ اسیطرح نہر بیذخ کے نیچے سے جاریات
اوگین گے قال ابن عباس ولید بن عبدہ رفعًا کہتے ہین حضرت نے جبریل سے کہا اے جبریل مجکو
حور عین کے پاس کھڑا کرو چنانچہ اونپر کھڑا کردیا فرمایا تم کون ہو کہا نحن جواری قوم کرام
حلوا فلم یظعنوا وشبوا فلم یھرموا ونقوا فلم یدرنوا رواہ اللیث بن سعد
کعب نے کہا اگر ایک حور عین اپنا ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکا دے تو ساری زمین چمک اوٹھے
جسطرح کہ سورج واسطے اہل دنیا کے چمکتا ہے پھر کہا کہ یہ تو مینے ہاتھ کا ذکر کیا پھر چہرہ کی
سفیدی وخوبی وجمال کا کیا ذکر ہے حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ ایذا نہین دیتی کوئی
عورت اپنے شوہر کو دنیا مین لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حور عین مین سے تو اسکو ایذا مدی
اللہ تجھکو قتل کرے یہ تو پاس تیرے دخیل یعنی مہمان ہے اب قریب ہے کہ یہ تجھکو چھوڑ کر
ہمارے پاس آجائیگا رواہ احمد مراسیل عکرمہ مین رفعًا آیا ہے کہ حور عین تعداد مین تم سے

کہین زیادہ تر ہین اپنے شوہرون کو دعا دیتی ہین کہتی ہین اللھم اعنہ علی دینک و اقبل بقلبہ علی طاعتک وبلغہ الینا بعزتک یا ارحم الراحمین ابن مسعود نے کہا جنت مین ایک حور ہے اوسکو لعبہ کہتے ہین حورین سب جنتونکی اوسکی فریفتہ ہین اُسکے بازو پر ہاتھہ مارتی ہین اور کہتی ہین خوشی ہو تجھکو اے لعبہ تیری طالب اگر تجھکو جان لین تو خوب ہی کوشش کرین اوس حور کی دونون آنکھون کے بیچ مین لکھا ہے من کان ینبغی ان یکون لہ مثلی فلیعمل برضاء ربی یعنی جو کوئی مجھسے حور لیا چاہے تو وہ میرے رب کی خوشی پر چلے **حکایت** عطاء سلمی نے مالک بن دینار سے کہا تہا اے ابا یحیی ہمین شوق دلاؤ کہا جنت مین ایک حوراء ہے جنت والے اوسکے حُسن پر فخر و ناز کرینگے اگر اللہ نے اہل جنت پر یہ بات نہ لکھی ہوتی کہ وہ نہ مرینگے تو وہ اوسکے حُسن سے مرجاتے جب سے عطاء ہمیشہ اندوہگین رہتے تھے یعنی اوسکے شوق مین سے

ہوش یارون کے بجا ہین نہ پہر اغیار کے ہوش	منتظر ہین ترے ایک جلوۂ دیدار کے ہوش

حکایت احمد بن ابی الحواری کہتے ہین ایک حکیم کی ملاقات ایک حکیم سے ہوئی اوسنے کہا تو حور کا مشتاق ہے کہا نہین کہا مشتاق ہونا چاہیئے کہ اونکے چہرے کا نور اللہ کا نور ہوگا وہ بیہوش ہو گیا پہر اوٹہا لیگئے ایک ماہ تک ہم اُسکی عبادت کرتے رہے **حکایت** ربیعہ بن کلثوم کہتی ہین حسن نے ہماری طرف دیکہا ہم جوان تہے کہا اے گروہ جوانون کے تم حور عین کے مشتاق نہین ہوتے حضرمی کہتے ہین مین اور حمزہ ایک رات چہت پر سوئے مینے دیکہا کہ وہ بستر پر رات بہر تڑپتے اور کروٹین بدلتے رہے مین نے صبح کو کہا تم رات کو بالکل نہ سوئے کہا جب مین بستر پر لیٹا تو میرے سامنے ایک حور کی صورت آئی گویا مجھکو آہٹ ملی کہ اوسکی جلد میری جلد سے چہوگئی ابو سلیمان نے کہا یہ ایک مرد مشتاق تہا

ماہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم		کہ تلخ کرد بدلسے تو خواب شیرین را
رات ساری مجھے دونون کی تسلی مین کٹی	۹	ہات دل پر سے اوٹھایا تو جگر پہ رکھا

ابن عباس نے کہا ہے اگر ایک حور اپنا کف دست آسمان و زمین کے بیچ مین نکالے تو ساری خلایق اوسکے حسن پر مفتون ہو جائے اور اگر اپنی اوڑہنی نکالے تو سورج سامنے اوسکے مثل فتیلہ کے سامنے سورج کے بے روشنی ہو جائے اور اگر اپنا چہرہ دکہائے تو اوسکا حسن تمام سما و ارض کو درخشان کر دے **حکایت** یزید رقاشی کہتے ہین جنت مین ایک نور چمکیگا کوئی جگہہ جنت مین باقی نرہے گی لیکن وہ نور داخل ہوگا پوچہا وہ کیا ہے کہا ایک حور سامنے اپنے شوہر کے ہنسے گی صالح کہتے ہین کنارۂ مجلس مین ایک شخص بیٹھا تہا اوسنے جیخ ماری اور مرگیا اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور خطیب نے تاریخ مین رفعا لیکن ذکر جیخ مارنے کا نہین کیا یحیی بن ابی کثیر کہتے ہین جب کوئی حور تہوک دیگی تو کوئی درخت جنت کا باقی نرہیگا لیکن سیراب ہو جائیگا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حور عین اپنے ازواج کو ابواب جنت پر گرینگے اور کہین گی طالما انتظرناکم فنحن الراضیات فلا نسخط والمقیمات فلا نظعن والخالدات فلا نموت اسکو بہت آواز خوش سے جو کبہی تو نے سنی ہوکہینگی پہر کہینگی انت حبی وانا حبك لیس دونك تقصیر ولا وراءك معدل یعنی ہمنے تیری بہت راہ دیکہی بہت سا انتظار کیا ہم رضامند رہنے والیان ہین کبہی ناخوش نہونگی ہم سدا بسنے والیان ہین کبہی کوچ نکرینگے ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیان ہین کبہی نہ مرینگے تو ہمارا یار ہے ہم تیرے یار ہین ہم کوئی قصور تیرا نکرینگے اور نہ تجھکو چہوڑ کر کہین اور جائینگے ❊

فصل ۱۵

حورعین کا مہر اعمال صالحہ ہین ٭ احادیث مین آیا ہے کہ جاروب کشی مسجد مین اور دور کرنا
خس وخاشاک کا مسجد سے مہر ہے حور عین کا ابو ہریرہ کہتے تہے تم فلانہ بنت فلان سے بہت سا
مال خرچ کرکے نکاح کرتے ہو اور حور عین جو ایک لقمہ یا ایک دانہ خرما یا ایک پارۂ نان پر ملتی ہے
اوسکو چھوڑ دیتے ہو امام سحنون نے کہا ہے مصر مین ایک شخص سعید نام تہا اوسکی مان بڑی عابدہ
تھی اوسکا بیٹا رات کو اوسے نماز پڑہاتا امام بنتا جب اوسپر نیند کا غلبہ ہوتا وہ کہتی اے
سعید جو دوزخ سے ڈرتا ہے اور حور عین سے منگنی کرنا چاہتا ہے وہ سوتا نہین ہے تب وہ ڈرکر
ہوشیار ہو جاتا **حکایت** ثابت بنانی رح نے خواب مین ایک حور عین کو دیکہا کہا تو کسکے
لئے ہے اوسنے کہا اوسکے لئے جو رات کو تہجد پڑہتا ہے اور لوگ سوتے ہوتے ہین بعض نے
ایک حور کو نہایت حسین جمیل دیکہکر کہا تو کسکے لئے ہے کہا جو شخص چار ہزار ختم کرے
جسدن وہ شخص چار ہزار ختم کرچکا اوسیدن مرگیا نہایت نحیف البدن مثل مشک کہنہ کے تہا ٭
حکایت شیخ نصر قاری کہتے ہین ایکرات مین تہجد سے سوگیا خواب مین ایک جاریہ دیکہی
کہ ویسی خوبصورت کبہی نہ دیکہی تھی اوسکے ہاتہہ مین ایک ورق تہا کہا اے شیخ تو اسکو پڑہ سکتا ہے
مینے کہا ہان مجہکو وہ ورقہ دیا اوسمین یہ لکہا تہا ؏

قد الهتك اللذائذ والامانی	عن الفردوس وللقطف الدوانی
ولذة نومة عن خير عيش	مع الخيرات فی غرف الجنان
تيقظ من منامك ان خيرًا	من النوم التهجد بالقرآن

حکایت مالک بن دینار کہتے ہین مین ہر رات کو ایک وظیفہ پڑہا کرتا تہا ایک رات سوگیا
ایک جاریہ خواب مین آئی نہایت جمیل اوسکے ہاتہہ مین ایک رقعہ تہا مجہسے کہا تو اسکو پڑہ سکتا ہے
مین نے کہا ہان وہ رقعہ مجہکو دیا اوسمین یہ لکہا تہا ؏

خالف النوم من طلب الامانی	وعن تلک الکواعب فی الجنان
تعیش مخلد الا موت فیها	وتلهو فی الخیام مع الحسان
تیقظ من منامک ان خیرا	من النوم التہجد بالقرآن

فصل ۱۶

جنت والون کے نکاح و وطی اور کمال التذاذ کا ذکر اور اونکا نری ومنی وضعف سے پاک رہنا اور روز بپر غسل کا واجب نہونا * حدیث ابو ہریرہ مین گزرچکا ہے کہ مرد ایک دن مین سو عذرا کے پاس پہنچیگا یعنی کنواری عورت کے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث ابو موسیٰ مین گزرچکا ہے کہ درمیون کے خیمہ مین مومن کے اہل ہونگے جنپر وہ طواف کریگا یہ حدیث بالاتفاق صحیح ہے لقیط بن عامر نے وازواج مطہرۃ مین کہا ہے مین نے کہا اے رسول خدا کیا ہمکو وہان ازواج مصلحات ملینگی فرمایا صالحات واسطے صالحین کے ہین لذت اوٹھائین گے اونسے مثل تمہاری لذت کے دنیا مین اور لذت اوٹھائینگی وے تمسے بجز اسکے کہ ولادت نہوگی رواہ الطبرانی ابو ہریرہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ کیا ہم وطی کرینگے جنت مین یعنی جماع وصحبت ومباشرت فرمایا ان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری دحم دحم پھر جب مرد جماع کرکے اوٹھ کھڑا ہوگا تو وہ حور پھر اوسیطرح کی پاک اور کنواری ہوجائے گی رواہ ابن وہب صراح مین کہا ہے دحم سخت سپوختن انتھی مطلب یہ ہے کہ خوب ہی فشار کے ساتھ وقاع کرینگے ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ جنت والے جب اپنی عورتون سے جماع کرینگے تو وہ پھر بدستور دوشیزہ ہوجائینگی رواہ الطبرانی ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت نکاح کرینگے یعنی جماع

فرمایا ایسے ذکر سے جو سست نہو اور ایسی شہوت سے جو منقطع نہو۔ جماع دحماً دحماً ہوگا ولکن نہ منی ہوگی اور نہ منیہ یعنی نہ انزال ہوگا اور نہ موت آوے گی رواہ الطبرانی اسکی سند مین ضعف ہے ابو ہریرہ نے کہا حضرت سے سوال کیا کہ کیا اہل جنت مسیس کرینگے یعنی صحبت فرمایا ہان بذکر لایمل و فرج لایحفی و شھوۃ لاتنقطع رواہ ابو نعیم یعنی نہ ذکر سست و بیدم ہوگا اور نہ شرمگاہ گھسے گی اور نہ شہوت ختم ہوگی بلکہ سب امور بدستور و برقرار رہین گے و للہ الحمد ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت جماع کرینگے فرمایا ای والذی بعثنی بالحق دحماً دحماً پھر ہاتھہ سے اشارہ کیا ولکن نہ منی ہوگی اور نہ منیہ رواہ الحسن بن سفیان ابو قلابہ کہتے تھے اہل جنت کے پاس کہانا پینا لائین گی پھر شراب طہور جب اوسکو پئین گے پیٹ لگجائیگا اور بدن سے پسینا ہوکر بہ جائیگا اوسکی خوشبو مشک سے بہتر ہوگی پھر یہ آیت پڑہی وسقاھم ربھم شرابا طھورا عکرمہ نے کریمۂ ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون مین کہا ہے کہ مراد اس شغل سے ازالۂ بکارت ابکار ہے رواہ سعید بن منصور ابن مسعود نے آیۂ مذکورہ مین کہا ہے شغل اونکا اقتضاض عذاری ہوگا صراح مین کہا ہے فض شکستن چیزے چنانکہ ازہم جدا شود و شکستن سحر نامہ اقتضاض بآب روان رسیدن انتہی عذاری بالفتح والکسر جمع ہے عذراء کی عذراء کہتے ہین دختر دوشیزہ کو یعنی کنواری لڑکی اعتذار بکارت زائل کردن کذا فی الصراح اوزاعی نے بہی اس آیت کی تفسیر مین یہی کہا ہے کہ شغلھم اقتضاض الابکار اسی کے ابن عباس بہی قائل ہین ابو الاحوص نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ ازالہ بکارت بالائے سریر اندر حجال کے ہوگا مقاتل نے کہا وہ اس شغل کی وجہ سے اہل نار غافل ہونگی اور نہ اونکی یاد کرینگی اور نہ اونکے لئے کچہ رنجیدہ ہونگی ٥

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را با کسے کارے نباشد

شعرانی کہتے ہین فی شغل کہا فی جماع نکہا تاکہ بندے شرم کے کامون کو کنایہ سے کہا کرین عرب مین ذکر ایسے امور کا مکروہ ہوتا ہے علما رنے کہا ہے ولھم فیہا رزقہم بکرۃ وعشیا جنت مین رات دن نہوگا ہمیشہ نور مین رہینگے مقدار شب کو ارخاء حجاب وغلق باب سے پہچانینگے اور دن کو رفع حجاب وفتح باب سے واللہ اعلم سعید بن جبیر نے کہا اونکی شہوت اونکے بدن مین ستر سال تک جاری رہیگی وہ لذت پائینگے اونکو جنابت لاحق نہوگی کہ وہ محتاج تطہیر کے ہون اور نہ ضعف وانحلال قوت کا عارض ہوگا یعنی طاقت نہ گھٹیگی اور نکزوری وناتوانی ہوگی بلکہ وہ وطی اونکی ایکطرحکا التذاذ وتنعم ہوگا کوئی آفت اوسکو کسی طرح پر نہ لگیگی اور بڑا کاہل لوگون مین وہان وہ شخص ہوگا جسنے اسجگہ اپنے نفس کو حرام سے زیادہ بچایا ہے جسطرح کہ وہ شخص کہ جسنے یہان حریر پہنا ہے وہ وہان حریر نہ پہنیگا اور جسنے یہان شراب پی ہے وہ وہان شراب نہ پئیگا یا جس نے اسجگہ سونے چاندی کے برتنون مین کہایا وہ وہان ظروف زر وسیم مین نہ کہائیگا ولہذا حدیث مین فرمایا انہا لہم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ اب جو کوئی اپنی لذات وطیبات وشہوات کو اسجگہ پورا کریگا تو وہ اوسجگہ محروم رہیگا جسطرح کہ اللہ نے خبر دی ہے اذہبتم طیباتکم فی الحیاۃ الدنیا واستمتعتم بہا ولہذا صحابہ وتابعین اس سے نہایت درجہ ڈرتے تہے بالجملہ لذت محرمہ کا تارک دن قیامت کے استیفاء اپنی لذات کا اکمل وجوہ پر کریگا اور مبتلائے محارم ومعاصی کے لئے وہان لذت نہوگی سہ

کسی کو لذت طاعت بود محروم ازو ماسن کہ ہرگز اندر جنت ولے با داغ حرمانش	

فصل ۱۷

زن جنت اسی دنیا مین اپنے زوج کو دیکھتی ہے ؛ عبداللہ بن زید نے کہا ہے کہ ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ نساء اہل جنت سے کہتے ہین کہ کیا تو اپنے زوج کو اہل دنیا مین دیکھنا چاہتی ہے وہ کہتی ہے ہان تب پردہ اوٹھا دیتے ہین اور دروازہ کھلجاتا ہے وہ اوسکو دیکھکر پہچان لیتی ہے اور نگاہ مین رکھتی ہے اور اسکے دیر مین آنے کی وجہ سے اوسکی طرف مشتاق ہوتی ہے جسطرح کہ کوئی عورت شوہر غائب کی آرزومند ہوتی ہے اور جب اوسکی دنیا کی بی بی سے اور اوس سے باہم کچھ خفگی ہوجاتی ہے اور وہ بی بی اوس سے ناخوش ہوتی ہے تو یہ امر اوسپر شاق گزرتا ہے وہ کہتی ہے ویحك دعیه من شرك انما هو معك لیالی قلائل یعنی تو اسکو اپنی شر سے رہا کر یہ تو پاس تیرے چند شب ہے ترمذی مین رفعًا آیا ہے ایذا نہین دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حورعین لا تو ذیه قاتلك الله فانما هو عندك دخیل یوشك ان یفارقك الینا اس حدیث مین دلیل ہے اس بات پر کہ اطلاق لفظ زوجہ کا حورعین پر مثل آدمیہ کے صحیح ہے ؛

فصل ۱۸

جنت مین حمل و ولادت ہوگی یا نہین اسمین لوگون کا اختلاف ہے ؛ حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے مومن جب خواہش اولاد کی جنت مین کرے گا تو ایک دم مین حمل و وضع و سن حسب دلخواہ ہوجائیگا رواہ الترمذی واستغربہ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ہے لکن وہ اسبات کی خواہش ہی نہ کرے گا بعض نے کہا جنت مین جماع ہوگا ولد نہوگا

حدیث ابورزین عقیلی مین فرمایا ہے اہل جنت کی اولاد پیدا نہوگی ابن القیم نے کہا یہ حدیث
ابوسعید کی شرط صحیح پر ہے اور رجال اوسکی محتج بہم لیکن سخت غریب ہے اور تاویل اسحاق
مین نظر ہے دوسرا لفظ ابوسعید کا یہ ہے حضرت سے کہا گیا اہل جنت کے اولاد پیدا ہوگی
کیونکہ ولد تمام مسرت ہوتا ہے فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری وہ
بچہ اتنی مدت مین ہوگا جسکی تمنا تم کرتے ہو بلکہ اوسکا حمل و رضاع و شباب سب ایکدم مین
ہوجائیگا رواہ ابو نعیم تیسرا لفظ انکا رفعا یہہ ہے مرد جنت کے لئے اولاد ہوگی حسب دلخواہ
اوسکے اور حمل و فصال و شباب ایک ساعت مین ہوجائیگا رواہ ابوالحسن و روی الحاکم
مثلہ ایضا عنہ بیہقی نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے اور حدیث طویل ابورزین مین
جسکی طرف بخاری نے اشارہ کیا ہے یون آیا ہے غیران لاتوالد اس حدیث کو احمد و
طبرانی و ابوالشیخ و ابن مندہ و ابن مردویہ و ابونعیم وغیرہم نے بر سبیل قبول و تسلیم روایت
کیا ہے سو یہ حدیث صریح ہے انتفاء ولد مین اور یہ لفظ کہ جب وہ چاہیگا تو ایسا ہوگا معلق
بشرط ہے اور تعلیق سے وقوع معلق اور معلق بہ کا لازم نہین آتا ہے اور لفظ اذا و اذا کا
ظاہر ہے محقق مین ولیکن کبھی استعمال ان الفاظ کا واسطے مجرد تعلیق کے عام طور بھی آتا ہے
اسجگہہ یہی معنی متعین ہین اسکو حافظ ابن القیم نے دس وجہ سے ثابت کیا ہے پھر کہا ہے
کہ جن لوگون نے ولادت کی نفی جنت مین کی ہے تو وہ نفی کچھہ اس سبب سے نہین کی ہے
کہ اونکے دلون مین کچھہ زیغ ہے بلکہ بدلیل حدیث ابورزین کے ہے کہ اوسمین لفظ غیران
لاتوالد آیا ہے اور ترمذی نے اس باب مین سلف و خلف سے دو قول نقل کئے ہین
اور حدیث ترمذی غریب ہے سو اگر حضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے تو اوسکے حق ہونے مین کچھہ شک
و شبہہ نہین ہے اور نہ کچھہ منافات ہے درمیان اوسکے اور درمیان حدیث ابورزین کے اسلئے

کہ یہ نفی ہر تو الد معہود کی نہ نفی ولادت ولد و وضع وسن وشباب کی ایک ساعت مین واللہ اعلم قرطبی نے کہا ہے علما نے اسمین اختلاف کیا ہے بعض نے کہا جنت بین جماع ہوگا اولاد نہوگی مجاہد وطاؤس وابراہیم نخعی کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا اولاد ہوسکتی ہے لکن کوئی اوسکی خواہش نکرے گا واللہ اعلم

فصل ۱۹

حورعین کے سماع وغناء ولذت وطرب کا ذکر قال تعالیٰ ویوم تقوم الساعۃ یومئذ یتفرقون فاما الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فھم فی روضۃ یحبرون یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا حبرہ لذت وسماع ہے اور یہ کچھ برخلاف قول ابن عباس کے نہین ہے کہ اونہون نے یحبرون کے معنی یکرمون کے کہے ہین اور مجاہد وقتادہ نے کہا ینعمون اسلئے کہ لذت کان کی سماع سے منجملہ اکرام وانعام کے ہے علی کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین ایک مجمع ہوگا حورعین کا وہ اپنی آوازین بلند کرینگی یعنی گائین گی ویسی آواز خلائق نے نہ سُنی ہوگی وہ یہ کہین گی نحن الخالدات فلا نبید نحن الناعمات فلا نباس نحن الراضیات فلا نسخط طوبیٰ لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی واستغرب یہ عبارت دلربا گویا اونکی غزلخوانی ہوگی ابوہریرہ کہتے ہین جنت مین ایک نہر ہے طول مین برابر جنت کے اوسکے کنارون پر کنواریان کھڑی ہونگی آمنے سامنے وہ آواز سے گائینگی ساری خلق اوسکو سُنے گی تمام جنت مین کوئی لذت ومزا مثل اوسکے ندیکھوگے ہمنے کہا اے ابوہریرہ وہ کیا گانا ہوگا کہا انشاء اللہ تسبیح وتحمید وتقدیس وثناء رب عزوجل کی ہوگی اسکو جعفر فریابی نے اسیطرح موقوفًا روایت کیا ہے ابو نعیم کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے جنت مین ایک درخت

ہے اوسکے جذوع یعنی تنۂ درخت سونے کے اور اوسکی شاخین زبرجد اور موتیونکی ہونگی ایک ہوا چلے گی اوس سے آواز برآمد ہوگی سُننے والون نے کبھی کوئی آواز لذیذ تر اوس سے نہ سُنی ہوگی انس کا لفظ رفعًا یہ ہے حورعین جنت مین تغنی کرینگی نحن الحور الحسان خلقنا لازواج کرام رواہ ابونعیم وابن ابی الدنیا ابن ابی اوفی رفعًا کہتے ہین ہر مرد کے ساتھ اہل جنت مین سے چار ہزار بکر اور آٹھ ہزار ایم اور سو حوریا ہی جائینگی وہ سب ہر ہفتہ مین مجتمع ہوکر آواز خوب کہ ویسی آواز خلائق نے نہ سُنی ہوگی یہ کہینگی نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط ونحن المقیمات فلا نظعن طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ ابونعیم خالد بن معدان نے رفعًا کہا ہے داخل نہوگا جنت مین کوئی بندہ لیکن بیٹھینگی پاس اوسکے سر اور دونون پاؤن کے دو حورعین اور بہت آواز خوش سے غنا کرینگی جسکو انس وجن نے سُنا ہوگا وہ کچھ مزامیر شیطان نہین ہے رواہ جعفر الفریابی ابن عمر رفعًا کہتے ہین ازواج اہل جنت گائینگی ایسی خوش آوازی سے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سُنی ہوگی منجملہ اونکے غنا کے ایک یہ ہے کہ نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام ینظرن بقرۃ اعیان دوسرا غنا یہ ہوگا نحن الخالدات فلا نمتنہ نحن الآمنات فلا نخفنہ نحن المقیمات فلا نظعنہ رواہ الطبرانی تفرد بہ ابن ابی مریم یہ غنا حقیقت مین ادا و شکر نعم خدا ہے جسنے اونمین یہ اوصاف کمال اور صفات حسن وجمال کے رکھے ہین ابن وہب کہتے ہین ایک مرد قریش نے ابن شہاب سے کہا کیا جنت مین سماع بھی ہوگا کیونکہ مجھے سماع محبوب ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان ابن شہاب کی جنت مین ایک درخت ہے جسکا پھل موتی اور زبرجد ہین اوس درخت کے نیچے حورین ہونگی نارپستان وہ طرح طرح سے

کاٴنگی نحن الناعمات فلانباٴس نحن الخالدات فلانموت جب وہ درخت اس آواز کو سُنے گا اوسکے پتے کہڑکہڑائین گے اور اون جواری کو جواب دینگے ہم نہین جانتے کہ آواز جواری کی بہتر ہوگی یا آواز شجر کی ابن وہب نے اسی کے لگ بھگ خالد بن یزید سے بھی روایت کیا ہے اور اتنا اور زیادہ کیا کہ اونکے سینہ پر لکہا ہوگا انت حبی و انا حبک انتہت نفسی عندک لم ترعینی مثلک ایک اور سماع ہوگا جو اس سے بھی اعلیٰ تر ہے اوزاعی کہتے ہین مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ کی خلق مین کوئی شخص اسرافیل علیہ السّلام سے زیادہ تر خوش آواز نہین ہے اللہ اونکو حکم دیگا وہ سماع شروع کرین گے آسمانون مین کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا لکن اوسکی نماز قطع ہوجائے گی پہر جب تک اللہ چاہیگا وہ سماع مین رہینگے تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی اگر جان لیں بندے قدر میری عظمت کی تو میرے غیر کو نہ پوجین رواہ ابن ابی الدنیا محمد بن منکدر کہتے ہین قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہان ہین وہ لوگ جو بچاتے تھے کان اپنے اور جان اپنی مجالس لہو و مزامیر شیطان سے ساکن کرو اونکو ریاض مسک مین پہر فرشتون سے کہیگا سُناؤ اونکو تمجید تحمید میری مالک بن دینار نے کریمۂ ان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب مین کہا ہے قیامت کے دن حکم ہوگا ایک منبر بلند رکہین گے پہر پکارا جائیگا کہ اے داؤد تم میری تمجید کرو آواز خوب و نرم سے جس سے کہ تم میری تمجید کیا کرتے تہے دنیا مین داؤد کی آواز نعیم اہل جنت کو خالی کردے گی یعنی اونکو تنعم سے باز رکہیگی

آمد خبرے زآمد او	٩	من بعد خبر نماند مارا		

دیلمی عبداللہ بن احمد نحوہ شہر بن حوشب نے کہا ہے اللہ تعالیٰ فرشتون سے کہیگا میرے بندے آواز خوش کو دوست رکہتے تہے مگر دنیا مین میرے سبب سے اوسکا سُننا چہوڑ دیا تہا اب تم میرے بندونکو

سُنا وہ اپنی آوازین بلند کرینگے تسبیح و تکبیر سے کہ ویسی آواز کبھی نہ سُنی ہوگی رواہ حماد بن سلمۃ

چہ خوش باشد آواز نرم حزین	بگوش حریفان مست صبوح
بہ از روے زیباست آواز خوش	کہ آن حظ نفس ست واین قوت روح

ابن عباس نے کہا جنت مین ایک درخت ہے کھڑا ہوا استوار اوسکے سایہ مین سو برس چلے اوسکے نیچے بیٹھکر بات چیت کرین گے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لہو کا ذکر کریگا اللہ تعالیٰ ایک ہوا طرف سے جنت کے بہیجیگا وہ ہوا اوس درخت کو جنبش دے گی ہر لہو کے ساتھ جو کہ دنیا مین تھا ؎

من کل شئی لذیذ احتسی قدحا	وکل ناطقۃ فی الکون یطربنی

سعید جارقی کہتے ہین مینے سُنا ہے کہ جنت مین قلعے ہین موتی اور سونے کے اونکا تیل گوہر ہے جنت والے جب آواز خوش کا سُننا چاہین گے اللہ تعالیٰ اون قلعون پر ایک ہوا بہیجیگا اوس ہوا سے ہر آواز خوش جسکو جی چاہیگا سُنائی دے گی ایک اور سماع ہر اس سے بھی اعلیٰ تر جسکے سامنے سارے سماع مضمحل ہونگے یہ سماع اللہ کے کلام وخطاب وسلام ومحاضرہ کا ہوگا اللہ تعالیٰ اپنا کلام اونپر پڑہیگا یہ جب اوس کلام پاک کو سنینگے تو گویا پہلے اوس سے کبھی نہ سُنا تہا اس باب مین حدیثین صحیح وحسن آئی ہین جنکا سماع دنیا سے بھی زیادہ تر محبوب ہین اور کان مین لذیذ تر اور آنکھہ مین خنک تر اسلئے کہ جنت مین کوئی لذت نظر کرنے سے طرف روے مبارک خدا کے اور اوسکے کلام پاک کے سُننے سے نہین ہے اور نہ کوئی شئے اہل جنت کو اس سے زیادہ محبوب تر دیجائیگی عبداللہ بن بریدہ کہتے ہین جنت والے ہر دن دو بار جبار جل جلالہ پر داخل ہونگے اللہ تعالیٰ اونپر قرآن پڑہیگا اور ہر شخص اپنی جگہہ پر بیٹہا ہوگا وہ جگہہ منبر دُر و یاقوت و زبرجد و زر و زمرد ہوگی

اونپر ایسی کوئی چیز پڑہی نہین گئی اور نہ اونہون نے اعظم و احسن تر اوس سے سنی ہوگی وہ اپنے گھرونمین پھر کر آئینگے اونکی آنکہین ٹھنڈی ہونگی دوسرے دن تک

اللھم اغفرلنا وارزقنا ✤

فصل ۲۰

اہل جنت کے اونٹ گھوڑے سواریان کیسی ہونگی ✤ بریدہ کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ جنت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اللہ اگر تجھکو جنت مین لیجائیگا تو تو وہان یاقوت سرخ کے گھوڑے پر سوار کرایا جائیگا وہ تجھکو جہان تو چاہیگا اوڑیگا ایک اور شخص نے کہا بھلا جنت مین اونٹ بھی ہونگے اوسکو پہلا سا جواب نہین دیا کہا اگر اللہ تجھکو جنت مین لیجائیگا تو ہر خواہش تیرے جی کی اور لذت آنکہہ کی تجھکو ملیگی رواہ الترمذی وروی نحوہ بمعناہ عن عبدالرحمن بن سابط وھذا اصح منہ ایوب کہتے ہین حضرت کے پاس ایک اعرابی آیا کہا اے رسول خدا مین گھوڑے کو دوست رکھتا ہون جنت مین گھوڑے ہونگے فرمایا تو اگر جنت مین جائیگا تو تیرے پاس یاقوت کا گھوڑا لایا جائیگا اوسکے دو پر ہونگے تجھکو اوسپر سوار کرائینگے وہ تجھکو جہان تو چاہیگا لے اوڑیگا ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے ابن القیم نے کہا حدیث بریدہ مضطرب فیہ ہے لکن ترمذی نے اوسکو صحیح کہا ہے واصل نے کہا جنت والے ملاقات کرینگے سفید نجائب پر گویا وہ یاقوت ہین اور نہین جنت مین بہائم مگر اسپ و شتر حدیث جابر مین فرمایا ہے اہل جنت جب جنت مین داخل ہوچکینگے تو اونکے گھوڑے پاس اونکے آئینگے یاقوت سرخ کے اونکے پر ہونگے وہ پیشاب ولید نکرینگے یہ اونپر بیٹھکر جنت مین

اوڑتے پھرینگے اتنے مین جبار جل و علی تجلی فرمائے گا یہ اوسکو دیکھکر سجدہ مین گر جائینگے جبار تعالیٰ فرمائیگا اپنے سر اوٹھاؤ آج کا دن عمل کا دن نہین ہے یہ تو نعیم و کرامت کا دن ہے وہ سر اوٹھائین گے اللہ تعالیٰ اونپر عطر برسائے گا پھر وہ مشک کے تودون پر گزر کرین گے اللہ وہان ایک ہوا بھیجے گا وہ ہوا اونپر خوشبو مسک کی اوڑائیگی وہ اپنے گھر پھر کر آئین گے اوس گرد و غبار طیب آلودہ ہونگے رواہ ابو الشیخ ابن عمر نے کہا ہے جنت مین حسان خیل و کرائم نجائب ہونگے جنپر اہل جنت سوار ہونگے یعنی عمدہ سے عمدہ گھوڑے اور بہتر سے بہتر سانڈنیان صحیح مسلم مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ ایک آدمی ایک ناقہ مخطومہ لایا اور کہا اے رسول خدا یہ اللہ کی راہ مین ہے فرمایا تجھکو قیامت کے دن سات سو ناقہ مخطومہ ملین گے +

فصل ۱۲

جنت والے آپس مین ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے اور جو دنیا مین درمیان اونکے ہوا تھا اوسکا تذکرہ نکالینگے + قال تعالیٰ فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون قال قائل منهم انی کان لی قرین یقول ءانك لمن المصدقین ءاذا متنا وکنا ترابا و عظاما ءانا لمدینون قال هل انتم مطلعون فاطلع فرأه فی سواء الجحیم قال تالله ان کدت لتردین ولولا نعمة ربی لکنت من المحضرین اظہر اقوال یہ ہے کہ هل انتم مطلعون قول مومنین کا اپنے اخوان سے ہوگا اور بعض نے کہا کہ یہ بات ملائکہ اون مذاکرین سے کہین گے یہی قول ابن عباس کا بھی ہے اور بعض نے کہا کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہوگا لکن صحیح وہی اول ہے کعب نے کہا ہے

جنت ونار کے درمیان روزن ہین مومن جب کسی اپنے دشمن کو دیکھنا چاہیگا جو کہ دنیا
مین تہا تو کسی ایک روزن سے جھانک لیگا وقال تعالیٰ واقبل بعضھم علی بعض
یتساءلون قالوا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب
السموم انا کنا من قبل ندعوہ انہ ھو البر الرحیم ابوامامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا
کیا اہل جنت ایک دوسرے کی ملاقات وزیارت کرین گے فرمایا اعلیٰ اسفل کی زیارت کریگا
نہ اسفل اعلےٰ کی مگر وہ لوگ جو آپسمین اللہ کے لئے محبت رکھتے تھے وہ جنت مین جہان چاہینگے
کسی ہوئی اونٹنیون پر سوار ہو کر آئین گے رواہ الطبرانی وروی الدورقی مثلہ
عن حمید بن ھلال دوسر الفظ طبرانی کا ایوب سے رفعًا یہ ہے کہ جنت والے سانڈنیون
پر سوار ہو کر آئین گے اور بعض زیارت بعض کی کرینگے اس سے اونکی لذت ومسرت پوری
ہو گی واہذا حارثہ نے حضرت سے کہا تہا گویا مین دیکھتا ہون اپنے رب کے عرش کو ظاہر
اور اہل جنت کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اور اہل نار کو کہ وہ عذاب کیے جاتے
ہین فرمایا اللہ نے اس بندے کے دل کو منور کر دیا ہے انس رفعًا کہتے ہین اہل جنت جب
جنت مین جائین گے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اوسکے نزدیک اُسکا
تخت اسکے نزدیک آئیگا سب یکجا جمع ہونگے ایک دوسرے سے کہیگا تم جانتے ہو کہ اللہ
نے ہمکو کب بخشا وہ کہیگا فلان دن فلان جگہہ مین ہمنے دعا کی تھی اللہ نے ہمکو بخشدیا
رواہ ابن ابی الدنیا مجاہد نے تفسیر علی سرر متقابلین مین کہا ہے کہ ایک دوسرے
کی پشت کو نہ دیکھیگا بطور تواصل وتحابب اسلئے کہ تخت جسطرح وہ چاہین گے دور
کرینگے بعض علما نے کہا ہے من جملۃ التقابل ان عین احدھم الیمنی تقابل
عین اخیہ الیمنی کما ینظر الشخص وجھہ فی المرآۃ عکس ما فی الدنیا

مین ایک بازار ہے وہان ہر جمعہ کو آیا کرینگے باد شمال چلیگی اونکے چہرون اور کپڑون
پر گرد ڈالے گی وہ حسن وجمال مین زیادہ ہوجائین گے روایۃ مسلم اسکو احمد نے حماد
بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے حماد نے کہا وہان ٹیلے ہونگے مشک کے جب اونکی طرف
جائین گے تو ہوا چلیگی سعید بن المسیب نے ابوہریرہ سے ملاقات کی ابوہریرہ نے کہا مین اللہ
سے یہ سوال کرتا ہون کہ مجھکو اور تجھکو سوق جنت مین جمع کرے سعید نے کہا کیا وہان
بازار لگیگی کہا ہان حضرت نے مجھکو خبر دی ہے کہ جنت والے جب جنت مین داخل ہونگے
تو موافق اپنے اعمال کے اوترین گے اونکو اذن ہوگا مقدار یوم جمعہ مین ایام دنیا سے کہ
وہ رب تبارک وتعالی کی زیارت کرین اللہ اونکے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور ایک
جنت کے چمن مین اونکے لئے منبر نور کے اور موتی کے اور زبرجد اور یاقوت کے اور سونے اور چاندی
کے رکھے جائین گے وہان ادنی جنتی بھی مشک وکافور کے ٹیلون پر بیٹھیگا اگرچہ انمین کوئی
کم درجہ نہوگا وہ کرسی والون کو نشست مین آپسے افضل نجانینگے کہا کیا ہم اپنے رب
عزوجل کو دیکھینگے کہا ہان کیا تمکو سورج اور ماہ نیم ماہ کے دیکھنے مین کچھ شک ہے ہمنے کہا
نہین فرمایا اسیطرح تم دیکھنے مین اپنے رب کے کچھ شک نہ کروگے اوس مجلس مین کوئی باقی
نرہیگا جسکا سامنا اللہ سے نہوگا اللہ تعالی سب سے روبرو ہوگا یہانتک کہ فرمائیگا اے
فلان بن فلان تجھے یاد ہے کہ تونے فلان فلان روز یہ کیا تھا اوسکو یاد اوسکے بعض غدرات
کی دلائیگا وہ کہیگا ہان لکن کیا تونے مجھکو بخش نہین دیا ہے فرمائیگا ہان میری ہی مغفرت
کے سبب سے تو اس درجہ کو پہنچا ہے اتنے مین ایک ابر آکر اوپر سے اونکو ڈھانپ لیگا اس سے
ایسا عطر برسیگا کہ ویسی خوشبو کسی چیز کی نپائی ہوگی پھر ہمارا رب فرمائیگا کھڑے ہو
اوس خیر کے لئے جو طیار کی ہے واسطے تمہارے کرامت سے تم جتنی چاہو لو وہ بازار

مین آئینگے فرشتے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہونگے اوس بازار مین وہ شئے ہوگی کہ ویسی
چیز کبھی آنکھون نے نہین دیکھی اور نہ کان نے سُنی اور نہ دلون پر گزری پھر جو کچھہ ہم چاہینگے
وہ ہمکو بار کرا دیا جائیگا وہان خرید و فروخت نہین ہے اُس بازار مین بعض اہل جنت بعض
سے ملینگے اچھے لباس والا کم درجہ لباس والے سے ملیگا حالانکہ اونمین کوئی دنی نہین ہے
وہ اوسکے لباس و ہیئت کو دیکھکر ڈرے گا بات ختم نہوگی کہ اوسکے سامنے بہتر اوس سے
لباس آجائیگا یہ اسلئے کہ جنت مین کسی کو غم کرنا لایق حال نہین ہے پھر ہم اپنے اپنے گھرون
کو پھر کر آئینگے ہماری بیبیان ہمکو دیکھکر کہینگی مرحبا و اھلاً لحبنا تو آیا تیرا جمال و
عطر افضلتر ہے اوسوقت سے جبکہ تو ہمکو چھوڑ کر گیا تہا وہ کہیگا آج کے دن ہم مجلس مین
اپنے رب کے تھے جو جبار عز و جل ہے اور ہمکو یہی لایق ہے جسطرح کہ ہم پھر کر آئے ہین رواہ
ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ و رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اسکی اسناد
مین کوئی لایق نظر کے نہین ہے مگر عبد الحمید کاتب اوزاعی سوا اوسکا تفرد اوزاعی سے
منکر نہین ہے احمد و ابو حاتم نے اوسکو ثقہ کہا ہے اور نسائی نے ضعیف اور ترمذی نے
غریب اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی طریق ہقل بن زیاد سے عن الاوزاعی روایت کیا ہے
محرر سطور کے غدرات فجرات بیحساب ہین لکن حدیث دلیل ہے اثبات پر کہ اللہ تعالی اہل غدرات
کی بھی مغفرت کریگا اور اوسکو نام لیکر خطاب فرمائیگا جیسے یہ کہ اے صدیق بن حسن
تجھکو یاد ہے کہ تو نے فلان روز فلان جگہہ مین کیا کیا تہا پھر اپنی مغفرت کے سبب سے پہنچنا
اوس غادر کا اوس منزلت تک ارشاد کرے گا و للہ الحمد یا رخدایا مین اسدم ہر گناہ سے
تائب ہوتا ہون لکن یہ توبہ اوسیوقت بکار آمد ہوسکتی ہے کہ تیری توفیق میری دستگیری
فرمائے اور مجھکو استقامت بخشے ورنہ یہ توبہ خود لائق توبہ کرنے کے ہے اللھم غفرا

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو		ایمنی از تو مخافت ہم ز تو	

حدیث علی مین فرمایا ہے جنت مین ایک بازار ہوگا وہان خرید فروخت کچھ نہوگی یہی صورتین مردون اور عورتون کی ہونگی مرد جس صورت کو چاہیگا اوسمین داخل ہو جائیگا رواہ الترمذی وقال غریب انس بن مالک کہتے ہین اہل جنت کہین گے چلو بازار کو پھر مشک کے تودون کی طرف جائینگے جب اپنے ازواج کی طرف پھر کر آئینگے اونسے کہینگے کہ ہم تم مین ایسی خوشبو پاتے ہین جو تم مین نہ تھی وہ کہینگی ہم بھی تم مین ایسی خوشبو پاتے ہین جو پہلے نہ تھی جبکہ تم ہمارے پاس سے گئے تھے رواہ ابن المبارک دوسرا لفظ یہ ہے کہ جنت مین ایک بازار ہے اوسجگہ مشک کے ٹیلے ہین اہل جنت وہان جائینگے اور مجتمع ہونگے اللہ تعالی ایک ہوا بھیجیگا جو اونکے گھرون مین گھس جائے گی تب اونکی بیبیان اونسے وقت پھرنے کے کہینگی تم تو بعد ہمارے اور بھی زیادہ خوبصورت ہو گئے وہ اپنی بیبیون سے کہینگے کہ تم بھی بعد ہمارے حسن مین بڑھ گئین رواہ ابن المبارک جابر کہتے ہین حضرت آئے اور ہم یکجا بیٹھے تھے فرمایا اے گروہ مسلمانون کے جنت مین ایک بازار ہوگا جسمین خرید ہے نہ فروخت مگر صورتین جو شخص جسصورت مرد یا عورت کو پسند کرے گا اوسمین داخل ہوگا رواہ الحافظ محمد الحضرمی مین کہتا ہون جن نسبت انس کے قدرے لطیف ہوتے ہین وہ دنیا مین اشکال مختلفہ ظاہر ہوتے ہین انسان بہشت مین بغایت درجہ الطف ہوگا اسلئے اوسکا متشکل ہونا صورحسنہ مین کچھ بعید نہین ہے والقدرة صالحة لکل شئ

باب چہارم

اسمین چند فصلین ہین

فصل ۱

اہل جنت اپنے رب کی زیارت کرینگے ❖ اس سے زیادہ کوئی نعمت وراحت ومسترت وفرحت

اہل ایمان کو ہو گی حقیقت مین فوز عظیم یہی ہے انس بن مالک کہتے ہین جبریل ایک سفید
آئینہ لائے اوسمین ایک نکتہ تھا حضرت نے کہا یہ کیا ہے کہا جمعہ ہے تمکو اور تمہاری امت کو
اسکے سبب سے فضیلت دیگئی ہے لوگ اسمین تمہارے تابع ہین یعنی یہود و نصاری اور تمکو
اس دن مین خیر ہے اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین موافق ہوتا مومن اوس ساعت کو کہ دعا
کرے اللہ سے لیکن اللہ اوسکی دعا قبول کرتا ہے یہ دن ہمارے نزدیک یوم المزید ہے حضرت
نے کہا اے جبریل یوم المزید کیا ہے فرمایا تیرے ربنے فردوس مین ایک وادی خوشبودار
مقرر کیا ہے اوسمین ٹیلے ہین مشک کے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالی جتنے فرشتے
چاہتا ہے نازل کرتا ہے اوسکے گرد نور کے منبر ہین اونپر پیغمبرون کی نشستگاہ ہے یہ منبر
سونے سے محفوف ہین دُرّ و یاقوت و زبرجد سے جڑے ہین اونپر شہدا و صدیقین ہونگے اون
ٹیلون پر انکے پیچھے بیٹھین گے اللہ تعالی فرمائیگا مین تمہارا رب ہون تمنے میرے وعدے
کو سچا جانا اب تم مجھسے مانگو مین تمکو دونگا وہ کہینگے ہم تیری رضامندی مانگتے ہین اللہ تعالی
فرمائیگا مین تم سے راضی ہوا تمہارے لئے ہے جو تمنا کرو تم اور میرے پاس مزید ہے سو وہ دوست
رکھتے ہین جمعہ کے دن کو اسلئے کہ اللہ تعالی اوسدن اونکو خیر دیگا یہ وہ دن ہے کہ اسی دن
مین تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا یعنی تخت پر بیٹھا اسی دن مین اوسنے آدم کو پیدا کیا اسیدن
قیامت بھی قائم ہو گی رواہ الشافعی فی مسندہ اس حدیث کے کئی طریق ہین ابو برزہ اسلمی نے
رفعاً کہا ہے اہل جنت صبح و شام نئے کپڑے پہنین گے جسطرح کہ کوئی تم مین صبح و شام پاس کسی
بادشاہ کے جدید لباس پہنکر جاتا ہے اسیطرح وہ واسطے زیارت رب تعالی کے جائین گے یہ
جانا اونکا ایک مقدار و علامت سے ہوگا یہ اوس ساعت کو جسمین حاضر دربار پروردگار ہونا چاہیے
جانتے ہونگے رواہ ابو نعیم و رواہ جعفر بن فرقد عن ابیہ مثلہ علی مرتضی کہتے

ہین اہل جنت جب جنت مین بس جائینگے تو اونکے پاس ایک فرشتہ آکر کہیگا اللہ تعالی تمکو حکم دیتا ہے کہ تم اوسکی زیارت و ملاقات کرو وہ سب جمع ہو جائین گے پھر اللہ تعالی داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ اپنی آواز تسبیح و تہلیل کے ساتھہ بلند کرین پھر مائدۂ خلد لاکر رکھا جائے گا کہا اے رسول خدا مائدۂ خلد کیا ہے فرمایا ایک زاویہ ہے بہشت کے زاویون مین سے مشرق و مغرب سے بھی زیادہ کشادہ و وسیع پھر اونکو کھانا کھلایا جائیگا پھر پانی پلایا جائیگا پھر لباس پہنایا جائیگا وہ کہین گے اب کوئی بات باقی نہین رہی مگر نظر کرنا طرف اللہ کے چہرہ کے تب اللہ تعالے تجلی کریگا وہ سب سجدے مین گر پڑینگے اللہ فرمائیگا تم عمل کے گھر مین نہین ہو تم تو دار جزاء مین ہو رواہ ابو نعیم یعنی اسدم حاجت سجدہ کرنے کی نہین ہے پھر ابو نعیم نے ایک حدیث طویل محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ علیہم السلام سے ذکر مین جنت اور طوبی و نہر و سحائب کے اور گفتگو کرنی رب کی ساتھہ اہل جنت کے مرفوعًا روایت کی ہے لیکن رفع اوسکا صحیح نہین ہے یہی بس ہے کہ وہ کلام محمد بن علی ہے ؂

فصل ۲

جنت مین ابر آئیگا پانی برسے گا ؂ حدیث شوق جنت مین گزر چکا ہے کہ زیارت کے دن ابر ایک ایسا عطر برسائیگا کہ ویسی خوشبو کبھی نپائی ہو گی کثیر بن مرہ کہتے ہین منجملہ مزید کے یہ ہے کہ ایک ابر اہل جنت پر گزر کرے گا کہیگا تم کیا چاہتے ہو کہ مین کس چیز کو تم پر برساؤن پھر وہ جس شے کی آرزو کرینگے وہی شئے برسائیگا رواہ بقیۃ بن الولید ابن ابی الدنیا کہتے ہین مجھسے ازہر بن مروان نے ذکر وفد اہل جنت کا کیا کہ وہ ہر پنجشنبہ کو پاس اللہ سبحانہ کے جاوینگے اونکے لیے تخت رکھے جائین گے ہر شخص اپنے سریر کو اوس سے زیادہ

پہچانیگا جسطرح کہ تم اپنے سر پر کو پہچانتے ہو جب وہ بیٹھ جائین گے اور قوم اپنی اپنی جگہہ مین نشست
کریگی تو اللہ تعالی فرمائیگا کھانا کھلاؤ میرے بندون اور میری خلق اور میرے ہمسایون اور
میرے مہمانون کو پھر فرمائیگا اب انکو پانی پلاؤ تب رنگ برنگ کے برتن مُہر لگی ہوئی لائے جائینگے
اونمین وہ پانی پیئین گے پھر فرمائیگا میرے عباد و خلق و جیران و وفد نے کھالیا پی لیا
اب انکو میوہ کھلاؤ تب ایک جھکے ہوئے درخت کے پھل لائینگے وہ جتنا چاہین گے اوسمین سے
کھائین گے پھر فرمائیگا میرے عبید و خلق و جیران و مہمان اکل و شرب و تفکہ کر چکے اب انکو
کپڑے پہناؤ تب ایک درخت سبز و زرد و سرخ کے ثمرات لائینگے ہر رنگ کا حلہ اوسمین سے اوگیگا
وہ حلے اونپر تقسیم کئے جائین گے وہ قمیص ہونگے پھر فرمائیگا میرے بندے میری سخاوتی میرے
پڑوسی میرے مہمان کھا چکے پی چکے تفکہ کر چکے کپڑے پہن چکے اب انکے عطر ملو تب اونپر مشک
چھڑکینگے جیسے ریزے باران کے پھر فرمائیگا میرے عباد و جیران و وفد کھا چکے پی چکے تفکہ
کر چکے کپڑے پہن چکے خوشبو مل چکے اب مین اونپر تجلی کرونگا کہ وہ مجھکو دیکھہ لین جب تجلی
فرمائیگا اور یہ اوسکو دیکھین گے تو انکے چہرے تازہ ہو جائین گے پھر کہا جائیگا کہ اچھا اب تم اپنے
اپنے گھر جاؤ اونکی بیبیان اونسے کہینگی تم ہمارے پاس سے جس صورت پر گئے تھے اب تم
اور ہی صورت پر آئے وہ کہینگے اللہ جل ثناؤہ نے ہمپر اپنی تجلی کی ہمنے اوسکو دیکھا ہمارے
چہرے تر و تازہ ہو گئے حدیث شفی بن ماتع کی دربارہ فضل زیارت اہل جنت پہلے گزر چکی ہے
اللہ نے ابر و باران کو اس جہان مین سبب رحمت و حیات کا ٹھیرایا ہے پھر سبب حیات خلق
کا قبور مین ٹھیرائیگا کہ چالیس صبح تک لگاتار عرش کے نیچے سے پانی برسا کریگا وہ زمین کے
نیچے سے کشت کی طرح اوگین گے اور دن قیامت کے مبعوث ہونگے اور آسمان اونپر پانی
برسائیگا گویا یہ اوگنا اثر اوسی مطر عظیم کا ہوگا واللہ اعلم جسطرح کہ دنیا مین ہوتا ہے پھر جنت مین

ابر آئیگا اور عطر وغیرہ جو کچھہ وہ چاہین گے برسائیگا اسیطرح اہل نار کے لئے ابر نمودار ہوگا اور اونپر عذاب کی بارش کرے گا وہ عذاب اور درد دوگنا ہوجائیگا جسطرح کہ دنیا مین قوم ہود و قوم شعیب پر ابر نے عذاب برسایا تھا بالجملہ اللہ تعالی ابر کو واسطے رحمت و عذاب کے ناشی کرتا ہے ❊

فصل

جنت ایک مملکت عظمی ہے اور اہل جنت لوگ ہین ❊ قال تعالی واذا رایت ثم رایت نعیما و ملکا کبیرا مراد کبیر سے عظیم ہے قالہ مجاہد فرشتے پاس اونکے اذن لیکر آئین گے کعب نے اس آیت مین کہا ہے کہ اللہ تعالی پاس اونکے ملائکہ کو بھیجیگا وہ پہلے اذن چاہینگے ابن عباس نے پہلے ذکر اہل جنت کی سواریون کا کیا پھر یہ آیت پڑھی ابو سلیمان نے کہا رب العزت کا رسول اونکے پاس تحفہ لیکر آئیگا لکن جب تک اذن نہوگا اندر نہ جائیگا دربان سے کہیگا میرے لئے اذن حاصل کر کہ مین اوسکے پاس تک نہین پہنچسکتا ہون ایک دربان دوسرے دربان کو خبر کریگا اسیطرح ایک حاجب بعد ایک حاجب کے او سکے گھر مین سے طرف دار السلام کی ایک دروازہ ہوگا جس سے وہ اپنے رب پر جب چاہیگا داخل ہوگا بغیر اذن کے سو ملک کبیر یہی ہے کہ قاصد رب العزت کا بغیر اذن کے اوسپر داخل نہوگا اور وہ اپنے رب پر بلا اذن داخل ہوگا حدیث انس بن مالک مین رفعا آیا ہے کہ اسفل اہل جنت درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکے سر پر دس ہزار خادم کھڑے ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا و روی ابن المبارک نحوہ من ابی امامۃ بلفظہ اخری ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ادنی جنت والا درجہ مین حالانکہ اونمین کوئی ادنی درجہ نہین ہے وہ شخص ہوگا جسکے پاس صبح و شام پندرہ ہزار خادم ہونگے ہر خادم کے پاس ایک ایسی چیز ہوگی جو اوسکے رفیق کے پاس نہوگی حمید بن ہلال نے کہا جنت مین ہر شخص کے ہزار خازن

ہونگے ہر خازن کے سپرد ایک عمل جدا گانہ ہوگا جو اوسکے صاحب کے پاس نہین ہے ابو عبد الرحمن
جبلی نے کہا ہے اول بار مین کہ بندہ داخل جنت ہوگا ستر ہزار خادم اوسکو آگے بڑہکر لین گے
گویا موتی ہین اور حدیث ابو سعید کی گذر چکی ہے اوسمین استی ہزار خادم وغیرہ آئے ہین
ضحاک بن مزاحم نے کہا اللہ کا دوست اپنے گہر مین ہوگا کہ اتنے مین ایک قاصد طرف سے
اللہ عزوجل کے آئیگا اور پروانگی دلوانے والے سے کہیگا تو اوذن لے اللہ کے رسول کا
اللہ کے ولی پر وہ اندر آکر پروانگی طلب کرے گا پہر وہ بعد اذن کے اوسکے پاس جائیگا اور
جو تحفہ لایا ہے وہ اوسکے سامنے رکہدیگا اور کہیگا اے ولی اللہ تیرے رب نے تجہکو سلام کہا ہے
اور حکم دیا ہے کہ تو اسکو کہا وہ اوسکو مشابہ طعام ماکول کے پاکر کہیگا کہ ابہی تو مین اس طعام کو
کہا چکا ہون وہ کہیگا رب کا یہی حکم ہے کہ تو اسمین سے بہی کچہہ کہا جب وہ اوسکو کہا ئیگا تو
تو ہر ثمر جنت کا اوسمین مزا پائیگا فذلک قولہ عزوجل واتوا بہ متشابہا رواہ ابن ابی
الدنیا مغیرہ بن شعبہ رفعاً کہتے ہین موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تہا کہ ادنیٰ اہل
جنت کون ہے فرمایا وہ شخص جو سب کے بعد جنت مین داخل ہوگا یہ حدیث بتمامہ اوپر گزر چکی ہے
رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے جنت بنائی ایک خشت سیم کی ایک خشت زر کی اور اوسکو
اپنے ہاتہہ سے لگایا اور اوسکو فرمایا بات کر اوسنے کہا قد افلح المؤمنون فرشتون نے داخل
ہوکر کہا طوبیٰ لک منزل الملوک رواہ البزار ہکذا موقوفا ورواہ عدی بن الفضل
مرفوعا لکن صحیح یہی ہے کہ موقوف ہے اور پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ اونکے سرون پر تاج جمع ہونگے جو تاج کہ بادشاہ
لگایا کرتے ہین واللہ اعلم

فصل ۴

اس بیان مین کہ جنت فوق تر ہے اس سے کہ بال مین اوسکا خطرہ یا خیال مین اوسکا حال آسکے

جگہ ایک تازیانہ کی جنت مین دنیا و مافیہا سے بہتر ہے + قال تعالی تتجافی جنوبہم
عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقناہم ینفقون فلا تعلم
نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون یہ جگہ تامل کرنیکی ہے کہ قیام
لیل ایک امر مخفی تہا اوسکے مقابلہ مین جزا بہی مخفی رکہی جسکو کوئی نفس نہین جانتا اونکے
قلق وخوف واضطراب کا بستر پر جبکہ وہ نماز شب کے لئے اوٹہتے تہے مقابلہ ٹہنکی چشم سے جنت
مین کیا صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اعددت لعبادی
الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اسکا مصداق اللہ
کی کتاب مین ہے فلا تعلم نفس الخ وفی مسلم نحوہ عن سہل بن ساعد الساعدی ابو ہریرہ
رفعًا کہتے ہین جگہ تمہاری ایک کمان کے برابر جنت مین بہتر ہے اوس چیز سے جسپر سورج
نکلا اور ڈوبا رواہ الشیخان اور یہ حدیث ابو امامہ کی پہلے گزر چکی ہے الا مشمر للجنۃ
فان الجنۃ لا خطر لہا الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندہنے والا اور طیاری کرنیوالا واسطے
جنت کے بیشک جنت نے کہتکے ہے جابر کا لفظ رفعًا یون ہے لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ
رواہ ابو داؤد ابن القیم کہتے ہین جنت کے لئے اگر کوئی اور شرف وخطر ہوتا مگر اتنا ہی کہ
اللہ کا نام لیکر یہی چیز مانگی جاتی ہے نہ اور کچہہ تو اسیقدر شرف وفضل وکرم اوسکو کفایت کرتا
بخاری میں سہل بن سعد سے رفعًا آیا ہے کہ جگہ ایک کوڑی کی جنت مین بہتر ہے دنیا و
مافیہا سے احمد نے ابو ہریرہ سے رفعًا روایت کیا ہے کہ جنت مین جگہ برابر ایک تازیانہ
کے بہتر ہے مابین آسمان وزمین سے وھذا علی شرط الشیخین حدیث سعد بن ابی وقاص
مین فرمایا ہے اگر مقدار ناخن سے بہی کمتر اوس چیز کا جو جنت مین ہے ظاہر ہو تو مابین آسمان
وزمین کا آرائش دار بارونق ہو جاے اور اگر ایک شخص اہل جنت مین سے جہانکے اور

وصف جنت

اور اوسکا کنگن ظاہر ہو جائے تو دہوپ سورج کی ایسی مٹ جائے جیسے تارون کی چمک
سورج سے مٹ جاتی ہے رواہ الترمذی واستغربہ اس باب مین انس و ابوسعید
خدری و ابن عمر و سے بہی حدیثین آئی ہین بہلا اوس گہر کا اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے جسکو اللہ
پاک نے اپنے دست مبارک سے بنایا ہے اور اپنے ہاتہہ سے اوسمین درخت وغیرہ اشیاء
لگائی ہین اور اوسکو اپنے احبا کا قرارگاہ ٹہیرایا ہے اور اوسجگہہ کو اپنی کرامت و رحمت
و رضوان سے بہرپور آباد کیا ہے اور وہان کی نعیم کا نام فوز عظیم رکھا ہے اور اوس
بادشاہی کو ملک کبیر فرمایا ہے اور سارے جہان کی خوبیان اوسمین رکہی ہین اور اوسکو
ہر عیب و آفت و نقص سے پاک کیا ہے تو اگر وہانکی زمین و تربت کا سوال کرے تو مسک
و زعفران ہے اور اگر سقف کا حال پوچہے تو عرش رحمن ہے اور اگر گارے کا حال دریافت
کرے تو مسک اذفر ہے اور اگر سنگریزون سے سوال کرے تو موتی و جواہر ہین اور اگر
بنیاد کا حال پوچہے تو ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اگر درختونکا
سوال کرے تو وہان کوئی درخت نہین ہے لکن اوسکی ساق سونے یا چاندی کی ہے نہ حطب
و خشب کی یعنی چوب و ہیزم کی اور اگر ثمر کا حال پوچہے تو جیسے سبوے کلان زبد سے
زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیرین اور اگر پتون کا حال دریافت کرے تو نرم سے نرم
کپڑے سے زیادہ بہتر اور اگر نہرون کا حال پوچہے تو نہرین ہین دودہ کی جنکا مزا نہین بدلا
اور شراب کی جو پینے والون کو مزا دیتی ہے اور شہد ناب کی اور اگر طعام سے سائل ہو تو میوے
ہین خاطر خواہ اور گوشت پرندون کے حسب خواہش دل اور اگر اونکی شراب کا حال پوچہے
تو تسنیم و زنجبیل و کافور ہے اور اگر برتنون کا حال دریافت کرے تو سونے چاندی کے برتن
ہین اور کانچ کی طرح صاف و شفاف اور اگر کشادگی دروازون کی پوچہے تو درمیان دو

کو اُڑ دن کے چالیس برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک دن اونپر ایسا آئیگا کہ وہ ابواب بسبب ازدحام کے ممتلی ہون گے اور اگر حال ہوا اُن کے چلنے کا درختون پر پوچھے تو وہ ایسی مطرب ہوگی کہ تو نے ویسا طرب کبھی نہ سُنا ہوگا اور اگر اون درختون کے سایہ کا حال پوچھے تو وہان ایک ایسا درخت ہوگا جسکے سایہ مین سوار تیز رو سو برس تک چلیگا پھر بھی اوسکو قطع نکر سکیگا اور اگر وسعت جنت کا حال پوچھے تو ادنیٰ جنتی اپنے ملک و سریر و قصور و بساتین مین دو ہزار برس تک چلسکتا ہے اور اگر خیام و قباب کا سوال کرے تو ایک خیمہ ایک درّہ مجوف کا ہوگا ساٹھہ میل کا لنبا اور اگر برآمدہ کا سوال کرے تو وہ غرفے ایسے بنے ہین جنکے نیچے سے نہرین بہتی ہونگی اور اگر اونچائی کا حال پوچھے تو اوس ستارہ کو دیکھ جو افق آسمان مین نکلتا یا ڈوبتا ہے ہرگز آنکھین اوسکو نہین پاسکتین اور اگر اونکے لباس کا سوال کرے تو حریر و ذہب ہے اور اگر حال فرش کا پوچھے تو استر اونکے استبرق ہین وہ بطائن اعلیٰ رتب پر گسترده ہین اور اگر ارائک کا حال دریافت کرے تو یہ ایسے سریر ہین جنپر بشخانات لگے ہوئے ہین یعنی چھپر کھٹ سونے کے ڈوریون و تکمون اور گھنڈیون سے آراستہ اونمین نہ کہین دراڑ ہے اور نہ شگاف اور اگر اہل جنت کے چہرون اور حُسن و جمال کا حال پوچھے تو چاند کی سی صورتین ہین اور اگر عمر کا سوال کرے تو سب کے سب ۳۳ سالہ صورت آدم ابوالبشر علیہ السّلام پر ہین اور اگر اونکے غنا و سماع کا حال پوچھے تو اونکی گانے والیان حور عین ہونگی اُس سے اعلیٰ تر سماع ملائکہ کا ہوگا اور اوس سے اعلیٰ تر سماع خطاب رب العالمین کا ہوگا اور اونکی سواریون کا سوال کرے تو وہ مطایا جنپر وہ سوار ہوکر ایک دوسرے کی زیارت کرینگے نجائب بخیں ہین جنکو اللہ تعالےٰ جس چیز سے چاہے گا پیدا کرے گا وہ بہشتون مین اپنے سوارون کو جہان کہ وہ چاہینگے سیر کراتی پھرینگی اور اگر حال اونکے زیور کا پوچھے تو انہونمین کنگن ہین سونے اور موتیون کے

اور سرون پر لباس ہے تاج مرصع کا اور اگر غلمان کا سوال کرے تو ولدان مخلدین ہین جیسے
موتی چھپے دہرے اور اگر حال سن و ازواج کا پوچھے تو کواعب اتراب ہین جنکے اعضا مین جوانی
کا پانی جاری وساری ہے رخسار سیب کے رنگ اور پستان انار کی مانند اور دندان گوہر منظوم کی طرح اور
کمر دقیق ولطیف جب ظاہر ہون تو گویا سورج اونکے چہرونمین طاری ہے اور جب
مسکرائین تو گویا دانتون کی دمک بجلی کی چمک سے ہے تیرا مقابلہ جب اپنے محبوب سے ہوگا تو گویا
تقابل نیرین کا ہے یا جو تو چاہے وہ کہہ اور جب تو اوس سے بات چیت کرے گا تو پھر دو
یارون کی بات چیت کا کیا بیان ہو سکتا ہے اور اگر تو نے اوسکو ضم کیا تو گویا دو نہال باہم ملے
اوسکا چہرہ اوسکے صحن رخسار مین ایسا نظر آئیگا جیسے کہ صاف ومصقل آئینہ مین صورت نظر آتی
ہے پنڈلی کا گودا گوشت کی پشت سے دکھائی دیگا نہ پوست مستور رہیگا اور نہ استخوان اگر وہ
حور دنیا مین جہانکے تو مابین آسمان و زمین اوسکی خوشبو سے بھر جائے اور ساری خلایق کی زبانین
تہلیل وتکبیر وتسبیح سے گویا ہو جائین مشرق ومغرب کا درمیان آراستہ بنجائے اور دیکہنے والا
ہر غیر سے اپنی آنکہہ بند کرے اور سورج کا نور جاتا رہے اور جو شخص کہ روے زمین پر ہے وہ حی قیوم
پر ایمان لے آئے اوسکی اوڑہنی جو اوسکے سر پر ہے وہ ساری دنیا سے بہتر ہے اور وصال اور اوسکا
سب آرزوون سے اشہی تر ہے درازی روزگار سے اوسکا حسن وجمال روز افزون ہوتا رہیگا
اور جتنی مدت گزرتی جائیگی محبت وشوق وصل کا بڑہتا رہے گا ٥

شربت الحب کاسا بعد کاس		فما نفد الشراب ولا رویت	

بار شکم وولادت وحیض ونفاس سے پاک آب بینی وآب دہن وبول وغائط وسائر چرک سے صاف
نہ جوانی فنا ہو نہ کپڑا پرانا نہ جمال مین خلل آئے اور نہ طیب وصال مین ملال ہو آنکہہ اوسکی
اپنے ہی شوہر پر کوتاہ ہوگی اوسکے سوا وہ کسی کی طرف آنکہہ اوٹھا کر نہ دیکہیگی نہ زوجہ غایت

آئینہ وہ ہی ہے اور نہایت تمتا و مرما اگر اوسکی صورت نظر آئیگی تو وہ اسکو خوش کریگی اور اگر اوسکا کوئی ہمنر دیکھیگا تو وہ سجدہ کریگی اور اگر اوس سے غائب ہوگا تو اوسکی مانند اوسکی یاد میں وہ دیکھ کر ہوگی نہایت امان وامانی مین ہے

ہو سایہ رقیب بر سر و تن از تو ام		مرحبا سلسلہ گیسوی دراز تو ام

معنا ایسی ہوگی کہ کسی انس نے اوسکو چوا ہے اور نہ کسی جن نے جب اوسکی صورت دیکھیگا تو وہ اسکے دل کو سرور سے بھر دیگی جب اوس سے بات کریگا تو کان گوہر علوم سے بھر جائینگے گرفتار ہوگی سارا عمل بزرگی توحید پر ہوجائیگا اگر حال سر کا پوچھے تو جمال و جمعیت اصل سن شباب مین اور اگر حسن کو دریافت کرے تو سورج و چاند کو ٹوٹے دیکھا ہوگا اور اگر مدور جسم کا حال پوچھے تو بہتر سے بہتر سیاہی صاف سے صاف سفیدی ہوگی اور اگر قد کا حال دریافت کرے تو بہتر سے بہتر نہال یا غصن کو دیکھ لے اور اگر نار پستان کا سوال کرے تو الف زنان کو خیال کرے ہے

	بر زنی سینہ اش سبب رو پاد		ملاق قوت ضعیف نا رد	

اور اگر رنگ پوچھے تو گویا یاقوت و مرجان ہے اور اگر حسن خلق کا سوال کرے تو وہ خیرات حسان مین اونکے لئے حسن واحسان یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جمال باطن وکمال ظاہر سا ہوا ہے وہ افراح نفوس وقرہ نو افزا ہین اور اگر حسن عشرت کا حال پوچھے تو وہ پیار دیتیان شوہرون کی چاہنے والیان لطیف برتاؤ خاوندون سے کرنے والیان ہین گویا امتزاج روح سے یکجان و دو قالب ہو رہی ہین ہے

	تبذیر بسمل یکدمی ست میان من تو		کہ رقیب آمد و پرسید نشان من و تو	

بھلا اوس عورت کا کیا ذکر ہے کہ جب سامنے شوہر کے ہنسے تو سارے بہشت اوسکے ہنسنے سے

چمک اوٹھے اور جب ایک محلسرا سے دوسرے قصر مین جائے تو گویا سورج ایک برج فلک سے دوسرے برج مین گیا اور جب روبرو خاوند کے بیٹھے تو اوس محاضرہ کا کیا پوچھنا ہے اور اگر معانقہ کرے تو اوس معانقہ کا کیا کہنا ہے

وحدیثھا السحر الحلال لو انہ	لم یجن قتل المسلم المتحرز
ان طال لم یملل وان ھی اوجزت	ود المحدث انھا لم توجز

جب گائیگی واہ ری لذت آنکھ و کان کی جب اُنس کریگی ہاے رے مزا اُس مونست کا اگر بوسہ لیگی اُس بوسے سے زیادہ کوئی شئے اشہی تر نہو گی اور اگر بوسہ دیگی تو کوئی شئے اوس سے اطیب تر نہوگی ہے

نگہ گرم عنانم صفِ دیدار کجاست	بوسۂ نے ادہم کنج لبِ یار کجاست

اور اگر تو یوم المزید کا سوال کرے اور حال زیارت عزیز حمید اور رویت وجہ منزہ عن التمثیل والتشبیہ کا پوچھے تو جسطرح تو سورج کو وقت دوپہر کے اور چاند کو شب چہاردہم مین بے ریب وشک دیکھتا ہے اسیطرح اوسکے دیدار برکت آثار مین کچھہ دھوکا نہوگا۔ صادق مصدوق سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسیطرح منقول وماثور ہے اور صحاح وسنن ومسانید مین روایت ایک جماعت صحابہ سے جیسے جریر وصہیب وانس وابوہریرہ وابوموسیٰ وابوسعید ہین یون ہی مروی ہے اوسدن ایک منادی اہل جنت کو ندا کرے گا کہ تمہارا رب تمکو کچھہ اور زیادہ دینا چاہتا ہے تم اوسکی زیارت کو آؤ وہ سمعًا وطاعۃً کہکر اوٹھہ کھڑے ہونگے اور طرف زیارت کے شتابی کرینگے کہ اتنے مین نجائب واسطے اونکے طیار ہو کر آجائینگے وہ اونکی پشت پر سوار وہموار ہو کر جلد روانہ ہون گے جب وادی افیح یعنی میدان عطر نشان مین جو اونکا وعدہ گاہ ہے پہنچکر مجتمع ہوجائین گے بلانے والا کسی ایک کو جسکے لئے رب نے حکم کرسی کا دیا ہوگا باقی نچھوڑیگا وہ کرسیان وہان بچہائی جائینگی پہر نور کے تخت اور موتی اور

زبرجد و زر و سیم کے منابر رکھے جائین گے ہرادنی بہشتی اوسپر بیٹھے گا حالانکہ وہ دنائت سے
بہت دور ہین مشک کے ٹیلون پر نشست ہوگی وہ اصحاب کراسی کو عطایا مین کچھ آپ سے
بالاتر نہ دیکھینگے پھر جب سب لوگ اپنی اپنی نشستگاہ مین بیٹھ چکین گے اور مجلس مطمئن ہو جائیگی
ایک منادی ندا کریگا اے اہل جنت تمہارے لئے نزدیک تمہارے رب کے ایک وعدہ ہے وہ اسکا
وفا کرنا چاہتا ہے وہ کہین گے وہ موعد کیا ہے کیا ہمارے منہہ سفید نہین کر دئے کیا ہماری
ترازو بھاری نہین کر دی کیا ہمکو جنت مین نہین بھیجا گیا ہمکو آگ سے نہین دور کیا اتنے مین
ایک نور چمکیگا جسکی وجہ سے ساری جنت چمک اوٹھیگی یہ لوگ سر اوٹھا کر دیکھین گے جبار
جل جلالہ وتقدست اسماؤہ اوپر سے اونکو جھانکیگا اور فرمائیگا یا اھل الجنۃ سلام علیکم
اس تحیت کا جواب اس سے بہتر نہوگا اللھم انت السّلام ومنك السّلام تبارکت
یاذا الجلال والاکرام اللہ پاک اوسدم تجلی کرکے اونکے سامنے ہنسیگا اور کہیگا اے
جنت والو سب سے پہلے وہ اللہ سے یہی بات سنین گے کہان ہین وہ بندے میرے جنہون نے
میری اطاعت کی ہے غیب مین اور مجھکو نہین دیکھا یہ دن ہے مزید کا اوسدم وہ سب ایک
بات بالاتفاق کہینگے کہ ہم سب راضی ہوئے تو بھی ہم سے راضی ہوا اے رب اللہ فرمائیگا اے
اہل جنت اگر مین تم سے راضی نہوتا تو تمکو اپنی جنت مین ساکن نکرتا یہ یوم المزید ہے تم مجھ سے
مانگو وہ سب کلمۂ واحد پر اجتماع کرینگے ارنا وجھك ننظر الیہ ہمکو اپنا چہرہ دکھا ہم اوسکو
دیکھین تب اللہ تعالیٰ پردہ اوٹھا دیگا اور تجلی فرمائیگا اللہ کا نور ان سب کو ڈھانپ لیگا اگر
یہ بات نہوتی کہ اللہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ سوختہ نہون تو وہ سب سوختہ ہو جاتے

ذرہ از جلوۂ خورشید چہ اظہار کند	ے	رفتم از خویش ندانم بچہ آئین آمد

اوس مجلس مین کوئی شخص ایسا نہوگا جس سے پروردگار روبرو بات نکریگا یہانتک کہ

فرمائیگا اے فلان تجھے وہ دن یاد ہے جسدن کہ تونے یہ کام اور وہ کام وکذا وکذا
کیا تھا اور اوسکے بعض غدرات دنیا کا ذکر فرمائیگا وہ کہیگا اے رب کیا تونے وہ میرا گناہ
بخش نہین دیا ہے اللہ کہیگا ہان میرے بخشنے کی وجہ سے تو اس رتبہ کو پہنچا ہے فیا لذۃ
الاسماع بتلک المحاضرۃ ویا قرۃ عیون الابرار بالنظر الی وجھہ الکریم فی الدار الآخرۃ
ویا ذلۃ الراجعین بالصفقۃ الخاسرۃ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ و وجوہ
یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بھا فاقرۃ ٥

آؤ قدم بڑھاؤ تو جنات عدن کو پھر پہنچہ عدو ہین ہین ماخوذ دیکھئے		جنھین کہ پہلے رہتے تھے تم خیمہ مار کر ہم خیر سی بھی جائین گے پھر کرکے اپنے گھر	

نسأل اللہ الجنۃ ونعوذ بہ من النار وھو المستعان

فصل ٥

اہل جنت اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو اپنی آنکھون سے کھلم کھلا دیکھین گے جسطرح کہ چاند دکھائی
دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اونپر تجلی فرما کر ضحک فرمائیگا ۔ یہ فصل اشرف فصول کتاب واجل القدر
اور اعلیٰ خطر اور بڑی خنک کرنیوالی چشم اہل سنت وجماعت کی ہے اور بہت سخت ودرشت
ہے اہل بدع وفرقت پر یہ رویت وہ غایت ہے جسکے لئے لوگ کمر باندھتے ہین اور اہل رغبت اوسمین تنافس
کرتے ہین اور متسابقین طرف اوسکی سابق ہوتے ہین عمل کرنیوالونکو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے جنت
والے جب اس رویت کو پائین گے ہر نعیم کو جسمین وہ ہونگے بھول جائین گے اور حرمان
اس سے اور حجاب اوسکا اہل جہیم پر عذاب جہیم سے بھی بڑھکر ہوگا وقوع پر اس دیدار
برکت آثار سعادت شعار کے سارے پیغمبرون اور رسولون اور تمام صحابہ وتابعین

وائمہ اسلام کا باوجود تتابع قرون و مرور دہور و مضی اعوام و ایام و شہور کے اتفاق و اجماع ہے
اہل بدع و مارقین و جہمیہ فرعونیہ معطلین اور باطنیہ ضالین مضلین جو کہ جمیع ادیان سے منسلخ
ہین اور رافضہ جو کہ متمسک حبائل شیطان لعین ہین اور حبل خدا سے منقطع اور دشنام دہی
صحابہ پر عاکف اور سنت و اہل سنت کے محارب اور ہر دشمن خدا و رسول کے مسالم ہین تو
اس مسئلہ رویت کا انکار کرتے ہین تو یہ سب رب تعالیٰ سے محجوب اور اوسکی درگاہ سے
مطرود ہین گروہ ضلالت و انبوہ ابلیس و اعداء رسول ہین وہ شخص جو اپنے زمانہ مین اعلم
خلق تہا اللہ نے اوسکے حال سے خبر دی ہے کہ اوسنے اللہ کے دیکہنے کا سوال خود اللہ
سے کیا تہا اللہ نے فرمایا لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی
فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے سوال ناجائز کیا جاے ابطل
باطل و اعظم محال ہے و لہذا اللہ نے اس سوال پر انکار نہ کیا اگر دیکہنا محال ہوتا تو انکار
فرماتا و لہذا جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تہا کہ اونکو مردے کا زندہ کرنا دکہائے تو
انکار نہ کیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے سوال نزول مائدہ کا آسمان پر سے کیا تہا اوس
سوال کا بہی انکار نہ کیا اور نوح نے جب نجات پسر کا سوال کیا تو انکار فرمایا اور کہا
انی اعظک ان تکون من الجاہلین اور موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ لن ترانی اور
یہ نہین کہا انی لا أریٰ یا انی لست بمرئی اور جب پہاڑ کے لئے تجلی کی جو ایک جماد بلا ثواب
و عقاب ہے تو پہر تجلی کرنے مین آنکے واسطے اپنے انبیاء و رسل و اولیاء و صلحاء کی دار
کرامت مین کیا دشوار ہی ہے وہ بیشک اپنی ذات پاک کو اونہین دکہائیگا اور جب تکلم
و تکلیم و سمع کلام بغیر واسطہ جائز ہے تو رویت بالاولی جائز ہوگی و لہذا انکار رویت
کا تمام نہین ہوتا مگر انکار تکلیم سے اور لن ترانی کچہ دلیل دوام نفی پر نہین ہے اگرچہ مقید

بتاکید ہو پھر اطلاق کا کیا ذکر ہے دوسری دلیل یہ آیت ہے اعلموا انکم ملاقوہ اور
فرمایا تحیتھم یوم یلقونہ سلام اور فرمایا فمن کان یرجو لقاء ربہ اور فرمایا الذین
یظنون انہم ملاقوہ اسجگہہ تین قول ہین ایک یہ کہ سوا مومنین کے کوئی اوسکو نہ دیکھیگا
دوسرا قول یہ ہے کہ سارے مومن و کافر دیکھین گے پھر کفار سے حجاب ہین ہو جائیگا بعد
اسکے پھر وہ کبھی نہ دیکھینگے تیسرا قول یہ ہے کہ منافق دیکھین گے نہ کفار تیسری دلیل یہ ہے
للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنی سے مراد جنت ہے زیادہ سے مراد رویت رسولخدا
صلعم نے یہی تفسیر کی ہے صحابہ بھی اسیکے قائل ہین یہ تفسیر چند احادیث مین آئی ہے چوتھی
دلیل یہ آیت ہے کلا انہم عن ربھم لمحجوبون شافعی وغیرہ ائمہ نے اس سے حجت پکڑی
ہے رویت پر اسلئے کہ اگر مومنین بھی اوسکو نہ دیکھین اور اوسکا کلام نہ سنین تو پھر وہ محجوب ٹھیرتے
ہین پانچوین دلیل یہ ہے لھم ما یشاؤن ولدینا مزید علی و انس نے کہا مراد مزید سے
نظر کرنا ہے طرف رب مجید کے تابعین بھی اسی طرف گئے ہین چھٹی دلیل یہ آیت ہے لا تدرکہ
الابصار وھو یدرک الابصار جتنی دلالت اسکو نفی پر نہین ہے اوس سے زیادہ
دلالت اسکو اثبات رویت پر ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے مین اس امر کا ملتزم ہون
کہ کوئی مبطل کسی آیت و حدیث سے اپنے باطل پر حجت نہ لائیگا لکن اوسکی حجت مین خود
دلیل نقیض پر اوسکے قول کی ہوگی انتہی ساتوین دلیل قولہ تعالی ہے وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ جو شخص اس آیت کی تحریف نکریگا جسکو محرفین تاویل کہتے ہین
اور حدیث مین اوسکو تاویل الجاہلین فرمایا ہے تو وہ اس آیت کو صریح رویت عیان پر
نہین ابصار سے دن قیامت کے دلیل پائیگا اور اگر تاویل کرے گا تو نصوص معاد
و جنت و نار و میزان و حساب و کتاب کی تاویل کرنا اوسپر اور بہی آسان تر ہے فساد دنیا

ودیں اسی تاویل نصوص کتاب وسنت سے پیدا ہوا ہے اسکے بعد ابن القیمؒ نے تفسیر اس
آیت مبارک کی حضرت صلعم اور صحابہ وتابعین وائمہ اسلام سے نام بنام نقل کی ہے اور ا
حدیثین روئت کی روایت کی ہین طبرانی کہتے ہین حدیث روئت ۳۰ صحابی سے مروی ہے
سارے متقدمین واسلاف کا اسپر اتفاق ہے اور جمیع تابعین وتبع تابعین اور ائمہ حدیث
وفقہ وتفسیر وتصوف وائمہ اربعہ اور اونکے نظراء وشیوخ واتباع اسی طرف گئے ہین اونکی گنتی
اسجگہ مشکل ہے اونکا شمار سوا اللہ کے کوئی نہین کرسکتا محرفین مسئلہ روئت کے دو گروہ ہین
ایک کو یہ زعم ہے کہ وہ اللہ کو اسی دنیا مین دیکھتا ہے اور حاضر دربار ہو کر بات چیت کرتا
ہے دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ آخرت مین مرئی نہوگا اور نہ کسی بندے سے بات
کریگا سو اللہ ورسول وتمام صحابہ وائمہ ان دونون فریق کے مکذب ہین واللہ الھادی
مسلم مین آیا ہے نہین ہے درمیان قوم کے اور اللہ کے طرف نظر کرنے مین مگر رداء کبریائی
اوسکے چہرے پر جنت عدن مین مراد اس چادر کبریاء سے حجاب ہے احاطہ کرنے سے کیونکہ
یہ حجاب کبھی رفع نہین ہوسکتا ہے اگر یہ پردہ اوٹھ جاوے تو خلق اپنے رب کو پہچان لے
جسطرح کہ وہ اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور یہ محال ہے قالہ الشعرانی ابن مسعود کہتے ہین ہم
حضرت کے پاس تہے ماہ نیم ماہ کو دیکھکر فرمایا تم اپنے رب کو اسیطرح عیاناً دیکھوگے جسطرح کہ تم
اس چاند کو دیکھتے ہو کچہ شک اوسکی روئت مین نکروگے اگر تم سے ہوسکے کہ تم نماز صبح وعصر
پر مغلوب نہو تو کرو پھر یہ آیت پڑہی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا۔

فصل

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے گفتگو کریگا اور اونکو خطاب فرمائیگا اور اپنے پاس بلائیگا اور

اونپر سلام کریگا ✣ قال تعالیٰ ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا
اولئك لا خلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا
یزکیهم اور جو لوگ اللہ کی ہدایت و بینات کے پوشیدہ رکہنے والے ہین اونکے حق مین فرمایا ہے
ولا یکلمهم الله یوم القیامة سو اگر اللہ مومنین سے بہی بات نکرتا تو وہ اور اللہ کے اعداء
برابر ٹہیرتے ہین اور اس تخصیص کا کچہہ فائدہ نہین ہوتا اللہ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ
جنت والون پر سلام کرے گا یہ سلام کرنا سچ ہوگا سلام قولا من رب رحیم حدیث
جابر مین گزر چکا ہے انہ یشرف علیهم من فوقهم ویقول سلام علیکم یا اهل الجنة
اوسوقت وہ اللہ تعالیٰ کو عیاناً دیکہینگے اس سے روئت و تکلیم و علو سب ثابت ہوا معطلہ ان سب
امر کا انکار کرتے ہین اور اونکے قائل کو کافر ٹہیراتے ہین یہ کفر اونکا اونہین پر مردود ہے
حدیث عدی بن حاتم مین آیا ہے نہین ہے تم مین کوئی شخص لکن بات کریگا اوس سے
اللہ تعالیٰ دن قیامت کے رو برو و حدیث بریدہ مین فرمایا ہے نہین ہے کوئی تم مین لکن
تخلیہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے نہو گا درمیان اوسکے اور اللہ کے کوئی ترجمان و
حجاب حدیث انس مین بذکر یوم المزید ذکر مخاطبت اہل جنت کا گزر چکا ہے غالب
احادیث روئت مین ذکر تکلیم کا بہی آیا ہے بخاری نے صحیح مین کہا ہے باب کلام الرب
تعالیٰ مع اهل الجنة پہر چند حدیثین لکہی ہین بالجملہ افضل نعیم جنت روئت وجہ کریم
و تکلیم رب رحیم ہے اسکا انکار کرنا روح جنت کا انکار کرنا ہے اعلیٰ و افضل نعیم وہی ہے
کہ جنت ملے اوسکے اہل جنت کو خوش نہ آئی ابو یزید بسطامی کہتے تہے اللہ کے ایسے بندے بہی
ہین کہ اگر ایکدم جنت مین محجوب رہین تو جنت و نعیم جنت سے ایسا استغاثہ کرین جسطرح کہ
اہل نار عذاب نار سے کرتے ہین حسن نے کہا ہے کوئی شے اہل جنت کو یوم جمعہ سے

زیادہ تر محبوب نہوگی اسلئے کہ وہ یوم المزید ہے اوسی دن مین اللہ تعالیٰ کی رویت ہوا کریگی
بعض نے کہا مزید سے تزوج حور عین مراد ہے کثیر بن مرۃ نے کہا مزید یہ ہے کہ ایک ابر آئیگا
اہل جنت سے کہیگا تم کیا چاہتے ہو پھر جو کچھ وہ تمنا کرین گے وہی برسیگا کہتے تھے لئن
اشھدنی اللہ تعالیٰ ذلک لا قولن لھا امطری علینا جواری مزینات انتہی۔ ع
اے گل بتو خرسندم تو بوی کسے داری +

فصل

جنت ابدی ہے اوسکو کبھی فنا نہوگی یہ بات دین اسلام سے بالاضطرار معلوم ہے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیھا مادامت السموات والارض
الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ سلف کا اس استثنا مین اختلاف ہے ابن القیم
نے آٹھ قول لکھے ہین اور ابن حجر مکی نے اشارہ بیان فاتح اس مقام کا تفسیر فتح البیان مین
ہے بہر حال یہ آیت دلیل ہے ابدیت جنت پر اور حدیث مین فرمایا ہے من
یدخل الجنۃ ینعم ولا یباس ویخلد ولا یموت دوسری حدیث مین کہا ہے یا اھل الجنۃ
لکم ان تحیوا فلا تموتوا یہ حدیثین گزر چکی ہین صحیحین مین ابو سعید خدری سے آیا ہے
کہ حضرت نے فرمایا موت کو ایک چتکبرے رنگ کی صورت مین لاکر درمیان جنت و نار
کے کھڑا کرکے ذبح کرینگے اور کہینگے یا اھل الجنۃ خلود فلا موت ویا اھل النار خلود فلا
موت اسکے متاخرین کے تین قول ہین ایک یہ کہ جنت و نار فانی غیر ابدی ہین دوسرے
یہ کہ باقی غیر فانی ہین تیسرے یہ کہ جنت باقی اور دوزخ فانی ہے پہلا قول جہم بن صفوان
کا ہے یہ شخص امام معطلہ تھا صحابہ و تابعین و ائمہ و اہل سنت مین سے کوئی اوسکا سلف

نہین ہے اس قول پر ائمۂ اسلام نے اوسکی تکفیر کی ہے اسی بنیاد پر وہ قائل خلق قرآن ونفی صفات کا تہا کہتا تہا کہ جسطرح یہ دونون حادث ہین اوسیطرح فانی بہی ہین رہی ابدیت نار کی سو شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ اسمین دو قول سلف وخلف کے معروف ہین اور تابعین نے باہم نزاع کیا ہے مین کہتا ہون بلکہ اس مسئلہ مین سات قول ہین۔ شیخ الاسلام وابن القیم کا میل طرف فناء نار کے ہے کتاب حادی الافراح مین ۲۵ وجہ پر درمیان دوام جنت ونار کے شرعًا وعقلاً فرق ثابت کیا ہے پہر کہا ہے لیس فی الحکمۃ الالٰھیۃ ان الشر یبقی دائما لا نہایۃ لہا ولا انقطاع ابدا فتکون ھو والخیرات فی ذلک علی حد سواء انتہی پہر کہا ہے کہ یہ مسئلہ عظیم الشان چند درچند درجہ دنیا سے اکبر ہے انتہی مین کہتا ہون ظاہر کتاب وسنت موافق مذہب جمہور اہل حق کے ہے کہ جنت ونار دونونکو ابدیت دوام اور اونکے اہل کو خلود تام بلا انقطاع نعیم وآلام ہے ہمکو اس مسئلہ مین زیادہ خوض کرنیسے کچہ فائدہ نہین بحال جنۃ ونارہ +

فصل ۸

سب سے پیچہے جنت مین کون جائیگا ٭ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے مین جانتا ہون کہ سب سے پیچہے کون شخص دوزخ سے باہر نکلیگا اور سب کے بعد کون شخص بہشت مین جائیگا دوزخ سے ایک شخص سینے کے بل باہر آئیگا اللہ تعالی اوسکو فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو وہ جائیگا اوسکے خیال مین یہ آئیگا کہ جنت تو لوگون سے بہری ہوئی ہے وہ واپس آئیگا اللہ تعالے کہیگا جا جنت مین پہر وہ جائیگا اور جنت کو بہرا ہوا خیال کرے گا پہر لوٹ کر آئیگا اور کہیگا اے رب مین نے جنت کو لوگون سے بہرا ہوا پایا اللہ تعالی فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو تیرے لئے برابر دنیا کے اور دس گنا دنیا سے ہے وہ عرض کریگا کہ تو مجہسے دل لگی یا ٹہٹا

کرتا ہے پادشاہ ہوکر تب حضرت ہنسے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہوئے کہتے ہین کہ یہ آدمی درجہ مین ادنی اہل جنت ہوگا دوا کا الشیخان مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے رفعًا یہ ہے مین جانتا ہون کہ سبسے پیچھے جنت مین کون آدمی داخل ہوگا اور کون آدمی سبکے بعد دوزخ سے نکلیگا ایک شخص کو دن قیامت کے لائین گے کہین گے اسکے صغائر ذنوب اسپر عرض کرو اور کبائر کو اوٹھا لو تب عرض صغائر ذنوب کے اوس سے کہا جائیگا تو نے فلان روز کذا وکذا کیا اور فلان روز کذا وکذا تنغط کذا چار چار بار اسجگہہ آیا ہے وہ کہیگا ہان اور انکار نکر سکیگا اور کبائر ذنوب سے ڈرتا ہوگا کہ وہ بھی عرض کئے جائینگے اوس سے کہین گے تیرے لئے ہر سیئہ کی جگہہ ایک حسنہ ہے تب وہ کہیگا ای رب مین نے اور کام بھی کئے تھے مین اونکو اسجگہہ نہین دیکھتا یہ کہکر حضرت خوب ہنسے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہوئے ابو امامہ رفعًا کہتے ہین کہ آخر شخص جو جنت مین جائیگا وہ ہوگا جو صراط پر پشت وشکم سے اولٹ پلٹ ہوگا جیسے لڑکا کہ اوسکو باپ اوسکا مارتا ہے اور وہ بھاگتا ہے اور دوڑنے سے عاجز ہے وہ کہیگا اے رب تو مجھکو جنت مین داخل کر اور آگ سے بچا اللہ اوس بندے کی طرف وحی کریگا کہ اگر مین تجھکو آگ سے نجات دون اور جنت مین لیجاؤن تو کیا تو اپنے ذنوب وخطایا کا اقرار کرے گا وہ کہیگا ہان اے رب قسم ہے تیرے عزت وجلال کی اگر تو مجھکو آگ سے بچا دیگا تو مین اپنے سب گناہون اور خطاؤن کا اقرار سامنے تیرے کرلونگا اللہ وحی کریگا کہ اچھا تو اقرار کر اپنے ذنوب وخطایا کا مین تجھکو بخشدونگا اور جنت مین لیجاؤنگا وہ کہیگا قسم ہے تیرے عزت وجلال کی مینے نہ کبھی کوئی گناہ کیا اور نہ کوئی خطا کی اللہ اوسکی طرف وحی کرے گا اے میرے بندے میرے پاس ایک بینہ ہے یعنی گواہ تجھپر تب وہ دائین بائین دیکھیگا اور کسی کو نہ پائیگا تب کہیگا

اے رب مجھے گواہ دکھلا تب اوسکی کہال ساتہہ محقرات ذنوب کے گویا ہو گی جب بندہ
یہ حال دیکھیگا کہیگا اے رب میرے پاس اور بڑے بڑے گناہ ہین اللہ وحی کریگا کہ مین
تجھسے زیادہ تر عارف ہون اون عظائم کا تو اقرار کر مین تجھکو بخشدونگا اور تجھکو جنت مین داخل
کرونگا تب وہ اپنے گناہون کا اقرار کریگا پہر حضرت ہنسے یہانتک کہ دانت نظر آئے پہر کہا کہ
یہ ادنیٰ اہل جنت ہے درجہ مین پہر بڑے درجہ والے کا کیا ذکر ہے رواہ الطبرانی وابن ابی
شیبۃ مسلم مین ابن مسعود سے رفعًا آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص جنت مین جائیگا وہ شخص ہوگا
جو پلصراط پر ایکبار چلیگا اور بار دگر گریگا اور ایکبار اُسکو آگ کی لپٹ لگیگی جب وہان سے گزر جائیگا
اوسکی طرف التفات کر کے کہیگا تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی ربی شیئًا ما
اعطاہ احدا من الاولین والآخرین پہر اوسکو ایک درخت دکہایا جائیگا وہ کہیگا ای رب
مجھکو اس درخت سے نزدیک کردے کہ مین اسکا سایہ لون اور اسکا پانی پیون اللہ تبارک
و تعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم اگر مین تجھکو یہ درخت دونگا تو تو پہر اور کچھہ سوا اسکے مانگیگا وہ
کہیگا نہین اے رب اور معاہدہ کرے گا کہ سوا اسکے کچھہ نہ مانگیگا اور رب اوسکو معذور
رکھیگا کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اوسکو اوس درخت سے نزدیک
کردیگا وہ اوسکے سایہ مین ہو کر پانی پیئے گا پہر ایک اور درخت بہتر پہلے درخت سے نظر آئیگا
کہیگا اے رب مجھکو اس سے نزدیک کردے مین اسکا سایہ لون اور پانی پیون اب سوا اسکے
کچھہ سوال نکرونگا اللہ کہیگا اے ابن آدم کیا تو نے مجھسے عہد نہین کیا تہا کہ تو مجھسے اور کچھہ
نہ مانگیگا پہر فرمائیگا شاید اگر مین تجھکو اس درخت سے قریب کردون تو تو پہر اور کچھہ سوا
اسکے مانگیگا وہ عہد کرے گا کہ مین اسکے سوا اب کچھہ نہ مانگونگا اور اللہ اوسکو معذور رکھیگا
اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اللہ اوسکو اوس درخت سے نزدیک

کر دے گا تو وہ اوسکا سایہ لیگا اور پانی پیئیگا پھر ایک اور درخت دروازہ جنت پر نظر آئیگا جو اون دونون درخت سے بہتر ہوگا وہ کہیگا اے رب مجھکو اسکے قریب کر دے کہ مین اسکا سایہ لون اسکا پانی پیون آپ سوا اسکے اور چیز کا سوال نکرونگا اللہ کہیگا اے ابن آدم کیا تو نے مجھسے عہد نہین کیا تہا کہ سوا اسکے اور کچہہ نا نگیگا وہ کہیگا ہان اے رب بس یہی درخت مانگتا ہون آپ اسکے سوا اور کچہہ نا نگونگا اللہ تعالی اوسکو معذور رکہیگا اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکہتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اوسکو اوس درخت سے نزدیک کر دیگا جب وہ اوس درخت سے نزدیک ہوگا اہل جنت کی آواز سنیگا کہیگا اے رب مجھکو جنت مین داخل کر اللہ فرمائیگا اے ابن آدم کیا تو راضی ہے اس بات پر کہ مین تجھکو دنیا کے برابر دون اور مثل دنیا کے اور بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ کہیگا اے رب تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے اور تو رب العالمین ہے یہ کہکر ابن مسعود ہنسے اور کہا تم مجھسے نہین پوچھتے کہ مین کیون ہنسا کہا بتاؤ تم کیون ہنسے کہا حضرت اسیطرح ہنسے تھے کہا تہا کہ اے رسول خدا آپ ہنستے ہین فرمایا کہ مین رب العالمین کے ہنسنے سے جبکہ بندہ یہ کہیگا اتستھزئ بی وانت رب العالمین ہنستا ہون پھر اللہ فرمائیگا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا ہون لیکن مین جو چاہون اوسپر قادر ہون صحیح رقانی مین بھی اسی کے لگ بھگ یہ قصہ ابو سعید خدری سے برابر اسناد مسلم کے آیا ہے آخر مین حدیث مذکور کے یون کہا ہے کہ پھر وہ اپنے گہر مین داخل ہوگا اور اوسکے پاس اوسکی بی بیان حور عین آئینگی پھر وہ دونون کہینگی الحمد للہ الذی احیاک لنا واحیانا لک جو تجھکو ملا وہ کسی کو نہ ملا اور حدیث مغیرہ مین پہلے گزر چکا ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تہا کہ ادنی اہل جنت درجہ مین کون ہے الحدیث رواہ مسلم یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ سعت رحمت وکرم خدا

غضب وسخط الٰہی پر سابق ہے وللہ الحمد اگر رب العالمین اپنے گنہگار بندون پر ایسی رحمت نفرمائی تو پہر کسی جگہہ بہی ٹہکانا اہل ایمان کی نجات کا معلوم نہین ہوتا یہ لوٹ پہیر جو اس مین گزرا دلیل ہے کمال عنایت پر بحال مومن موحد صحیح الاعتقاد وللہ الحمد ؂

فصل ۹

زبان اہل جنت کی کیا ہوگی ؂ حدیث انس بن مالک مین گزر چکا ہے کہ اہل جنت زبان محمد صلعم پر ہون گے رواہ ابن ابی الدنیا ابن عباس نے کہا زبان اہل جنت کی عربی ہوگی ابن شہاب کہتے تہے ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہوگی اور جب قبر سے نکلینگے تو سریانی ہوگی سفیان ثوری نے کہا ہمکو یہ خبر ملی ہے کہ لوگ دن قیامت کے دخول جنت سے پہلے سریانی بولینگے جب جنت مین جائینگے تو کلام عربی کرینگے فضیلت اس زبان کی ساری زبانون پر ظاہر ہے کہ قرآن کریم اسی لغت عرب مین آیا خاتم الانبیاء عربی زبان تہے اہل جنت اسی زبان مین کلام کرین گے اگرچہ دنیا مین مختلف زبانین رکہتے تہے خصوصیات اس زبان کی بغایت انفس نفیس ہین عربیت نسب عربیت زبان عربیت لغت شرع ہمارا فخر ہے یہ اضافات ہمکو سید المرسلین سے نزدیک کرتے ہین مین بالخصوص اس بات کا شکر خدا ادا کرتا ہون کہ اولاً نسل قریش مین پھرتا نیاً بنی ہاشم مین پھرتا لثاً ذریت فاطمہ علیہا السلام مین اللہ نے مجھکو پیدا کیا مجھے امید ہے کہ مین جسکی طرف منسوب ہون مجھکو دنیا مین مرتے دم تک اونہین کی نیات واعمال پر قایم رکھکر خاتمہ میرا کلمہ اخلاص توحید پر کرے اور حشر مین زیر لواء سید الانبیاء محشور فرماکر شفاعت خیر خلق اللہ نصیب فرمائے اللہم آمین ؂

فصل ۱۰

جنت ونار مین کیا حجت ہوئی صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ جنت ونار مین باہم حجت وبحث ہوئی نار نے کہا مجھمین جبارین متکبرین داخل ہونگے جنت نے کہا مجھہ مین ضعفاء ومساکین آئینگے اللہ عزوجل نے نار سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہونگا تجھسے عذاب کرونگا جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون تجھسے رحمت کرون تم مین سے ہر ایک کو مین بھر دونگا دوسرا لفظ یہ ہے حجت کی نار وجنت نے نار نے کہا مین اختیار کیگئی ہون واسطے متکبرین ومتجبرین کے جنت نے کہا میرا کیا حال ہے کہ داخل نہونگے مجھہ مین مگر ضعیف وعاجز وسقط لوگ اللہ نے جنت سے فرمایا انت رحمتی ارحم بك من اشاء من عبادی اور نار سے کہا انت عذابی اعذب بك من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤھا سو آگ مملو نہو گی یہانتک کہ اللہ تعالی اپنا قدم اوسپر رکھیگا وہ کہیگی بس بس اور اوسوقت وہ بھر جائیگی اور بعض اوسکا طرف بعض کے سمٹ آئیگا اور ظلم نہ کرے گا اللہ اپنے خلق مین سے کسی شخص پر رہی جنت سو اللہ اوسکے لیئے ایک مخلوق پیدا کرے گا معلوم ہوا کہ سعت جنت ونار کی اتنی ہے کہ بعد دخول عباد کے دونون خالی رہینگی اللہ اونکو جسطرح کہ اوپر گزرا پُر کرے گا اصل مین جنت واسطے مومنین کے بنی ہے یہ آٹھہ جنتین ہین انکے درجات مین تفاضل وتفاوت ہے ہر شخص کو موافق اوسکے عمل یا مطابق مرضی الٰہی کے درجہ ملیگا سب سے ادنی درجہ اہل تقوی کا ہوگا اوس سے اعلی درجہ صالحین کا پھر شہداء کا پھر صدیقین کا پھر نبیین کا پھر سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت مین

جسکو ایک تازیانہ یا کمان کی برابر جگہہ ملیگی وہ ساری دنیا سے بہتر ہوگی کوئی کافر بہشت
مین نجائیگا مومنین مین وہ شخص داخل جنت ہوگا جلد یا دیر مین جسنے کسی طرح کا شرک اکبر
یا شرک اصغر جلی یا خفی نکیا ہوگا اور جسنے باوجود ایمان کے شرک کیا ہے اوسکے لئے دوزخ
ہے نار مین جو خاص واسطے مشرکین وکفار کے بنی ہے کچھہ موحدین عصاۃ بہی داخل
ہونگے پہر آخر کو جسکے دلمین برابر ایک دینار یا نصف دینار یا برابر ایک ذرہ کے یا برابر ایک
دانۂ رائی کے ایمان باقی ہوگا وہ نجات پاکر جنت مین جائیگا اللہ تعالی کی غیرت اس بات
کا تقاضا نہ کرے گی کہ کوئی موحد نار مین خالدًا مخلدًا باقی رہجائے لکن نصیب ہونا توحید
خالص کا عنقا و کیمیا ہے اکثر مسلمان آپکو موحد اعتقاد کرتے ہین اور حقیقت مین مشرک ہین
سو وہ دہوکے مین پڑے ہین شرک اکبر سے تو اہل علم و فہم و صحب دین بچ بہی جاتے
ہین لکن شرک اصغر و شرک سرائر و شرک خفی سے بچنا نہایت مشکل ہے جسکو اللہ بچائے
وہی بچے اور حضرت بہی اوسی کی شفاعت باذن خدا کرینگے جسنے شرک نہ کیا ہوگا اور
اللہ تعالی بہی اذن شفاعت کا اوسی کے لئے دیگا جو کہ دنیا مین مشرک بشرک جلی
یا خفی نہ تہا مسلمان کو سب سے زیادہ فکر اپنی بقاء ایمان کی چاہئے کہ توحید خالص
پر قائم دائم رہے کیونکہ بطفیل توحید کے اگر دخول نار بہی ہوا تو خلود نار نہوگا اور اگر
خدانخواستہ عقیدہ و عمل و حال و قال مین آمیزش شرک کی تہی تو پہر خلود نار متعین ہے
وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون توحید خالص یہ ہے کہ الوہیت و ربوبیت
مین بانواعہا شرک نہ آنے دے ورنہ توحید ربوبیت مین سارے مشرکین بہی من اولہم
الی آخرہم شریک حال اہل اسلام ہین تفرقہ درمیان ایمان و کفر کے یہی توحید الوہیت
یعنی وحدت عبادت ہے پس بس اس توحید کا بیان کتاب دین خالص اور رسائل دوگانہ

اور تقویۃ الایمان ونحوہا مین بسط سے موجود ہے اونکی طرف رجوع کرنے سے بہرہ احسن نیت وطلب دین حق وطلب نجات یوم الدین کے امید قوی اصلاح ظاہر وباطن کی ہے ہم اللہ تعالے سے جو ہمارا معبود برحق اور رب مطلق ہے بصد التجا تمنا کرتے ہین اور بہزار دل وزبان سے سائل ہین کہ ہمکو اپنی توحید پر استقامت نصیب کرے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب +

فصل ۱۱

جنت مین فضل باقی رہیگا اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرے گا یہ بات نار کے لئے نہوگی صحیحین مین انس بن مالک سے رفعاً آیا ہے کہ ہمیشہ جہنم مین لوگ ڈالے جائینگے وہ یہی کہے گی ہل من مزید یہانتک کہ رب العزت اپنا قدم اوسمین رکھیگا تب بعض اوسکا طرف بعض کے سمت جائیگا وہ کہیگی قط قط یعنی بس بس قسم ہے تیرے عزت وکرم کی اور جنت مین ہمیشہ فضل یعنی زیادتی رہیگی یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرکے وہان ساکن کرے گا دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ باقی رہیگا جنت مین جو اللہ چاہیگا کہ اتنا باقی رہے پہر اللہ پاک اوسکے لئے ایک مخلوق بنائیگا جس چیز سے کہ چاہیگا بخاری مین جو یہ لفظ آیا ہے روایت ابوہریرہ سے کہ انہ ینشئی للنار من یشاء فیلقی فیہا فتقول ہل من مزید سو یہ غلطی ہے بعض رواۃ کی اوسپر لفظ حدیث کا منقلب ہوگیا روایات صحیحہ ولفظ قرآن اسکو رد کرتی ہین اسلئے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ جہنم کو ابلیس واتباع ابلیس سے بھر دیگا اور عذاب نکریگا مگر اوسی شخص کو جسپر حجت قائم ہوگئی ہوگی اور وہ مکذب رسول تہا قال تعالیٰ کلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الم یاتکم نذیر قالوا بلے

قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما انزل اللہ من شئی اور کسی شخص پر اللہ اپنے خلق مین سے ظلم نکرے گا وما اللہ بظلام للعبید اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم یعنی اللہ کیا کرے گا تمکو عذاب کر کے اگر تم اوسکا شکر مانو اور ایمان لاؤ اللہ جانتا ہے کہ مین اللہ پر اور اوسکے رسول اور اوسکی کتابون اور اوسکے فرشتون پر اور تقدیر کے خیر و شر پر اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھتا ہون ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وزیادہ ورزقنا فی دار کرامتہ جمیع السعادۃ +

فصل ۱۲

جنت والون پر سونا منع ہے + حدیث جابر مین فرمایا ہے خواب برادر مرگ ہے اہل جنت نہ سوئین گے رواہ ابن مردویہ طبرانی کا لفظ جابر سے یہ ہے حضرت سے پوچھا کہ کیا اہل جنت سوئین گے فرمایا خواب برادر مرگ ہے جنت والے نہ سوئینگے یہ عدم خواب ایک نعمت عظمیٰ ہوگی اسلئے کہ جو زمانہ نوم مین گزرتا ہے اوس زمانہ مین نائم عیش و لذت سے جدا رہتا ہے اور جنت محل عیش و خانہ آرام ہے وہان غفلت و بیخبری کا کچھہ کام نہین +

فصل ۱۳

سب سے پہلے جنت مین کون جائیگا اور بندہ کی ترقی جنت مین ایک درجہ سے دوسرے درجہ اعلیٰ پر ہوتی رہیگی + صحیح مسلم مین رفعًا آیا ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے دن قیامت کے چالیس برس پہلے جنت مین جائین گے ترمذی مین پانسو برس پہلے جانا آیا ہے دوسری روایت مین نصف یوم فرمایا ہے تیسری روایت مین آیا ہے کہ اسے

رسول خدا سال کتنے ماہ کا ہوگا فرمایا پانسو ماہ کا کہا ماہ کتنے دن کا ہوگا فرمایا پانسو دن کا کہا دن کتنا بڑا ہوگا فرمایا تمہاری گنتی سے پانسو برس کا ذکرہ التنبیہ قرطبی نے کہا اختلاف مدت کا شاید بسبب اختلاف طبقات فقراء ہوگا شدت وسہولت وسعت وضیق کی راہ سے جسکا عیش زیادہ تنگ تہا وہ سبقت مین زیادہ ہوگا حدیث ابن ماجہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر غنی وفقیر دن قیامت کے یہ چاہیگا کہ اوسکو دنیا بقدر کفاف کے ملتی دوسری روایت مین لفظ قوت کا آیا ہے صحیح مسلم مین فرمایا ہے لیس الغنی عن کثرة العرض وانما الغنی غنی النفس اسی جگہ سے بعض علما نے کہا ہے کہ مراد فقراء سے اسجگہ وہ لوگ ہین کہ یسیر دنیا پر قانع ہین اور مراد اغنیاء سے اصحاب اموال کثیرہ ہین جو اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل رہتے ہین اور کسی کوئی بندہ تہیدست تونگر دل اور بالعکس اسکے ہوتا ہے واللہ اعلم ابو ہریرہ رضی کہتے ہین اللہ تعالی درجہ بندہ صالح کا جنت مین بلند کریگا وہ کہیگا اے رب یہ مرتبہ مجھکو کہان سے ملا فرمائیگا تیرے ولد نے تیرے لئے استغفار کی تہی رواہ احمد معلوم ہوا کہ مردون کو بہ سبب دعا واستغفار وصدقۂ احیاء کے نفع پہونچتا ہے علاوہ اسکے احادیث گزشتہ سے ثابت ہے کہ اہل جنت کے لئے زیارت نعمت وراحت ہوتی رہیگی یہ بہی ایک ترقی درجہ ہے لیکن اخلاص توحید وصلاح اعمال سے یہ مرتبہ ملتا ہے نہ نری تمنا سے بڑے بنتا اور وہ لوگ ہین جو کہ خود بہی صالح ہین اور اللہ نے اونکو اولاد بہی صالح عطا کی ہے ❊

فصل ۱۴

مومن کی ذریت درجۂ مومن مین ہوگی اگرچہ اوسکے سے عمل نہین کئے ہین قال تعالی

والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شئ کل امرء بما کسب رھین قیس نے ابن عباس سے رفعاً روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ ذریت مومن کو اوسکے درجہ مین پہنچائیگا اگرچہ عمل مین اوس سے کم ہوگی تاکہ مومن کی آنکھ ٹھنڈی ہو پہر یہ آیت پڑہی اللہ نے کہا ہے آباء کو نہین گھٹایا اولاد کو دیکر دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ آدمی جب جنت مین جائیگا اپنے مان باپ کا حال پوچھیگا اور اپنی بی بی و اولاد کا اوس سے کہینگے کہ وہ تیرے درجے و عمل کو نہین پہنچے وہ کہیگا اے رب مین نے اپنے اور اونکے لیئے عمل کیا تہا تب حکم ہوگا کہ اون کو اوسی کے ساتھہ ملادین پہر ابن عباس نے یہ آیت پڑہی رواہ ابن مردویہ مفسرین نے ذریت مین اختلاف کیا ہے کہ مراد اوس سے اس آیت مین صغار ہین یا کبار یا دونون تین قول ہوئے بنیاد اس اختلاف کی اس بات پر ہے کہ لفظ بایمان حال ہے ذریت تابعین و مومنین متبوعین سے ایک گروہ نے کہا معنی یہ ہین کہ ذریت بھی ویسا ہی ایمان رکھتی تھی جیسا ایمان ابوین کا تہا اسلیئے وہ درجات مین ملحق ابوین کی ہوگی اور اللہ نے اطلاق ذریت کا کبار پر کیا ہے جسطرح فرمایا و من ذریتہ داؤد و سلیمان اور فرمایا ذریۃ من حملنا مع نوح اور فرمایا کنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون یہ قول کبار عقلاء کا ہے اور حدیث مرفوع متقدم ابن عباس اسی پر دلیل ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اعمال سے داخل جنت ہوئی لکن وہ اعمال ایسے نہ تھے کہ درجہ آباء تک اونکو پہنچاتے سو اللہ نے باوجود قصور عمل کے اونکو درجہ آباء تک پہنچا دیا نیز ایمان عبارت ہے قول و عمل و نیت سے اور یہ بات کبار ہی سے ممکن ہے نہ صغار سے تو معنی یہ ٹھیرے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو نزدیک مومن کے جمع کردیگا جبکہ نفس

ایمان مین برابر آباء کے ہونگے اسلئے کہ حقیقت تبعیت کی یہی ہے اگرچہ نرے ایمان ہی
مین ہو ذریت کا اونکے درجہ تک پہنچانا اسلئے ہے کہ اونکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور اونکے
لئے آرام پورا ہو جائے یہ ویسی بات ہے کہ حضرت کے ازواج مطہرات بہ تبعیت حضرت
ہمراہ آپکے ایک درجہ مین ہونگے اگرچہ بسبب اپنے اعمال کے اوس درجہ تک نہین پہنچین ہین
دوسرے گروہ نے کہا مراد ذریت سے اسجگہ صغار ہین ذریت اپنے آباء کے تابع ہوتی ہے
اگرچہ صغیر ہو ایمان و احکام میراث و دیت و نماز جنازہ و دفن مین اندر مقابر مسلمین کے
وغیر ذالک مگر احکام اہل بلوغ مین تعنی یہ ٹھیرے کہ تابع کر دیا ہے اونکی ذریت کو ایمان
آباء مین اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ بالغین ثواب وعقاب مین حکم اپنے نفس کا رکھتے
ہین وہ بنفسہ مستقل ہین احکام دنیا اور احکام ثواب وعقاب مین کچہ تابع آباء کے نہین ہین
کیونکہ مستقل بانفسہم ہین اگر ذریت سے مراد بالغین ہوتی تو ساری اولاد صحابہ کی جو کہ
بالغ ہے وہ درجہ آباء مین ہوتی اور سب اولاد تابعین بالغین درجہ آباء کو پہنچتے وہلم
جرا الی یوم القیامتہ تو اب سارے آخرین درجہ سابقین مین ٹھیر جاتے دوسری دلیل یہ
ہے کہ اگر اللہ تعالے نے ذریت کو ہمراہ اونکے درجہ مین تابع ٹھیرایا جسطرح کہ اونکو ایمان
مین ہمراہ آباء کے تابع کیا ہے اگرچہ بالغ ہون تو اونکا ایمان تابع نہوتا بلکہ ایمان مستقل
ہوتا تیسری دلیل یہ ہے کہ اللہ نے منازل جنت کے بحسب اعمال کے حق مین مستقلین
کے رکھے ہین رہے اتباع سو اللہ اونکو درجہ آباء تک پہنچا دیگا اگرچہ اونکے لئے اعمال نہون
پیر حورعین و خدم درجہ اہل جنت مین ہونگے اگرچہ اونکے لئے کوئی عمل نہین ہے بخلاف
مکلفین بالغین کہ وہ اوسی درجہ تک پہنچین گے جہانتک اونکے اعمال کی رسائی ہے تیسرے
گروہ نے کہا وجہ یہ ہے کہ حمل ذریت کا صغار کبار پر کیا جائے واحدی بھی اسیطرف

گئے ہین اسلئے کہ کبیر خود تابع اپنے باپ کا اپنے ایمان سے ہے اور اطلاق لفظ ذریت کا
صغیر کبیر واحد کثیر ابن واب سب پر آتا ہے کما قال تعالیٰ وایة لھم انا حملنا
ذریتھم فی الفلك المشحون مراد ذریت سے اسجگہہ آباء ہین اور وقوع ایمان کا ایمان
تبعی اور ایمان اختیاری وکسبی پر ہوتا ہے تبعی کی مثال یہ ہے فتحریر رقبة مؤمنة پس
اگر صغیر کو آزاد کریگا تب بھی جایز ہوگا سلف کا قول بھی اسی پر دلیل ہے جسطرح کہ ابن
عباس سے رفعاً آیا ہے ابن مسعود نے کہا آدمی کے لئے قدم ہوتا ہے اور ذریت جب
وہ جنت مین جائیگا اوسکی ذریت کو بھی اوس تک پہنچا دینگے تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو
اگرچہ اوسکے عمل تک نہ پہنچے ابو مجلز نے کہا اللہ اونکو جمع کردے گا واسطے جنتی کے جسطرح
کہ وہ اونکے اجتماع کو دنیا مین دوست رکھتا ہے شعبی نے کہا اللہ ذریت کو عمل آباء کی
وجہ سے جنت مین داخل کرے گا ابن عباس نے کہا آباء کا درجہ اگر ابناء پر بلند تر ہوگا
تو اللہ ابناء کو آباء تک پہنچا دیگا اور اگر ابناء کا درجہ بلند تر ہوگا تو آباء کو ابناء تک
پہنچا دیگا ابراہیم نے کہا اونکو برابر آباء کے اجر ملیگا آباء کے اجور مین سے کچھہ کم نہوگا
اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ دونون قرائتین بمنزلہ دو آیت کے ہین جسنے یون
پڑہا واتبعتھم ذریتھم تو یہ حقمین بالغین کے ہے جنکی طرف نسبت فعل کی درست ہے
کما قال تعالیٰ والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار الذين
اتبعوھم باحسان اور جسنے یون پڑہا واتبعناھم ذریتھم تو یہ حقمین صغار کے ہے
جنکو اللہ نے تابع آباء کے کیا ہے ایمان مین حکماً پس ہر دو قرائت دلیل ہین دونون
نوع پر مین کہتا ہون اختصاص ذریت کا اسجگہہ ساتھہ صغائر کے اظہر ہے تاکہ استواء
مہاجرین سابقین کا درجات مین لازم نہ آئے اور یہ استواء صغار مین لازم نہین آتا ہے

اس سے ثابت ہوا کہ اطفال ہر شخص کے اور ذریت ہر آدمی کی ہمراہ اوسکے جنت مین ہوگی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ✣

فصل ١٥

جنت کیا گفتگو کرے گی ✣ حدیث احتجاج جنت ونار کی پہلے گزر چکی ہے اور دوسری حدیث مین رفعًا آیا ہے کہ جنت نے کہا اے رب میرے نہرین جاری ہین اور میرے پھل پک گئے اے رب میرے اہل کو جلد میرے پاس بھیجیے سعید طائی کہتے ہین مجھکو یہ خبر ملی ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو فرمایا آراستہ ہوجا پھر فرمایا کچھہ بات کر اوسنے بات کی اور کہا خوشی ہو اوس شخص کو جس سے تو راضی ہوا قتادہ نے کہا اللہ نے جب جنت کو بنایا تو کہا کلام کر اوسنے کہا طوبی للمتقین ابن عباس رفعًا کہتے ہین اللہ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اوسمین وہ چیز بنائی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی اور نہ دل پر کسی بشر کے اسکا خطرہ ہوا پھر فرمایا بول اوسنے کہا قد افلح المومنون

فصل ١٦

جنت کا حسن روز افزون ہوگا اور جنت مین بے پروانگی کے کوئی نجائیگا ✣ کعب کہتے ہین اللہ جب طرف جنت کے دیکھتا ہے تو کہتا ہے طوبی لاھلک وہ چند در چند حسن وجمال مین بڑہتی رہتی ہے یہانتک کہ اہل جنت داخل جنت ہون ابو بکر خطیب سے رفعًا روایت کیا ہے کہ داخل ہوگا کوئی جنت مین لکن بذریعہ پروانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنة عالیة قطوفها دانیة یعنی

بعد لیسمار کے یہ مضمون ہوگا کہ یہ کتاب ہے طرف سے اللہ تعالی کے مثلاً بنام صدیق بن حسن کہ اوسکو جنت برتر مین داخل کرو جسکے میوے قریب ہین انشاء اللہ تعالی قرطبی نے کہا ولعل ھذا فی غیرمن یدخل الجنۃ بغیر حساب واللہ اعلم +

فصل ۱۷

جنتی طلب ازواج کو حورعین کی نہین ہے اوس سے زیادہ حورعین کو طلب اپنے ازواج کی ہے + حدیث معاذ بن جبل مین گزرچکا ہے کہ حور مومن کی بی بی کو یہ خطاب کرتی ہے کہ تو اوسکو ایذا نہ دے یہ عنقریب تجھکو چھوڑکر ہمارے پاس آجائیگا اور حدیث عکرمہ مین رفعاً آیا ہے کہ حور کہتی ہے اللھم اعنہ علی دینک واقبل بہ علی طاعتک حکایت سلیمان دارانی کہتے ہین کہ عراق مین ایک جوان عابد تھا وہ اپنے رفیق کے ساتھ طرف مکۂ معظمہ کے نکلا جب قافلے والے اوترتے تو وہ نماز پڑھا کرتا جب وہ کہانا کھاتے تو یہ روزہ رکھتا اوسکے رفیق نے آتے جاتے اوسکے اس حال پر صبر کیا جب اوس سے جدا ہونا چاہا کہا اے بھائی تجھکو اس کام پر کسنے برانگیختہ کیا اوسنے کہا مینے خواب مین ایک محل جنت کا دیکھا ایک اینٹ اوسکے سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے جب وہ محل مجھسے نزدیک ہوا ایک کنگورا زبرجد کا ایک کنگورا یاقوت کا دیکھا اونکے درمیان ایک حورعین تھی بال لٹکائے ہوئے اوسپر چاندی کے کپڑے تھے جو ہمراہ اوسکے تہ بتہ ہوتے تھے اوسنے مجھسے کہا تو کوشش کر طرف اللہ کے میری طلب مین سو مین اوسکی طلب مین طرف اللہ کے سرگرم ہون سلیمان نے کہا یہ جد وجہد تو طلب حور امین تھا پھر اوسکا کیا ذکر ہے جو اس سے زیادہ طلب کرے +

فصل ۱۸

موت کو درمیان جنت ونار کے ذبح کرینگے + قال تعالیٰ وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی
الامر وهم فی غفلة وهم لا یومنون حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے موت کو
لائینگے گویا ایک تجھار کبود رنگ ہے اوسکو درمیان بہشت و دوزخ کے کہڑا کرکے کہینگے
اے جنت والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اوٹہا کر اوسکو دیکہینگے پہر کہین گے ہان یہ موت ہے پہر دوزخ
والون سے کہین گے اے دوزخیو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اوٹہا کر دیکہینگے اور کہینگے ہان یہ موت ہے
تب حکم ہوگا کہ اسکو ذبح کرو پہر اہل جنت سے کہین گے یا اهل الجنة خلود لا موت
ویا اهل النار خلود لا موت پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وانذرهم الخ متفق علیہ
صحیحین مین ابن عمر سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین
داخل کریگا پہر درمیان اونکے ایک مؤذن کہڑے ہو کر اذان دے گا اے اہل جنت
موت نہین ہے اور اے اہل نار موت نہین ہے ہر کوئی اپنے حال مین مدام رہیگا دوسرا
لفظ یہ ہے کہ جب جنت والے جنت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو
موت کو درمیان جنت ونار کے لاکر ذبح کیا جائیگا اور ایک منادی ندا کریگا یا اهل الجنة
لا موت اوسپر اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل نار کو حزن پر حزن ابوہریرہ
کا لفظ رفعاً یون ہے جب داخل ہونگے اہل جنت جنت مین اور اہل نار نار مین تو موت کو
گلے مین رسی باندہکر لائین گے اور فصیل وشہر پناہ پر جو درمیان اہل جنت ونار کے ہوگی
پہر اوسکو کہڑا کرکے کہین گے اے اہل جنت وہ ڈرتے ہوئے جہانکین گے پہر کہین گے
اے اہل نار وہ خوش ہو کر جہانکینگے اونکو امید شفاعت کی ہوگی پہر جنت و دوزخ والون سے
کہینگے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہینگے یہ موت ہے جو ہمپر موکل تہی پہر اوسکو فصیل پر

ذبح کرینگے پہر کہا جائیگا یا اهل الجنة خلود ولا موت و یا اهل النار خلود ولا موت
رواه النسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہ بکری اور اوسکا لٹانا اور ذبح
کرنا اور فریقین کا اوسکو معائنہ کرنا حقیقۃً ہوگا نہ خیالاً و تمثیلاً جسطرح کہ بعض لوگون نے
اسجگہہ خطا کی ہے اور کہا ہے کہ موت عرض ہے اور عرض جسم نہین ہوسکتا چہ جاے اسکے
کہ ذبح کیا جاے سو یہ خطا صحیح نہین ہے کیونکہ اللہ تعالی موت سے ایک صورت گوسفند کی
پیدا کرے گا وہ صورت ذبح کیجائے گی جسطرح کہ اعمال کو صورت بخشیگا اور اونپر ثواب و
عقاب دیگا اور اعراض کو اجسام بنا دیگا یہ اعراض اون اجسام کے مادّہ ہونگی اور اجسام
مین سے اعراض پیدا کرے گا جسطرح کہ اعراض سے اعراض اور اجسام سے اجسام بنائیگا یہ
چار اقسام ہوئے اور یہ سب ممکن و مقدور رب تعالی و تبارک ہین انسے کچہہ جمع بین النقیضین
یا کوئی محال لازم نہین آتا ہے اور اس تکلف کی کچہہ حاجت نہین ہے کہ ملک الموت ذبح کیا جائیگا
یہ سب تقریر استدراک فاسد ہے اللہ و رسول پر اور ایک تاویل باطل ہے کہ جسکو نہ عقل واجب
کرتی ہے اور نہ نقل سبب اسکا قلت فہم مراد خدا و رسول ہے کلام سے خدا و رسول کے
قائل اس قول نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نفس عرض مذبوح ہوگا
دوسرے غالط نے یہ گمان کیا ہے کہ عرض معدوم ہو کر اوسکی جگہہ کوئی جسم ذبح کیا جائیگا
اور یہ قول جو ہمنے ذکر کیا ہے اسکی طرف دونون فریق کو راہ نہ ملی حالانکہ اللہ تعالی اعراض سے
اجسام بناتا ہے پہر اس عرض کو اوس جسم کا مادہ ٹھیراتا ہے جسطرح صحاح مین آنحضرت صلعم سے
آیا ہے کہ سورۂ بقرہ و آل عمران دن قیامت کے دو ابر بنکر آئینگی سو وہ دونون ابر بہی قراءت ان
ہر دو سورہ کی ہوگی اسیطرح دوسری حدیث مین آیا ہے کہ تمہاری تسبیح و تحمید و تہلیل گرد عرش کے
پہرتی ہین اونکی بہنبہناہٹ مثل مگس شہد کے ہے وہ اپنے صاحب کی یاد دلاتی ہین رواہ

احسن اسیطرح حدیث عذاب و نعیم قبر مین آیا ہے کہ مردہ ایک صورت کو دیکھیگا کہیگا تو
کون ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل صالح یا عمل بد ہون اور حقیقت ہر نہ خیال آنمد نے اوسکے
عمل کے لیئے ایک صورت حسنہ یا قبیحہ پیدا کی اور وہ نور جو درمیان مومنین کے دن قیامت
کو تقسیم ہوگا وہ یہی نفس ایمان دیکا ہے اللہ ایمان کو ایک نور بنا دیگا جو اونکے سامنے دوڑتا
ہوگا بہ امر معقول ہے گو نفس نہ آتی پہر نفس کے آنے سے سمع و عقل مین مطابقت ہو گئی قتادہ
کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مومن جب قبر سے باہر نکلیگا تو اوسکا
عمل ایک خوبصورت شکل مین ہوگا یہ اوس سے کہیگا تو کون ہے واللہ مین تجہکو ایک سچا
آدمی دیکھتا ہون وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون پہر وہ اوسکے لیئے ایک نور و قائد طرف جنت
کے ہو جائیگا اسیطرح جب کافر قبر سے نکلیگا اوسکا عمل ایک بدصورت شخص ہوگا اور بدخبری
ہوگی وہ کہیگا تو کون ہے واللہ مین تجہکو ایک برا آدمی دیکھتا ہون وہ کہیگا مین تیرا عمل بد ہون
وہ اوسکو لیجا کر آگ مین جہونکدیگا مجاہد سے بہی اسیطرح آیا ہے ابن جریج نے کہا عمل مومن کا
اچھی صورت اچھی بو مین سامنے اپنے صاحب کے آکر ہر خیر کا مژدہ اوسکو دیگا وہ کہیگا
تو کون ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون پہر اللہ اوسکو ایک نور کردیگا جو اوسکے سامنے چلیگا یہانتک
کہ وہ جنت مین داخل ہو فذلک قولہ تعالی یہدیہم ربہم بایمانہم اور کافر کا عمل
بری صورت بدبودار ہوگا وہ اپنے صاحب کے ساتھ ساتھ رہیگا یہانتک کہ اوسکو آگ مین پہینکیگا
حسن نے یہ آیت پڑہی انما عن بمیتین الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین
پہر کہا نعیم کے بعد موت ہے وہ اوس نعیم کو قطع کردیتی ہے یزید رقاشی کہتے تہے امن میں
ہوئے اہل جنت موت سے اونکو اچھا عیش ملا اور امن مین ہوئی بیاریون سے وہ مدت تک اللہ
کے ہمسایہ ٹہیرے یہ کہکر اتنا روئے کہ ڈاڑہی آنسوؤن سے بہیگ گئی +

فصل ۱۹

جنت مین کوئی عبادت نہوگی مگر عبادت ذکر کہ یہ ہمیشہ رہیگی ÷ حدیث جابر بن عبد اللہ
مین فرمایا ہے جنت والے جنت مین کہائین گے پئین گے ناک نہ سنکین گے نہ بول و براز
کرینگے اونکا طعام ڈکار ہوگا اور رشح مثل رشح مسک کے وہ ملہم ہونگے ساتہہ تسبیح وحمد
کے جسطرح کہ سانس کا الہام ہوتا ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین تسبیح و تکبیر کا لفظ آیا
ہے یعنی جسطرح تم لوگ سانس لیتے ہو اسیطرح ہمراہ انفاس کے وہ تسبیح و تحمید کرینگے شعرانی
نے بعض اہل حق سے منن کبریٰ مین نقل کیا ہے کہ اہل جنت کی دبر نہوگی اگر وہان جماع نہوتا
تو ذکر بہی نہوتا لکن واسطے اتمام عیش کے حور عین سے ذکر ہوگا اور بہ سبب نہونے براز کے
دبر نہوگی بالجملہ ذکر خدا کا دائما اونکی عادت وجبلت ہوگی وجود اس عبادت کا اونمین کچہہ بطور
تکلیف شرعی کے دنیا مین نہوگا بلکہ بے ساختہ انفاس کی طرح پر تسبیح و تحمید اونسے صادر ہوتی رہیگی

فصل ۲۰

جنت والے دنیا کی باتون کا جنت مین چرچا کرینگے ÷ قال تعالیٰ فاقبل بعضھم علی
بعض یتساءلون قال قائل منھم انی کان لی قرین اس آیت پر کلام پہلے گزر چکا ہی اور
فرمایا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم بعض
روایات مین آیا ہے کہ جنت مین بازار ہین جنمین خرید و فروخت نہین ہے جب اہل جنت وہان پہنچینگے
تو لولوء رطب و تراب مسک پر بیٹہکر ایک دوسرے کو پہچانین گے اور باہم چرچا کرینگے کہ دنیا مین
کسطرح پر تہے اور کیونکر عبادت کرتے تہے اور رات کو جاگتے اور دن کو روزہ رکہتے اور دنیا مین

فقیر تہے یا غنی اور موت کسطرح آئی اور بعد اس طول پوسیدگی کے کسطرح اہل جنت ہوگئے ذکرہ
القرطبی والشعرانی رحمہما اللہ تعالی انس سے رفعًا کہا ہے اہل جنت جب جنت مین
داخل ہونگے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اوسکے تخت کی طرف چلیگا اوسکا
تخت اسکے تخت کی طرف آئیگا یہانتک کہ دونون مجتمع ہونگے پھر یہ اور وہ تکیہ لگا کر بیٹھینگے
ایک دوسرے سے کہیگا تو جانتا ہے کہ اللہ نے مجھکو کب بخشا وہ کہیگا ہان فلان فلان روز
فلان فلان جگہ جمنے اللہ کو پکارا تہا اوس سے دعا کی تھی اوسنے ہمکو بخشدیا جب یہ ذکر
آپسمین ہوگا تو مسائل مشکلہ علوم کا جو دنیا مین پیش آئے تہے اور قرآن وسنت کی فہم مین جو
دشواری ہوتی تہی اور صحت احادیث مین جو بحث کرتے تہے اوسکا ذکر بہی آئیگا دنیا مین یہ
مذاکرہ علم کا لذت طعام وشراب وجماع سے لذیذ تر تہا جنت مین اسکا ذکر آنا اور بہی عظیم اللذۃ
ہوگا یہ وہ لذت ہے کہ اسکے ساتھ اہل علم مختص ہین اور اپنے غیر سے ممتاز مین کہتا ہون جو لذت
پائدار وذائقہ خوشگوار مذاکرہ علوم قرآن وحدیث مین ہے وہ دنیا کی کسی چیز مین اب بہی نہین
ہے اس دعوے کا انکار وہی شخص کرے گا جو لذات علم سے بے نصیب ہے جاہلون کی لذت
اکل وشرب وجماع مین ہوتی ہے یا آرایش وپیرایش محلات وحویلیات وباغات ومراکب و
ملابس مین سو یہ لذت فانی ہے خود اسکو اسی دنیا مین بقا نہین ہے پہر آخرت تک باقی رہنا
اوسکا کجا بخلاف لذائذ علوم کہ یہ موت سے سلب نہین ہوتی ہر عالم کا علم ہمراہ اوسکی روح کے
باقی رہتا ہے کیونکہ متصف ساتہہ علم کے روح ہوتی ہے نہ بدن جسم کی لذت جسم کے ساتھہ
چلی جاتی ہے اور اگر کچہہ رہتا ہے تو اوسکی تبعات باقی رہجاتے ہین اسی جگہہ سے بعض حکما
نے کہا ہے کہ تو گناہ نکر کہ لذت گناہ کی جاتی رہتی ہے اور وبال اوسکا باقی رہجاتا ہے اور
تو نیکی کر کہ نیکی کی مشقت باقی نہین رہتی ہے اوسکا ثواب باقی رہجاتا ہے بخلاف لذت روح

کہ جبتک روح باقی ہے مزہ علم وفہم ودانشمندی کا بہی باقی رہتا ہے سو روح اگرچہ ازلی نہین ہے یعنی حادث ہے نہ قدیم لکن ابدی ہے کہ ہمیشہ باقی رہیگی خواہ راحت مین یا مصیبت مین لہٰذا اہل جنت اپنے علوم سے جنت مین استلذاذ حاصل کرینگے اور اہل نار اپنے جہل سے ایک دوسرے عذاب مین گرفتار ہونگے شوکانی رح نے علم کا باقی رہنا بعد موت کے ثابت کیا ہے ؛

فصل ۲

بشارت جنت کے کون لوگ مستحق ہین ؛ قال تعالیٰ وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانہار یعنی خوشی سنا اونکو جو یقین لائے اور کئے کام نیک کہ اونکو ہین باغ بہتی ہین نیچے اونکے ندیان اس آیت مین مژدہ دخول جنت کا مومنین عاملین صالحین کو دیا ہے عمل صالح عبارت ہے ادای فرائض وترک محارم واعتمال حسنات واحتراز سئیات سے خواہ دل کے گناہ ہون یا بدن کے دل کے گناہ ۶۰ ہین اور بدن کے ۱۰۴ ہین اور فرمایا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ لاتبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم سُن رکھو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اونپر اور نہ وہ کچہہ غم کہاوین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اونکو خوشخبری ہے دنیا کی جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی اس آیت مین نفی کی ہے خوف وحزن کی اولیاء اللہ سے اور یہ بات بتائی ہے کہ اللہ کے ولی وہ لوگ ہین جو کہ بعد ایمان لانے کے متقی ہین ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ مباح کو خوف کراہت سے چھوڑ دے پہر ارتکاب حرام وافتعال گناہ کا کیا ذکر ہے اللہ نے انکی بشارت کا نام فوز عظیم رکھا ہے وقال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ

ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ما تشتھی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تہا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا و آخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے تمہارا جی اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ بشارت مومنین مستقیم الحال کے لئے فرمائی اور خوف و حزن کو اونسے دور کیا اور دارین مین رفاقت ملائکہ کی ساتھ اونکے ثابت فرمائی اس سے تفضیلت استقامت کی ثابت ہوئی ایمان لانا آسان بات ہے مگر مستقیم رہنا صراط مستقیم پر مشکل ہے ؎

نمے بینی تجلی گرد کوہ طور میگردد		بر اہل استقامت فیض نازل میشود منظہر

فرشتون کا اوترنا یا تو حشر مین ہوگا جسدن ہر کسی کو اپنا فکر و غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے اور یہ کہتے ہین فرمایا فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب خوشی سنا میرے بندون کو جو سُنتے ہین بات پھر چلتے ہین اوسکے نیک تر پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے موضح قرآن مین کہا ہے چلتے ہین نیک پر یعنی حکم پر چلنا کہ اوسکو کرتے ہین منع پر چلنا کہ اوسکو نہین کرتے اوسکا کرنا نیک ہے اسکا نکرنا نیک ہے انتہی یہ آیت بشارت ہے حقمین اہل اتباع کے اس سے معلوم ہوا کہ مومن جب کسی شخص کی بات سُنے تو جو بات بہتر ہو اوسکی پیروی کرے اور جو بات بہتر نہو اوسکو چھوڑ دے بہتر بات وہ ہوتی ہے جو کہ مطابق کتاب و سنت کے ہے غیر بہتر بات وہ ہے جو کہ رائے مجرد و قیاس بحت سے کہی جاتی ہے یہ دلیل

ہے اس بات پر کہ مخالف نص کے کسی کی پیروی کرنا نچاہیئے گو وہ شخص کتنا ہی بڑا رتبہ
دین مین رکہتا ہو امام ہو یا مجتہد یا محدث یا عالم یا درویش یا پیر یا شیخ یا مرشد یا صوفی
وقال تعالیٰ الذین أمنوا وہاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و
انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئك ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ
منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ
اجر عظیم جو لوگ یقین لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان
سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی پہنچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار
اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا
رہا کرین اونمین مدام اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اس آیت مین تین چیزون کے عوض کہ ایمان و
ہجرت و جہاد ہے تین اجر فرمائے رحمت و رضوان و جنات وقال تعالیٰ والذین
أمنوا وعملوا الصالحات فی روضات الجنات لھم مایشاؤن عند ربھم ذلك
ھو الفضل الکبیر ذلك الذی یبشر اللہ عبادہ الذین أمنوا وعملوا الصالحات جو لوگ
یقین لائے اور بہلے کام کئے باغونمین ہین بہشت کے اونکو ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس
یہی ہے بڑی بزرگی یہ خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندون کو جو کرتے ہین بہلے کام
اس آیت مین مژدہ دخول جنت کا اہل ایمان و اعمال صالحات کو سنایا ہے لفظ عمل صالح
شامل ہے اعمال جملہ حسنات یا اکثر حسنات کو معلوم ہوا کہ بجالانا حسنات کا ترک سیئات
پر مقدم ہے نرے ترک ارتکاب معاصی سے جنت نہین ملتی ہے جب تک کہ وجود حسنات
کا نہو اللہ تعالیٰ نے عمل کو ایک علامت فوز کبیر و فضل عظیم کی ٹہیرایا ہے اگرچہ ترتب جنت
کا نفس عمل پر نہین ہے ۹

بجستجوی نیابد کسے مراد دلی		کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد	

وقال تعالیٰ انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم تو تو ڈر سنائے اوسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کی اجر کی ذکر سے مراد قرآن ہے معلوم ہوا کہ جو قرآن پر رحمٰن سے ڈر کر چلتا ہے اوسکے لئے جنت ہے اجر کریم جنت کو کہتے ہین ڈرنے سے مراد ترک گناہ ہے معلوم ہوا کہ ہمراہ عمل صالح کے عدم ارتکاب معاصی بھی درکار ہے ورنہ جسکے گناہ زیادہ ہونگے اور نیکی کم وہ ہلاک ہوگا وقال تعالیٰ یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وبشر المؤمنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا اے نبی ہمنے تجھکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانیوالا اور ڈر اور بلانیوالا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے اور چراغ چمکتا اور خوشی سنا ایمان والونکو کہ اونکو ہے خدا کی طرفسے بڑی بزرگی مراد فضل کبیر سے اسجگہ جنت ہے بیان ترتب جنت کا فقط ایمان پر اسلئے کیا ہے کہ ایمان جامع احکام اسلام وعمل صالح ہے یا اسلئے کہ جسکے دلمین ایمان ہے گو برابر ایک ذرہ یا رائی کے دانے کے ہو وہ بھی ایک دن جنت پائیگا گو بعد سزا پانے کے ہو لکن اس شرط سے کہ موحد خالص تھا نہ مشرک ومنافق وقال تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یستبشرون بنعمۃ من اللہ وفضل وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی

پانے خوشی کرتے ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین
اونکی طرف سے جو ابہی نہین پہنچے اونمین پیچھے سے اسلئے کہ نہ ڈر ہے اونپر اور نہ اونکو غم ہے
خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت و فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہین کرتا مزدوری
ایمان والون کی معلوم ہوا کہ شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مُردونکو
نہین کہانا پینا اور عیش و خوشی پوری ہے اور ون کو قیامت کے بعد ہوگی ہکذا فی موضح
قرآن وقال تعالیٰ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان
لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی
التوراۃ والانجیل والقران ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم
الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم اللہ نے خریدی مسلمانون سے اونکی
جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور
مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے پورا قول
کا اللہ سے زیادہ سو خوشی کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی
مراد ملنی اس آیت مین وعدہ ہے جنت کا اوس قوم سے جنہون نے اپنی جان و مال راہ
خدا مین خرچ کردی ہے یہ وعدہ بہت پرانا اور سچا ہے موسی و عیسی علیہما السلام کی
کتابونمین بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے وقال تعالیٰ ولنبلونکم بشئ من الخوف
والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین
الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم
صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون البتہ ہم آزمائینگے تمکو
کچھہ ایک ڈر سے اور بہوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور پہلون کے

اور خوشی سُنا ثابت رہنے والون کو کہ جب اونکو پہنچے کچہ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ ونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر اس آیت مین وعدہ جنت کا واسطے صبر کرنیوالون کے مصیبت پر کیا ہے جبکہ جزع و فزع نکرین خواہ مصیبت خوف و گرسنگی کی ہو یا نقصان مال و جان کی یا اولاد و ثمار کی اس باب مین رسالہ ادامۃ السکر بے نظیر ہے وقال تعالیٰ واخریٰ تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب و بشر المؤمنین ایک اور چیز ہے جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سُنا ایمان والونکو اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کی مدد و فتح کے منتظر ہین انکو نوید جنت کی ہے حدیث شریف مین انتظار فرج کو عبادت فرمایا ہے وللہ الحمد وقال تعالیٰ وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض اعدت للذین امنوا باللہ ورسلہ جنت ہے جسکا پھیلاؤ ہے مثل آسمان و زمین کے پھیلاؤ کے طیار کیگئی ہے واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اس آیت سے حکم ایمان لانیکا سب پیغمبرون پر آدم سے تا خاتم ثابت ہوا اور اس ایمان کی جزا جنت ٹہیری جسکا عرض برابر سما و ارض کے ہوگا رہا طول اوسکا سو اللہ ہی جانے کہ کتنا ہوگا ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا وقال تعالیٰ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا جو لوگ یقین لائے ہین اور کئے ہین بھلے کام اونکے لئے ہین فردوس کے باغ مہمانی مین رہا کرین اونمین نچاہین وہانسے جگہ بدلنی فردوس نام ہے اعلیٰ جنت کا یہ سب جنات مین افضل ہے حدیث مین فرمایا ہے کہ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط اور اعلیٰ جنت ہے ترتیب اس جنت کا بیان

صحیح اور عمل صالح پر رکھا ہے اس آیت کے آخر مین یہہ بھی فرمایا ہے کہ جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے وہ کچہہ کام نیک اور ساجھا نرکہے اپنے رب کی بندگی مین کسیکا معلوم ہوا کہ جس کام مین غیر اللہ کا شریک کرنا ہوتا ہے تو وہ کام عمل صالح نہین سمجھا جاتا اگرچہ ظاہر مین بصورت عبادت کے ہو اس سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ مشرک جنت مین نجائیگا اس آیت سے ریا کا شرک ہونا بھی ثابت کیا گیا ہے **وقال تعالیٰ** قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذینہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون کام نکال لیگئے ایمان والے جو اپنی نماز مین نوے ہین اور جو نکمی بات پر دہیان نہین کرتے اور جو زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتہہ کے مال پر سو اونپر نہین اولہنا پھر جو کوئی ڈہونڈے اسکے سوا وہی ہین حد سے بڑہنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نماز سے خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے جو میراث پائینگے فردوس کی وہ اوسی مین رہ پڑے اگلی آیت مین خبر دی تھی کہ فردوس حصہ ہے مومن عامل صالح کا اس آیت مین بعض اعمال صالح کا جسکے سبب سے فردوس ملتی ہے بیان فرمایا یہہ سب سات عمل ہوئے انپر استقامت کرنیسے فردوس کا استحقاق ہوتا ہے مسند امام احمد مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجہپر دس آیتین اوتری ہین جو کوئی اونکو قائم رکھیگا وہ داخل جنت ہوگا پھر اس آیت کو آخر دس آیت تک پڑہا۔ **وقال تعالیٰ**

ان المسلمين والمسلمات والمومنين والمومنات والقانتين والقانتات والصادقين والصادقات والصابرين والصابرات والخاشعين والخاشعات والمتصدقين والمتصدقات والصائمين والصائمات والحافظين فروجهم والحافظات والذاكرين الله كثيرا والذاكرات اعد الله لهم مغفرة واجرا عظيما تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنیوالی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین اور تہامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ کو اور تہامنے والی عورتین اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہے اللہ نے اونکے واسطے معافی اور اجر بڑا موضح قرآن مین کہا ہے حضرت کی ایک بی بی نے کہا تہا کہ قرآن مین سب ذکر ہے مردونکا عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پر کہا وہ عورتون پر بہی آیا انتہی بہر حال اس آیت مین وعدہ جنت کا واسطے مردون اور عورتون دونون کے ہے اس آیت مین دس خصلتین فرمائی ہین جس کسی مرد عورت مین یہ اوصاف جمع ہونگے وہ لائق مغفرت ذنوب اور حصول اجر عظیم کے ٹہیرینگا اب جسکو جنت کی طمع ہو اور وہ یہ چاہے کہ اللہ تعالی اوسکو بخشکر جنت مین لیجائے وہ اپنی ذات کو ان اوصاف کے ساتہہ متصف کرے ورنہ اللہ کا سودا مہنگا ہے مفت مین نلے داموں کے میسر نہین آتا اسی لئے حدیث مین راجی غیر عامل کو احمق فرمایا ہے کہ عمل تو کچہہ نہین کرتا لکن مغفرت و جنت کا خواہان ہے وقال تعالیٰ التائبون العابدون الحامدون

السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنین توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے شکر کرنیوالے تعلق رہنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے نیک بات کا منع کرنیوالے بری بات سے تھامنے والے حدین باندہی اللہ کی اور خوشخبری سنا ایمان والونکو بے تعلق رہنا روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون مین اور حدین تھامنی یہ کہ بغیر حکم شرع کوئی کام نکرین ہکذا فی موضح قرآن اس آیت مین نو کام بتائے کہ جو شخص یہ سارے کام کرے وہ جنت پائے اب ہر شخص اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے کہ وہ یہ کام بجالاتا ہے یا نہین اگر عامل ہے ان اعمال کا تو اوسکی امیدواری واسطے حصول جنت کے ٹہیک ہے اور اگر اوسمین یہ خصال موجود نہین ہین تو احمق دنادان ہے **وقال تعالیٰ** تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیا یہ وہ بہشت ہے جو میراث دینگے ہم اپنے بندون مین جو کوئی ہوگا پرہیزگار یعنی میراث آدم کی کہ اول اونکو بہشت ملی ہے معلوم ہوا کہ بہشت ملنے کے لئے متقی ہونا ضرور ہے ادنی تقوی یہ ہے کہ جمیع انواع شرک واقسام بدع سے محترز ہو اعتقاداً وعملاً و قولاً وحالاً پہر مطابق کتاب وسنت کے حسنات بجالائے سئیات سے دور رہے ورنہ ٥

غیر حق ہرچہ دلت را بربود	سد راہ تو ہمان خواہد بود

وقال تعالیٰ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین دوڑو بخشش پر اپنے رب کی اور جنت پر جسکا پہیلاؤ ہے آسمان وزمین طیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگارون کے جو خرچ کئے جاتے ہین خوشی وتکلیف مین اور دبالینے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگون کو اور

اللہ چاہتا ہے نیکی والونکو اِس آیت مین جنت کو واسطے اہل تقوی کے ٹہیرایا قرآن شریف
مین ذکر تقوی کا چالیس جگہ سے زیادہ آیا ہے جس فضیلت وکرامت ونعمت وراحت کو دیکہو
اوسکے لئے تقوی شرط اول ہوتا ہے اسجگہ منجملہ صفات تقوی کے تین کام بتائے ایک نفقہ
راہ خدا مین دوسرے ضبط کرنا غصے کا تیسرے معاف کرنا قصور کا لفظ محسنین سے ثابت
ہوا کہ وجود احسان یعنی اخلاص نیت وعمل کا اہل تقوی ہی مین ہوتا ہے یہ بہی معلوم ہوا
کہ متقی لوگ اللہ کے دوست ہوتے ہین اللہ تعالی اونسے محبت رکہتا ہے جس سے اللہ کو
محبت ہے اوسکے درجے کا کیا پوچہنا ہے پیا چاہین وہی سہاگن **وقال تعالیٰ**
والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم
ومن یغفر الذنوب الا الله ولم یصروا علی ما فعلوا وهم یعلمون اولئك
جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجری من تحتها الانهار خلدین فیها
ونعم اجر العاملین وہ لوگ کہ جب کر بیٹہین کچہہ کہلا گناہ یا برا کرین اپنے حقمین تو یاد
کرین اللہ کو اور بخشش مانگین اپنے گناہون کی اور کون ہے گناہ بخشتا سوا اللہ کے
اور اڑ نرہین اپنے کئے پر جانتے اونکی جزا ہے بخشش اونکے رب کی اور باغ جنکے نیچے
بہتین نہرین رہ پڑے اونہین اور خوب مزدوری ہے کام کرنے والونکی اس آیت مین
اہل تقوی کا وصف بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ توبہ واستغفار کرنی اور عدم اصرار سے گناہ پر
جنت ملتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له یعنی گناہ سے
توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہو جاتا ہے یعنی تائب ومتقی نزدیک خدا کے برابر ہین **س**

برین مژدہ گر جان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسایش جان ماست

بیان توبہ واستغفار کا رسالہ محو الحوبہ اور رسالہ تفریح الکروب مین دیکہنا چاہئے باوجود

قبول توبہ و استغفار کے جبکہ بطور صحیح وقوع مین آئے جو شخص ہلاک ہو سمجھو کہ وہ بڑا
بیقدر اللہ کی نعمت و رحمت کا ہے وقال تعالیٰ یاایها الذین امنوا هل ادلکم
علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسوله وتجاهدون فی
سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم
ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار ومساکن طیبة فی جنات
عدن ذلك الفوز العظیم اے ایمان والو مین بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے
تمکو ایک دکھہ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے
مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھہ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ
اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین اور ستھرے گھرون مین بسنے
کے باغون مین یہ ہے بڑی مراد ملنی اس آیت شریف مین ترتب دخول جنت کا تین امر
پر کیا ہے ایک ایمان لانا اللہ پر دوسرے ایمان لانا رسول اللہ پر تیسرے لڑنا راہ خدا مین
جان و مال سے وقال تعالیٰ ولمن خاف مقام ربه جنتان جو کوئی ڈرا کھڑے
ہونے سے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ اس آیت مین فضیلت ہے خوف کی
خائف کو دو جنتین ملینگی باقی اہل ایمان کو ایک جنت ان دونون جنت کا وصف سورۂ
رحمن مین مفصلاً آیا ہے وقال تعالیٰ واما من خاف مقام ربه ونهی النفس
عن الهوی فان الجنة هی الماوی جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کھڑے ہونیسے
اور روکا جی کو خواہش نفس سے سو بہشت ہے ٹھکانا اوسکا اس آیت مین واسطے خائف
کے اللہ سے مژدہ جنت کا ہے بیان خوف و رجا مین رسالۂ صدق اللجا تالیف ہو چکا ہے
علماء آخرت مین دو طرح کے لوگ گذرے ہین بعض پر خوف غالب تہا اور بعض پر رجا ولکل

وجھت ھو مولیھا اللہ کی صفت جلال وجمال کا ظہور دنیا مین اپنے عباد مخلصین کے
اندر ہوا کرتا ہے اگر ایسا نہو تو بعض صفات معطل ٹھیرین اور یہ ہو نہین سکتا بڑی خوبی
خوف کی یہ ہے کہ ھمراہ عمل صالح کے ہو اسلئے کہ کسی بشر کو حال اپنے قبول عمل کا نزدیک خدا
کے معلوم نہین ہے بجز اوس شخص کے جسکو رسول خدا نے بشارت قبول کی دی ہے جیسے
عشرۂ مبشرہ یا اہل بدر یا اصحاب بیعۃ الرضوان یا اہل بیت رسالت باقی سارے علماء
و اولیاء و صلحاء و عامہ مومنین محل خوف و خطر مین پڑے ہین کسی کو اپنے انجام کی خبر
نہین ہے ؀

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت است		کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

رجا کی خوبی یہ ہے کہ اتباع کتاب و سنت کرکے امیدوار مغفرت واجر کا ہو اور گناہ ہو جائے
تو نا امید نہو کہ یہ یاس مثل اس کے کفر ہے رہا وہ خوف جو گناہ سے باز نرکھے اور وہ رجا
جو گناہ پر جرأت بخشے سو یہ حالت وسوسۂ شیطانی اور سراپا جہل و نادانی ہے اکثر خلق
اس بلا مین مبتلا ہے اور رد ہو کے مین گرفتار اللھم غفرا و توفیقا و خاتمۃ حسنی ابن القیم
نے کہا ہے کہ اسطرح کی آیتین قرآن مجید مین بہت ہین مدار ان سب کا تین قاعدون
پر ہے ایک ایمان دوسرے تقوی تیسرے اخلاص عمل للہ تعالی موافق سنت مطہرۂ صحیحہ
ان اصول سہ گانہ کے لوگ مستحق اس بشارت کے ہین نہ وہ لوگ جو انکے سوا ہین اور
دوران بشارات کتاب و سنت کا انھین قواعد پر ہے یہ قواعد دو اصل کے اندر آجاتے ہین
ایک اخلاص طاعت دوسرے احسان الی الخلق اور ضد انکی دو چیزین ہے ایک
ریاکاری دوسرے منع ماعون اور ان سب کا مرجع ایک چیز ہے یعنی موافقت رب کی محاب
رب مین اور یہ بات حاصل نہین ہو سکتی ہے لیکن جبھی کہ حضرت کی اقتدا ظاہراً و باطناً تحقق

ہو جائے اجل مقصود اس بیان سے مژدہ رسانی ہے اہل سنت مطہرہ و عاملین بالحدیث کو کہ اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت طیار کر رکھی ہے اور وہی لوگ اس بشارت کا استحقاق دنیا و آخرت مین رکھتے ہین اللہ تعالی کی نعمتین اونپر ظاہر و باطن مین جاری ہین یہی لوگ اللہ کے ولی اور رسول کے محب اور حزب خدا و رسول ہین اور جو شخص حضرت کی سنت سے خارج ہوا وہ خدا و رسول کا عدو مبین اور متبع خطوات شیطان لعین ہے اسکے بعد یہ کہا ہے لا یاخذھم فی نصرۃ سنتہ لومۃ اللوام ولا یترکون ما صح عنہ صلعم لقول احد من الانام والسنۃ اجل فی صدورھم من ان یقدموا علیھا رایا فقھیا او بحثا جدلیا او خیالا صوفیا او تناقضا کلامیا او قیاسا فلسفیا او حکما سیاسیا فمن قدم علیھا شیئا من ذلک فباب الصواب علیہ مسدود وھو عن طریق الرشاد مصدود انتھی اس سے معلوم ہوا کہ یہ وصف جس شخص مین ہے وہ انشاء اللہ تعالی جنتی ہوگا واذ لیس فلیس اسکے بعد اشارہ طرف شعب ایمان کے کرکے عقائد اہل ایمان کو بیان کیا ہے اسجگہہ حاجت اون عقائد کے ذکر کی اسلئے نہین ہے کہ ہم ترجمہ ان عقائد کا آخر رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء مین کر چکے ہین اور دیگر رسائل عقائد مثل رسالہ فتح الباب و قطف الثمر و عقیدۃ السنی و انتقاد رجیح و معتقد منتقد اس باب مین کافی شافی وافی صافی ہین پھر بعد بیان عقائد اہل حق کے یہ لکھا ہے فھذا مذھب المستحقین لھذہ البشری قولا وعملا واعتقادا و باللہ التوفیق مین کہتا ہون جس مذہب کی طرف اس عبارت مین اشارہ بہ بشارہ کیا ہے وہ بلا قید تقالید عقائد اشعریہ و ماتریدیہ ہے چنانچہ رسائل مشار الیہا اسی صفت پر ہین واللہ المستعان ✤

خاتمۃ الرسالہ

بیان مین خاتمہ دعوی اہل جنت کے

وقال تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم تجری من تحتھم الانھار فی جنات النعیم دعواھم فیہا سبحانک اللھم وتحیتھم فیہا سلام واٰخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین جو جملہ قرآن کریم کا فاتحۃ الباب وعنوان الکتاب ہے وہ جنت مین آخر دعوی اہل جنت ہوگا اول باخر نسبتے دارد ابن جریج نے کہا ہے ہمین خبر لگی ہے کہ جب اہل جنت پر گزر کسی پرندے کا ہوگا اور انکا جی اوسکو چاہیگا تو وہ سبحانک اللھم کہین گے یہ اونکا دعوی ہے اور یہ وہ لفظ ہے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے نماز کو اسی لفظ سے دنیا مین شروع کرتے تہے جب فرشتہ وہ چیز دلخواہ لے آئیگا اور اونپر سلام کرے گا اور یہ اوسکو جواب دینگے تو یہ اونکی تحیت ہوگی جب کہا چکینگے تو اللہ کی حمد کرین گے یہ مطلب ہے اس آیت کا واٰخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین قتادہ نے کہا اونکی دعا و تحیت جنت مین سلام ہوگا سفیان نے کہا جب ارادہ کسی شئے کا کرینگے سبحانک اللھم کہین گے وہ چیز پاس اونکے آجائیگی یعنی اس کلمے کے تنزیہ وتعظیم واجلال واکرام رب العالمین ہے اوس چیز سے جو اوسکو زیبا ولایق نہین ہے موسیٰ بن طلحہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا تنزیہ ہے اللہ کی ہر برائی سے ابن الکوا نے علی مرتضی سے کہا تہا کہ یہ کیا کلمہ ہے کہا اللہ نے اس لفظ کو اپنے نفس مقدس کے لئے پسند فرمایا ہے بالجملہ اللہ نے خبر دی کہ پہلی بات اونکے وقت استدعا کے لفظ

سبحانک اللہم ہوگی اور پچھلی بات وقت حصول مدعا کے لفظ الحمد للہ رب العالمین ہوگی معنی آیت کے عام ہین مراد اس دعا سے مسئلت اور ثنا سب کچھ ہے حدیث مین آیا ہے افضل دعاء الحمد للہ ہے پس مراد دعا سے اسجگہہ دعا و ثناء و ذکر ہے جسکا الہام اہل جنت کو ہوگا اللہ نے اول و آخر حال کی خبر دی ہر کہ اول تسبیح ہے اور آخر تحمید اسکا الہام اونکو مثل الہام انفاس کے ہوا کریگا اسمین یہ بہی اشارہ ہے کہ جنت مین ساری تکالیف ساقط ہو جائینگی کوئی عبادت باقی نہین رہیگی مگر یہ دعوی جسکا الہام اونکو ہوا کرے گا لفظ اللہم مین اشارہ ہے طرف صریح دعا کے کیونکہ متضمن ہے معنی یا اللہ کو اور یا اللہ متضمن ہے سوال و ثنا کو یہی بات اوس شخص نے بہی سمجہی ہے جسنے یہ کہا ہے کہ وہ وقت ارادہ کسی شئے کے سبحانک اللہم کہین گے گویا بعض معنی اس لفظ کے بیان کئے اور استیفاء معانی کا نہین کیا حالانکہ آیت مین اس بات پر دلیل نہین ہے کہ کہنا اس لفظ کا وقت ارادہ کسی شئے کے ہوگا بلکہ دلالت آیت کی اس بات پر ہے کہ اول دعا تسبیح و آخر دعا تحمید ہوگی اور یہ بات حدیث سے ثابت ہوئی کہ اونکو الہام اس تسبیح و تحمید کا مثل انفاس کے ہوا کریگا تو اب کوئی وجہ اختصاص دعوے کی ساتھ وقت ارادہ شئے کے نہین رہی اور جسطرح کہ یہ تقریر مناسب معنی آیت ہے اسیطرح مناسب اونکے حال کے ہے و للہ الحمد اولاً و آخراً تمام ہوا یہ رسالہ روز دوشنبہ تاریخ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۰۵ھ ہجری کو چہارم ذیحجہ کو شروع کیا تھا ۱۵ دن مین ختم ہوا اسمین تعطیلات عید الاضحی و ایام تشریق خالی بہی رہے اصل کتاب حادی الارواح فی صفحہ ۲۵ سطر کے حساب سے اٹھارہ جزو مین تہی خلاصہ اوسکا مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام سات جزو مین بزبان عربی ۱۲۸۹ھ مین طبع ہو چکا ہے ہر صفحہ مین ۲۳ سطر تہی قالب طبع مین پانچ جزو کے اندر بحساب فی صفحہ ۲۷ سطر آیا اب یہ تلخیص اوسکی اردو زبان مین بارہ جزو مین بحساب فی صفحہ ۱۹ سطر ہوئے

اسکا نام ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم رکھا ہے واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی وبہ فی کل الامور استنادی وآخر دعوای ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

صحت نامہ ہادی القلب السلیم

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴	۱۷	اوروہ	اور	۳۱	۱۶	سونے کےہین	سونے کا ہے
۷	۱۰	الستی	اهل السں	۳۲	۹	بیچیلی	پیچیلی
"	۱۷	اختشام	قصد اختشام	"	۱۹	ابرے کے کہ ابرہ استرسے بڑہکر ہوگا	ابرے کے یعنی جب استر استبرق کا ہوا تو ابرے کا کیا کہنا ہے کسقدر عمدہ قیمتی ہوگا
۱۲	۷	درو	درو				
"	۱۷	المنتی	المنتہیٰ				
۱۶	۲	یابخل	یاشح				
۱۸	۱۰	فرمایاہم	فرمایاھم				
۱۹	۵	تشبیہہ	تشبیہ	۳۳	۲	اوسکا	اونکا
۲۸	۳	یونکہ	چونکہ	"	۳	آخرین	آخرین
"	۱۰	اسلئے	اسلئے کہ	۴۴	۱۴	یاالاحسان	باحسان
۲۹	۱	بخارجیں	بمخرجین	"	۱۵	من تحتہم	تحتہا
"	۱۸	تنعیص	تنقیص	۴۸	۲	خشیمۃ	خیشمۃ
۳۰	"	خوف و	خوف	۵۰	۱۶	کہ ایک	ایک

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۳	۸	ستید	ستّید	۹۱	۱۰	ان الا	ان لا
۵۴	۹	وللہ	واللہ	۹۲	۸	اسفلتم	اسلفتم
۵۶	۱۳	اسیطرح	اسطرح	۹۵	۵	جنتی	جتنے
۵۷	۱۱	انی اسالك	انا نسألك	۹۸	۱۲	ام	+
۵۸	۴	ان	ابن	۹۹	۵	تاکہ	+
״	۱۵	خدا پر	خدا	״	۱۷	اکیدر رومہ	اکیدر دومہ
۵۹	۸	مائد	مائدی	۱۰۴	۲	محملہ	متحملہ
۶۱	۸	نہین ہین	نہین ہے	״	۴	شیخانات	بشخانات
״	۹	انتہی	انتہی	״	۱۷	ذفرات	دفرات
״	۱۰	موضع	موضوع	۱۰۶	۴	تیت	بیت
۶۶	۱۳	نہاے	نہاے	۱۰۷	۱۳	سی سالہ	سہ وسی سالہ
״	۶	چاکر دیکھی	جب وہ گزر کرےگا تو وہ اوسکے پیچھے چلین گے۔	۱۰۸	۵	اتبناھم ذریتہم بایمان	والذین آمنوا وتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم بایمان
۷۷	۱۴	اسقدر بڑا کہ اگر	اوسکا سایہ بقدر کہ				
۸۰	۱	بہل	پہل				
۸۳	۵	تشتہینہ	تشتہیہ	״	۹	الونکی	والونکی
۹۰	۱۱	رحیق	رحیق مختوم	۱۱۳	۱۹	کاسات	کاساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
١١٩	١٦	سویا	سوگئے	١٥٣	٦	دیھم	دیھم یومئذ
١٢١	١٣	للقطف	القطف	″	١٩	دنبا	دنیا
١٢٣	″	الحیاة	حیاتکم	١٥٣	٣	روئت	رؤیت
١٢٦	١٦	کئے ہے	کے کی ہے	١٥٧	١٠	بحال	واللہ اعلم بحال
١٣٠	١	جماد	حماد	١٦١	٢	جواس	جواس حدیث
١٣٣	٣	اوسیر	اونیر	١٦٥	١	انزل	نزل
١٣٥	١	وہ	اون کیا ونکی	″	٢	وماالله	وماربك
١٣٣	٢	جبلی	حبلی	١٧٠	١٥	رہنی	رہتی
″	٩	تو	پہ	١٧٦	٩	زاکرہ	مذاکرہ
١٣٣	٨	ساعد	سعد	١٧٨	٧	اوسنے	اونسے
١٣٥	٣	یہی	بھی	١٨٠	١٧	لاخوف	ان لاخوف
″	١٣	زید	زَبَد	١٨٢	٣	جزع وفزع	جزع وفزع
١٣[illegible]	١٣	حتان	حسان	١٨٣	٩	صلوتہم	صلواتہم

تمت بالخیر

5914